سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت

اور

اوسکی باجگزار ریاستین

جس مین سلطنت عثمانیہ اور مصر۔ قبرس۔ بلگیریا۔ ٹیونس۔ سموس اور بوسینا
وہرزی گوینا کے ہر ایک ملکی صیغہ تجارت رقبہ وآبادی فوجی وبحری
طاقت طرز آئین وحکومت سررشتہ تعلیم ریلوے قرضجات قومی اور
صنعت وحرفت کی موجودہ کیفیت شرح وبسط کے ساتھ واضح کیگئی ہے

مرتبہ

مولوی محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد ضلع گوجرانوالہ

بار اول ۱۹۰۷ء

مطبع روز بازار امرتسر مین شیخ غلام محمد صاحب منشی فاضل کے اہتمام سے شائع ہوا

التماس

اس رسالہ کو جسمین سلطنت عثمانیہ کے تمام ملکی صیغون تجارت وصنعت وحرفت قومی قرضونکی موجودہ کیفیت جسکی وہ ۱۸۹۶ء مین تھی درج کرنیکے علاوہ مصر ونہر سویز۔ ٹیونس۔ بلگیریا۔ قبرس و بوسینا ہرزی گوینا و ساموس کی باجگذار وماتحت ریاستون اور صوبون کی موجودہ حالت بھی بیان کردی گئی ہے۔ ٹیونس اسوقت فرانس کی زیر حفاظت ہے اور بظاہر اوسکا کوئی تعلق سلطنت عظمی عثمانیہ سے نہین رہگیا لیکن مینے اوسکو باجگذار ریاستون کی ذیل مین شمار کرنیکی وجوہات اصل کتاب کے حاشیہ متعلق ٹیونس مین بتادی ہین اس رسالہ کو جیسا کہ بست سالہ عہد حکومت سلطان عبدالحمید خان کے اکثر حواشی سے معلوم ہورہا ہے کتاب مذکور کے ساتھ بطور ضمیمہ ملحق کرنیکا ارادہ تہا مگر دونون کتابون کا اپنی اپنی جگہہ اسقدر حجم بڑہگیا کہ اسکو علیحدہ کتاب کی شکل مین شایع کرنا ضروری ہوگیا مین امید کرتا ہون کہ اس رسالہ کو میری دوسری کتابون کے ساتھہ پڑہنے سے ناظرین کو سلطنت علیہ عثمانیہ کے متعلق کامل آگاہی اور واقفیت ہوجائیگی۔ والسلام۔

خاکسار۔ بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ زمیندار انعام آباد ضلع گوجرانوالہ واڈیٹر اخبار وکیل امرتسر

فہرست مضامین

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت

اوسکی باجگزار اور ریاستین

(مترجمہ از سٹیٹسمین ایئر بک بابت سنہ ۱۸۹۶ عیسوی +)

فرمانروا سلطان

اعلیحضرت خلافت قدرت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان ثانی الغازی ـ جو ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۴۲ء مطابق ۱۶ شعبان سنہ ۱۲۵۸ ہجری المقدس میں متولد ہوئے ـ سلطان عبد المجید کے خلف ثانی ہین اپنے بڑے بھائی سلطان مراد خامس کی عزل پر ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو جادہ افروز مسند خلافت ہوئے +

اولاد و جہاد امیر المومنین

۱ ـ محمد سلیم آفندی ـ ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۷۰ء کو متولد ہوئے ـ

۲ ـ زکیہ سلطانہ ـ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۷۲ء کو پیدا ہوئین ـ

۳ ـ نعیمہ سلطانہ ـ ۵ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئین ـ

۴ ـ عبد القادر آفندی ـ ۲۳ فروری سنہ ۱۸۷۸ء کو تولد ہوئے ـ

۵ ـ احمد آفندی ـ ۱۴ مارچ سنہ ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوئے ـ

۶ ـ نعیلہ سلطانہ ـ ۹ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئین ـ

۷ ـ محمد برہان الدین آفندی ـ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء کو متولد ہوئے +

برادران و خواہران خلیفۃ المسلمین

۱ ـ محمد مراد آفندی ـ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئے ـ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ء کو اپنے چچا سلطان عبد العزیز شہید کے عزل پر تخت نشین ہوئے مگر بعد مین کونسل وزرا نے مرض دیوانگی کا مریض قرار دیکر ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء کو معزول کر دیا ـ

۲ ـ جمیلہ سلطانہ ـ ۱۸ اگست سنہ ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین ـ ۳ جون سنہ ۱۸۵۸ء کو محمود جلال الدین پاشا خلف احمد فتحی پاشا سے بیاہی گئین ـ اب بیوہ ہین +

۳۔ محمد رشاد آفندی ۔ ۳ نومبر ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوئے۔ ولیعہد یہی شہزادہ ہے۔

۴۔ سنیہ سلطانہ ۔ ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء کو پیدا ہوئین ۔ اور محمود پاشا مرحوم پسر خلیل پاشا سے بیاہی گئین۔

۵ ۔ مدحیہ سلطانہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوئین۔ پہلے ۱۸۷۹ء مین نجیب پاشا سے بیاہی گئین ۸۵ء مین بیوہ ہوئین۔ پہر دوبارہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو فرید پاشا سے بیاہی گئین۔

۶۔ وحید الدین آفندی ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوئے۔

۷۔ سلیمان آفندی ۔ ۱۲ جنوری ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوئے۔

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان ثانی الغازی خاندان عثمان کے ۳۵ وین سلطان اور فتح اسلامبول کے بعد ۲۸ وین شہنشاہ ہین۔ خاندان عثمانیہ مین قانون وراثت اولاد ذکور کی عمر کے کم بیش ہونیکی مطابق ہے۔ تمام اولاد جو حرم سلطانی مین خواہ آزاد یا کنیزک کے بطن سے پیدا ہو جائیز اور مساوی حقوق رکھتی ہے۔ بیٹا اوسی صورت مین باپ کا جانشین ہوتا ہے جب کہ کوئی چچا یا عمزاد بہائی اوس سے بڑا عمر مین موجود نہ ہو۔

سلاطین عثمانیہ کئی صدیون سے باقاعدہ ازدواج نہین کرتے۔ حرم سرا کی خاتونین جو خواہ زر خرید ہون یا برضی خود آئین۔ زیادہ تر اون اضلاع کی ہوتی ہین جو قلمرو عثمانیہ سے باہر ہین۔ اور خاصکر سرکیشیا سے زیادہ آتی ہین ان خواتین مین سے سلاطین عموماً سات کو منتخب کرتے ہین جو قادین یعنے بیگمات حرم کہلاتی ہین ۔ اور باقی اوالیک پکاری جاتی ہین۔ اور قادینونکی خادمہ متصور ہوتی ہین۔ حرم سرا کی منتظمہ ایک معمر قادین ہوتی ہے۔ اوس کا خطاب خزندار قادین ہوتا ہے۔ اور وہ خواجہ سراؤن کے سردار کی وساطت سے بیرونی دنیا سے تعلق رکھتی ہے یعنی محلسرا کیلئے تمام خرید و فروخت اوس کے ذریعہ سے کرتی ہے یہ سردار قزلر آغا کہلاتا ہے۔ اور وزیر اعظم کے برابر رتبہ رکہتا ہے۔ مگر شاہی جلوس مین وزیر اعظم سے بھی فائق مرتبہ پر ہوتا ہے۔

ترکون کا نام پہلے پہل ۱۰۴۸ء مین یوروپ مین سنا گیا جب کہ وہ تاتار سے نقل وطن کرکے آرمینیا مین پہونچے۔ مگر اونکی شہرت ۱۳۰۰ء کے قریب سے شروع ہوئی۔ بانی خاندان عثمانیہ یعنی عثمان غازی کی زیر حکومت اونہون نے ایشیا کے کئی مقامات کو فتح کیا۔ شہر نیسیا پر قبضہ کیا اور ۱۳۲۶ء مین بروصہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا۔

---

[1] اس کتاب بسبت سنہ عہد متی کے صفحہ کی حاشیہ پر ۱۲ بہائی اور بہنون کے نام درج ہین۔ اور وہان تاریخین بھی بعض جگہ مختلف ہین سو وہ نام و تاریخین ۱۸۹۶ء کی اسٹیٹسمین ایر بک سے لیگئی تہین۔ اسلیئے ۱۸۹۷ء کی سالانہ کتاب مین باقی ۸ بہائی بہنون کے نام درج نہ ہونیسے یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ جوار رحمت الٰہی مین جا بسے ہونگے۔ اور کہ اختلاف تواریخ مزید احتیاط سے جو پچھلی سالانہ کتابون مین ملحوظ رکھی گئی واقعہ ہوا ہے۔ مولف ۱۲

یوروپ مین ترک اولاً سنہ (۱۳۵۶ء) مین داخل ہوئے جب کہ اونکی ایک فوج نے جس مین دو ہزار سپاہی تھے قیصر بوطونیا طلیس کو اوس کے رقیب کے برخلاف مدد دینے کیلئے باسفرس سے عبور کیا۔ چودہوین صدی کا اختتام پذیر ہونے تک اونہون نے تھسلی۔ مقدونیہ اور بلغاریا کو فتح کر لیا۔ اور تقریباً تمام مغربی ایشیاء کے حکمران تسلیم کر لئے گئے۔ قسطنطنیہ کا پہلے ترکون نے سنہ ۱۳۹۶ء مین محاصرہ کیا۔ مگر وہ فتح سنہ ۱۴۵۳ء مین ہوا۔ اور اوس وقت سے لے کر آج تک سلطنت عثمانیہ کا دار الخلافہ ہے۔

محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ نے اوسکی فتح کے بعد طرابزون۔ والیشیا۔ بوسینیا۔ سرویا اور موریا کو فتح کیا۔ بایزید دوم اور سلیم اول کے وقت مصر قطعی طور پر فتح کیا گیا۔ اور شام۔ سرکیشیا۔ اور مالڈیویا قلمرو عثمانیہ مین شامل کئے گئے۔ سنہ ۱۵۲۲ء مین سلیمان اول نے رہوڈس کو فتح کیا۔ سنہ ۱۵۲۶ء مین ہنگری پر حملہ کیا۔ اور وائینا کا محاصرہ کیا۔ مگر یہ محاصرہ اوٹھا لینا پڑا۔ اور اوس سے بعد زمانہ کی ناہنجاریون کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اوس وقت صرف یوروپ مین دو لاکھ تیس ہزار مربع میل ملک ترکون کے ماتحت تھا۔ مگر اوسی وقت سے سلطنت کی شوکت مین تنزل آنے لگ گیا۔ سنہ ۱۶۹۹ء مین ترک بالائی ہنگری اور صوبہ ٹرین سلونیا سے نکال دیئے گئے اور کچھ عرصہ کیلئے والیشیا اور مالڈیویا (فلاق وبغدان) بھی اون کو خالی کرنا پڑا سنہ ۱۷۶۹ء مین روس سے جنگ شروع ہوئی۔ جس کا خاتمہ اسپر ہوا کہ ترکون کو کریمیا چھوڑنا پڑا۔ روسی سرحد دریائے بگ نیسپر تک بڑہ آئی صوبجات دریائے ڈینیوب یعنی والیشیا ومالڈیویا کو جزوی آزادی ملگئی۔ اور روسیون کو آبنائے ڈارڈنیلز سے اپنے بیڑہ کو بلا روک ٹوک گذرانے کا استحقاق حاصل ہو گیا۔

سنہ ۱۸۰۶ء مین روس سے پہر جنگ ہوئی جس کا انجام یہ ہوا کہ سنہ ۱۸۱۲ء مین روسی سرحد اور بڑہکر دریائے پرتھ تک آ گئی۔ یونانیونکی بغاوت جو سنہ ۱۸۲۱ء سے سنہ ۱۸۲۹ء تک رہی اجنبی دول کی مداخلت سے یونان کی آزادی پر ختم ہوئی۔

سنہ ۱۸۳۳ء مین روس نے ٹرکی کا معاون ہو کر محمد علی پاشا گورنر مصر کی پیشقدمی کو جو قسطنطنیہ پر بڑہا چلا آتا تہا کامیابی کے ساتھ روکا۔ مگر ٹرکی کا اقتدار اوس وقت سے مصر پر برائے نام رہگیا۔

سنہ ۱۸۴۱ء کے معاہدہ کے روسے ٹرکی حقیقتاً دول عظام کے زیر حفاظت ہوگئی۔ اور اوسکی آزادی و سلامتی کی ذمہ داری لیگئی۔ سنہ ۱۸۵۳ء مین روس نے اعلان جنگ کیا۔ اور گو انگلستان و فرانس نے ٹرکی کی مدد کی۔ اور وہ خود بھی جنگی معرکون مین کامیاب رہی۔ مگر اوسکو اس جنگ سے کوئی فائدہ نہ حاصل ہوا۔

سنہ ۱۸۵۹ء مین مالیشیا اور مالڈیویا نے متفق ہو کر ایکطرح سے اپنی کامل آزادی کا اعلان کر دیا۔ سنہ ۱۸۷۸ء کی جنگ روس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلغاریا۔ مشرقی رومیلیا۔ تھسلی اور مشرقی آرمینیا کا کچھ حصہ قبضہ سے نکل گئے۔ رومینیا۔ سرویا اور

نامی نیگرو قطعی آزاد ہوگیا۔ اور صوبجات بوسینیا اور ہرزی گووینا سلطنت آسٹریا ہنگری کو۔ اور قبرس انگلستان کو انتظام کے لیئے مل گئے ۔

(اسمائے سلاطین آل عثمان معہ سنہ جلوس)

نام	سنہ جلوس	نام	سنہ جلوس	نام	سنہ جلوس
۱- عثمان	سنہ ۱۲۹۹ء	۲- اُرخان	سنہ ۱۳۲۶ء	۳- مراد اوّل (خداوندگار)	سنہ ۱۳۶۰ء
۴- یلدرم بایزید	سنہ ۱۳۸۹ء	۵- سلیمان اوّل	سنہ ۱۴۰۲ء	۶- چلبی محمد اوّل جامع	سنہ ۱۴۱۳ء
۷- مراد ثانی	سنہ ۱۴۲۱ء	۸- محمد ثانی فاتح	سنہ ۱۴۵۱ء	۹- بایزید ثانی	سنہ ۱۴۸۱ء
۱۰- یاوز سلیم	سنہ ۱۵۱۲ء	۱۱- سلیمان ثانی صاحبقران	سنہ ۱۵۲۰ء	۱۲- سلیم ثانی	سنہ ۱۵۶۶ء
۱۳- مراد ثالث	سنہ ۱۵۷۴ء	۱۴- محمد ثالث	سنہ ۱۵۹۵ء	۱۵- احمد اوّل	سنہ ۱۶۰۳ء
۱۶- مصطفیٰ اوّل	سنہ ۱۶۱۷ء	۱۷- عثمان ثانی	سنہ ۱۶۱۸ء	۱۸- مراد چہارم فاتح بغداد	سنہ ۱۶۲۳ء
۱۹- ابراہیم	سنہ ۱۶۴۰ء	۲۰- محمد چہارم شکاری	سنہ ۱۶۴۹ء	۲۱- سلیمان ثالث	سنہ ۱۶۸۷ء
۲۲- احمد ثانی	سنہ ۱۶۹۱ء	۲۳- مصطفیٰ ثانی	سنہ ۱۶۹۵ء	۲۴- احمد ثالث	سنہ ۱۷۰۳ء
۲۵- محمود اوّل	سنہ ۱۷۳۰ء	۲۶- عثمان ثالث	سنہ ۱۷۵۴ء	۲۷- مصطفیٰ ثالث	سنہ ۱۷۵۷ء
۲۸- عبد الحمید اوّل	سنہ ۱۷۷۴ء	۲۹- سلیم ثالث	سنہ ۱۷۸۹ء	۳۰- مصطفیٰ چہارم	سنہ ۱۸۰۷ء
۳۱- محمود ثانی	سنہ ۱۸۰۸ء	۳۲- عبد المجید	سنہ ۱۸۳۹ء	۳۳- عبد العزیز	سنہ ۱۸۶۱ء
۳۴- مراد پنجم	۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ء	۳۵- امیر المومنین عبد الحمید خان ثانی انار اللہ خلّد اللہ ملکہ وسلطنتہ	۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء		

ہر ایک سلطان کی اوسط ایام حکومت سترہ سال ہیں۔

سلطان سلیم اوّل عظیم الشان نے سنہ ۱۵۱۷ء میں مصر فتح کیا۔ اور اسی سال میں محمد دوازدہم خلیفہ بنو عباسیہ نے خلافت سلطان سلیم کے سپرد کی۔ اور تلوار و علم اور عباے آنحضرت صلی اللہ علیہ و بارک وسلم اسکو عطا کی ۔

سلطان المعظم کی سول لسٹ (صرف خاص کی رقم) مختلف بیان کی جاتی ہے۔ کوئی دس لاکھ پونڈ کہتا ہے اور کوئی بیس لاکھ۔ اور کوئی ان دونوں کے بین بین۔ سرکاری املاک کا حصہ کثیر شاہی خاندان کے سپرد ہے۔ اور اون کی آمدنی ابتک صرف میں آتی ہے چند برسوں سے سول لسٹ کی مدات آمدنی کا انتظام درست کیا گیا ہے مگر اب بھی وہ حرم اور دربار کے اخراجات کو مکتفی نہیں بتائی جاتیں۔ حرم اور دربار کے متوسلین شاید پانچہزار سے متجاوز ہے

سنہ ۰۸ء کے بجٹ (موازنہ) مین محلسرائے سلطانی کے اخراجات کی بابت ۶۲۲،۴۷،۱۱۶ پیاسٹر (سو پیاسٹر برابر ہین ایک پونڈ ترکی کے) اور شہزادگان کے وظائف کی بابت ۲۴۳،۵۰۲۱۲ پیاسٹر یعنی نے اکجایہ سات لاکھ ۵۸ ہزار پونڈ انگریزی درج کیئے گئے تھے۔

آئین و حکومت سلطنت کی تمام بنیادی قوانین احکام قرآنی پر مبنی ہین سلطان کا اختیار غیر محدود ہے۔ بشرطیکہ اوس کا حکم اصول اسلام اور احکام قرآن کے نقیض نہ ہو۔ قرآن کریم کے بعد قوانین ملتقی واجب التعمیل سمجھے جاتے ہین۔ یہ احادیث و اقوال پیغمبر سرور کائنات اور اون کے خلفائے راشدین کے فیصلہ جات اور اجتہادات کے مجموعہ کا نام ہے۔ انکی پابندی بادشاہ اور رعایا دونون پر مساوی ہے انکے علاوہ ایک اور بھی مجموعہ قانون ہے جسے قانون نامہ کہتے ہین۔ اور جس کو سلیمان عظیم الشان نے اپنے اور اپنے سے پہلے سلاطین کے قوانین سے مرتب کیا۔ اس قانون نامہ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مگر ویسی ہی عزت کی نگاہ سے جس سے کہ قوانین ربانی کے مقابلہ مین انسانی حکومت کے احکام کو دیکھا جا سکتا ہے۔

سلطان کی شاہانہ نگرانی مین عاملانہ اختیار اور اختیار وضع قوانین کو دو اعلے عہدہ دار یعنے صدر اعظم جو دنیاوی حکومت کا صدر ہے۔ اور شیخ الاسلام جو مذہب کا افسر اعلے ہو برتتے ہین۔ دونون کو سلطان مقرر کرتا ہے۔ مگر آخر الذکر کی تقرری مین علماء یعنے عدالتی عہدہ دارون اور مذہبی امامون کی تمام نہاد منظوری حاصل کیجاتی ہے۔ شیخ الاسلام جماعت علماء کا صدر نشین ہوتا ہے۔ لیکن وہ بذات خود امامت وغیرہ کا کام نہین کرتا۔ علماء کے ساتھ مفتی وغیرہ ان یعنی شارحین قرآن کی جماعت تعلق رکھتی ہے۔ تمام بڑے بڑے جج، مفسر، واضعان قانون اور علم و ادب کے بڑے بڑے اساتذہ علماء ہی ہوتے ہین۔ اور مفتی اون کو اپنے حضور طلب کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے ملکی عہدہ دارون کے خطاب آفندی۔ بے اور پاشا ہین۔

مغربی یوروپ کی ریاستون کے نمونہ پر چند عثمانی گورنمنٹون نے مختلف ازمنہ مین طرز حکومت و آئین کی تجاویز تیار کین سب سے اول سلطان عبدالمجید نے اون کو اپنے خط ہمایون مین درج کرکے ۱۸ فروری ۱۸۵۶ء کو شائع کیا۔ اور سب سے آخر سلطان عبدالحمید نے نومبر ۱۸۷۶ء مین اسکے متعلق فرمان نافذ فرمایا۔ مگر تجاویز اصلاح کا عملدرآمد سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت مین ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

وزیر اعظم گورنمنٹ کا صدر اور بادشاہ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اور کاروبار سلطنت کے انصرام مین مجلس خاص یا پریوی کونسل جو انگریزی کیبنٹ (مجلس وزراء) کے مشابہ ہے اوسکی معین و ممد ہوتی ہے۔ مجلس خاص مین مندرجہ

ذیل اراکین ہوتے ہین۔

(۱) وزیر اعظم (۲) شیخ الاسلام (۳) وزیر صیغہ اندرونی (۴) وزیر صیغہ جنگ۔ (۵) وزیر اوقاف (۶) وزیر سررشتہ تعلیم (۷) وزیر تعمیرات عامہ۔ (۸) کونسل آف سٹیٹ (مجلس شوریٰ) کا ممبر مجلس۔ (۹) وزیر صیغہ خارجیہ (۱۰) وزیر محکمۂ مال۔ (۱۱) وزیر صیغہ میز بحری (۱۲)۔ وزیر معدلت عامہ (۱۳) وزیر سول لسٹ (صرف خاص)

تمام سلطنت ۳۱ ولائیتون یا گورنمنٹون مین منقسم ہے اور یہ پھر سنجقون (صوبون) قضاؤن (ضلاع) ناحیہ (تحصیل یا حصہ ضلع) اور قرئین (دیہات) مین منقسم ہین۔ ہر ولائیت پر ایک ولی یا گورنر جنرل متعین ہے جو سلطان کا نائیب ہوتا ہے اور اوسکی مدد کے لیئے پراونشل کونسل (مجلس صوبہ) موجود ہوتی ہے۔ صوبون۔ اضلاع۔ تحصیلون اور دیہات پر گورنر کے زیر فرمان متصرف۔ قائمقام۔ مدیر اور مختار مقرر ہین۔

ولائیتونکی حدود پولیٹیکل وجوہات کی بناء پر اکثر ترمیم ہوتی رہتی ہین۔ اسی وجہ سے سلطنت کی چھ سنجقین گورنرون کے ماتحت نہین رکھی گئین۔ اوپر سلطان المعظم براہ راست متصرف مامور فرماتے ہین اور وہ سنجقین متصرفات کہلاتی ہین۔ تمام رعایا خواہ وہ کیسی ہی ادنےٰ حیثیت کی ہون سلطنت کے اعلےٰ ترین عہدے بھی اونکیلیئے مسدود نہین اور وہ اوسپر مامور ہوسکتی ہین۔ تمام مسلمان قانونکی نگاہ مین مساوی ہین۔

معاہدات کے روسے وہ اجنبی جو ٹرکی مین رہائیش پذیر ہون۔ اپنے اپنے ممالک کے قوانین کے تابع ہوتے ہین اور اون کے ایسے مقدمات جن مین ترکی رعایا کا تعلق نہ ہو۔ اوس عدالت مین پیش ہوتے ہین۔ جن کا حاکم خود اون کا اپنا قونصل ہو۔ جو اجنبی ٹرکی مین جائیداد غیر منقولہ کے مالک ہون اون کے ایسے مقدمات جو ملکیت اراضی کے متعلق ہون۔ عثمانیہ دیوانی عدالتون مین منفصل ہوتے ہین۔ اور جو مقدمات ترکی رعایا اور اجانب کے درمیان ہون وہ بھی عثمانیہ عدالتون مین پیش ہوتے ہین مگر ایسی صورت مین اجنبی قونصل کا ترجمان یہ دیکھنے کے لیئے کہ تجویز مقدمہ بروئے قانون ہوتی ہے کہ نہین۔ عدالت مین موجود رہتا ہے۔ اور اگر فیصلہ (خواہ دیوانی ہو یا فوجداری) اجنبی کے برخلاف ہو۔ تو اوسکی تعمیل اجنبی کی قونصل کی معرفت ہوتی ہے۔ جو مقدمات مختلف قومیت رکھنے والے دو اجنبیون کے درمیان ہون وہ مدعا علیہ کی عدالت مین رجوع ہوتے ہین +

وزیر اعظم	خلیل رفعت پاشا	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔
شیخ الاسلام	جمال الدین آفندی	ستمبر ۱۸۹۱ء مین مقرر ہوئے۔
وزیر صیغہ اندرونی	محمود جلال الدین پاشا	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔

وزیر صیغہ خارجیہ — توفیق پاشا۔ — ۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔

وزیر صیغہ مال — ناظف پاشا — ۲۹ جنوری ۱۸۹۶ء کو دوبارا مقرر ہوئے۔

وزیر معدلت عامہ — عبدالرحمٰن پاشا — ۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔

مجلس شوراکے میر مجلس — سعید پاشا۔ — ایضاً

رقبہ و آبادی

سلطنت عثمانیہ کا کل رقبہ (معہ باجگزار ریاستوں کے) تقریباً سولہ[1] لاکھ نو ہزار دوسو چالیس مربع میل اور کل آبادی تخمیناً تین کروڑ بانوی لاکھ بارہ ہزار ہے۔ بایں تفصیل۔

ملک	رقبہ مربع میل مین	آبادی
(۱) براہ راست مقبوضات		
یوروپ مین	۶۱۲۰۰	۴۷۸۰۰۰۰
ایشیا مین	۶۸۷۶۴۰	۲۱۶۰۸۰۰۰
افریقیہ مین	۳۹۸۷۳۸	۱۳۰۰۰۰۰
میزان	۱۱۴۷۵۷۸	۲۷۶۸۸۰۰۰
(۲) باجگزار صوبے		
بلگیریا بمعہ مشرقی رومیلیا	۳۷۸۶۰	۳۱۵۴۳۷۵
بوسنیا۔ ہرزی گوینا اور نووی بازار جو اسٹریا کے زیر انتظام ہین	۲۳۵۷۰	۱۵۰۴۰۹۱
جزیرہ سموس	۲۳۲	۴۸۵۰۰
مصر	۴۰۰۰۰۰	۶۸۱۷۲۶۵
میزان	۴۶۱۶۶۲	۱۱۵۲۴۱۳۱
میزان کل	۱۶۰۹۲۴۰	۳۹۲۱۲۱۳۱

[1] مسٹر سکاٹ کلٹی ترتیب کنندہ کتاب سٹیٹسمین ییر بک نے جدول در رقبہ و آبادی کی اعداد مین جزیرہ قبرس کا نام اور اسکا رقبہ و آبادی درج نہین کی۔ شاید اسکو وہ میراث جدّ عم سمجھے بیٹھے ہین مگر اوسکی بابت انگلستان کو برابر ۹۲ ہزار پونڈ سالانہ خراج دینا پڑتا ہے اور شاید اسکو عنقریب جالی کبھی دینا پڑے۔ اوس کا رقبہ ۳۵۸۴ میل مربع اور آبادی ۲۰۹۲۸۶ ہے اسیطرح ٹیونس کو بھی جسکا رقبہ ۴۵ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۵ لاکھ ہے ٹرکی کا تحت صوبہ تصور کرتا ہون۔ مؤلف ۱۲

نقشہ ذیل مین براہ راست مقبوضات کی ہر ایک ولائیت کا نام مع آبادی درج کیا جاتا ہے سلطنت عثمانیہ مین مردم شماری ۱۸۸۱ء مین شروع ہوئی تھی۔ اوس کے مطابق اعداد دیے گئے ہین اور جن صوبون مین ابھی وہ تکمیل کو نہین پہونچی اوس کے نام کے ساتھ ستارہ کا نشان بنا دیا گیا ہے۔

نام ولائیت	رقبہ مربع میل مین	آبادی برو‌ئے مردم شماری	اوسط آبادی فی مربع میل	کیفیت
یوروپ:-				
قسطنطنیہ ومضافات	(۱) ۵۸۶۷	۸۹۵۴۷۰	۱۵۳	(۱) اس رقبہ مین سے ۷۰۹ مربع میل باسفورس کے ایشیائی ساحل پر واقع ہین۔
ایڈریانوپل	۱۵۰۱۵	۸۳۶۰۴۴	۵۶	
سالونیکا	۱۳۶۸۴	۹۹۰۴۰۰	۷۲	
مناسطر	۷۶۴۳	۶۶۴۳۷۹	۸۷	
متصرفات سرویا	۲۸۹۵	۱۰۰۰۰۰	۳۴	
کسووا	۹۲۶۴	۵۸۸۲۸۲	۶۳	
سقوطرا (البانیا)	۴۵۱۶	۲۰۲۸۱۹	۴۵	
جنینیا	۷۰۲۵	۵۰۹۱۵۱	۷۲	
میزان یوروپی ٹرکی	۶۵۹۰۹	۴۷۸۶۵۴۵	۷۳	
ایشیا:-				
ایشیاء کوچک:-				
متصرفات اسمد	۴۲۹۶	۲۴۶۸۲۴	۵۷	
٭ بروصا	۲۶۲۴۸	۱۳۰۰۰۰۰	۴۹	
متصرفات بیگا	۲۸۹۵	۱۲۹۰۴۷	۴۴	
مجمع الجزائر	۴۹۶۳	۳۲۵۸۶۶	۶۶	
٭ کریٹ	۲۹۴۹	۲۹۴۱۹۲	۹۶	
سمرنا	۱۷۳۷۰	۱۳۹۰۷۸۳	۸۰	
٭ قسطامونی	۱۹۳۰۰	۱۰۰۹۴۶۰	۵۲	

نام ولائیت	رقبہ مربع میل مین	آبادی بروئے مردم شماری	اوسط آبادی فی مربع میل
انگورا	۳۲۳۳۹	۸۹۲۹۰۱	۲۷
قونیہ	۳۵۳۷۳	۱۰۸۸۱۰۰	۳۱
ادانہ	۱۴۴۹۶	۴۰۲۴۳۹	۲۸
سیواس	۳۲۳۰۸	۹۹۶۱۲۰	۳۱
طرابزون	۱۲۰۸۲	۱۰۴۷۷۰۰	۸۶
میزان (ایشیاء کوچک)	۲۰۴۶۱۸	۹۱۲۳۴۳۲	۴۴
آرمینیا و کردستان:-			
ارض روم	۲۹۶۱۴	۶۴۵۷۰۲	۲۲
معمورۃ العزیز	۱۴۶۱۴	۵۷۵۳۱۴	۳۹
دیاربکر	۱۸۰۷۴	۴۷۱۴۶۲	۲۶
٭ بطلس	۱۱۵۲۲	۳۸۸۶۲۵	۳۴
٭ وان	۱۵۴۴۰	۳۷۶۲۹۷	۲۴
میزان (آرمینیا)	۸۹۲۶۴	۲۴۵۷۴۰۰	۲۷
میسوپوٹیمیا (الجزیرہ):-			
موصل	۲۹۲۲۰	۳۰۰۲۸۰	۱۰
بغداد	۵۴۵۰۳	۸۵۰۰۰۰	۱۵
٭ بصرہ	۱۶۴۸۲	۲۰۰۰۰۰	۱۲
میزان (میسوپوٹیمیا)	۱۰۰۲۰۵	۱۳۵۰۲۸۰	۱۳
سیریا (شام):-			
حلب	۳۰۳۰۴	۹۹۴۶۰۴	۳۲
٭ زور	۳۸۶۰۰	۱۰۰۰۰۰	۳
٭ شام (یعنی دمشق)	۲۴۰۰۹	۶۰۴۱۷۰	۲۵

نام ولائیت	رقبہ مربع میل	آبادی	اوسط فی میل۔
بیروت	۱۱۷۷۳	۴۰۰۰۰۰	۳۴
متصرفات یروشلیم	۸۲۲۲	۳۳۹۱۶۹	۴۱
لبنان (اس صوبہ کو مراعات کثیر حاصل ہین)	۲۲۰۰۰	۲۴۵۰۰۰	۱۱۱
میزان (شام)	۱۱۵۱۰۸	۲۶۷۶۹۴۳	۲۳
عرب:۔			
حجاز (تقریباً)	۹۶۵۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	۳۶
یمن "	۷۷۲۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	۳۲
میزان (عرب)	۱۷۳۷۰۰	۶۰۰۰۰۰۰	۳۴
میزان (ایشیا)	۶۸۲۹۳۱	۲۱۶۰۸۰۵۵	۳۱
افریقہ:۔			
طرابلس (تقریباً)	۳۹۸۷۳۸	۸۰۰۰۰۰	۳
و بنغازی "		۵۰۰۰۰۰	
میزان (افریقہ)	۳۹۸۰۳۸	۱۳۰۰۰۰۰	۳
میزان (سلطنت عثمانیہ)	۱۱۴۰۵۷۸	۲۰۶۹۴۶۰۰	۲۴

سلطنت عثمانیہ کی آبادیکی قوم وار تفصیل ٹھیک معلوم نہین۔ یورپ کے اون صوبون مین جو ترکونکی براہ راست ماتحت مین۔ ترک یونانی اور البانی (ارنوط) مساوی تعداد مین بکثرت آباد ہین۔ دوسری قومین جو انمین آباد ہین یہ ہین۔ سروین۔ بلغاری۔ رومانوی۔ ارمنی۔ مگیر (مجر یعنے ہنگرین) خانہ بدوش جیپسی۔ یہودی اور سرکشین ارمنی۔ یہودی اور بیشمار دیگر قومون کے علاوہ چالیس لاکھ عرب ہین۔ قسطنطنیہ کی آبادی مذہب وار ۱۸۸۵ء کی مردم شماری کی رو سے حسب ذیل ہے:۔

مسلمان ۳۸۴۹۱۰۔ یونانی ۱۵۲۷۴۱۔ ارمنی ۱۴۹۵۹۰۔ بلغاری ۴۳۷۷۔ رومن کیتھولک (دیسی) ۶۴۴۲۔ یونانی لاطینی ۱۰۸۲۔ پراٹسٹنٹ (دیسی) ۸۱۹۔ یہودی ۴۴۳۶۱۔ اجنبی ۱۲۹۲۴۳

میزان ۸۷۳۵۶۵ ۔

دوسرے بڑے بڑے شہرونکی آبادی تخمیناً حسب ذیل ہے:

سالونیکا ڈیڑھ لاکھ۔ ایڈریانوپل ۸۰۰۰۰۔ مناسطر ۴۵ ہزار۔ سنفوطرا انتیس ہزار۔ جنینیا بیس ہزار۔ سمرنا دولاکھ دمشق دولاکھ۔ بغداد ایک لاکھ اسی ہزار۔ حلب ایک لاکھ بیس ہزار۔ ارض روم ساٹھ ہزار۔ قیصریہ ساٹھ ہزار۔ موصل ۵۷ ہزار۔ صنعا پچاس ہزار۔ سیواس ۴۸ ہزار۔ مکہ معظمہ ۴۵ ہزار۔ طرابزون ۴۵ ہزار۔ ادانہ ۴۵ ہزار۔ دیاربکر ۴۰ ہزار۔ بروصہ ۷۰ ہزار۔ انگورا انتیس ہزار۔ وان تیس ہزار۔ جدہ بیس ہزار۔ یروشلم ۴۱ ہزار۔ قونیہ ۴۵ ہزار۔ جیوپا ۲۵ ہزار۔ صنعانیا پندرہ ہزار۔ طرابلس ۳۰ ہزار۔ (مدینہ منورہ تیس ہزار)

صوبہ لبنان پر (جہان میرونایٹ عیسائی اور ڈروس نیم کافر عرب آباد ہین) ایک عیسائی متصرف تعین ہے اس صوبہ کو بہت رعایتین سی ہوئی ہین۔ اور اوسکی گورنمنٹ خاص قسم کی ہے۔ اوسکی آبادی دولاکھ چھتیس ہزار یعنے تقریباً ۱۱۱ کس فی مربع میل شمار کیگئی ہے۔

مذہب اور تعلیم

۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء کی عہدنامہ برلن کی روسے ایشیا اور یوروپ مین جس قدر سلطنت عثمانیہ رہگئی ہے اسمین اسکو دو بڑے مذہبی گروہ بتعداد ذیل ہین مسلمان ایک کروڑ ساٹھ لاکھ اور عیسائی ۵۰ لاکھ ایشیا مین مسلمان نسبتاً بہت آباد ہین مگر یوروپ مین اونکی آبادی نصف کے قریب ہے بمقبوضات عرب و افریقہ مین مسلمانونکا شمار ستر لاکھ کے قریب اندازہ کیا گیا ہے سلطنت عثمانیہ سات مندرجہ ذیل غیر اسلامی مذاہب کو تسلیم کرتی ہے (۱) لاطینی فرنگی یا کیتھولک جو رومن کیتھولک عقیدہ کے مطابق نماز پڑہتے ہین۔ وہ جنوا اور وینس کے اون باشندگانکی اولاد ہین جو قیاصرہ کے وقت انکی سلطنت مین آکر آباد ہوگئے تھے۔ اس فرقہ مین ارمنی بلغاری اور دیگر اقوام کے رومن کیتھولک بھی شامل ہین (۲) یونانی (جو کلیسا یونانی کے پیرو ہین)۔ (۳) ارمنی (جن کا اپنا علیحدہ کلیسا ہے)۔ (۴) شامی اور متفقہ خالدی (اس فرقہ کے عیسائی بھی اپنا علیحدہ کلیسا رکھتے ہین)۔ (۵) میرونایٹ عیسائی جن کا بطریق مقام کنوبین واقع جبل لبنان مین رہتا ہے (۶) پروٹسٹنٹ (اس عقیدہ کے زیادہ تر ارمنی لوگ امیریکن اور انگریزی پادریونکی کوشش یا پولیٹیکل وجوہات سے معتقد ہوگئے ہین)۔ (۷) یہودی۔ ان ساتون مذہبی فرقون کو سلطنت عثمانیہ نے اپنی بے نظیر بے تعصبی سے اپنی اپنی مذہبی حکومت عطا کر رکھی ہے بنابرین یونانیون و ارمنیونکی بشپون اور بطریقون اور یہودیون کی حاخام باشی (یعنے بڑی پادری) کو بلاواسطہ احکام دیے جاتے ہین مسلمان شیخ الاسلام کے تابع ہین۔ اون کے عہدے موروثی ہین۔ اور صرف شہنشاہی فرمان کی روسے موقوف ہوسکتے ہین مگر جس طرح کہ عیسائیون مین پادریون کا ایک علیحدہ فرقہ قائم ہوگیا ہے کہ اونکے سوائے مذہبی عبادت کوئی اور نہین کراسکتا اسطرحسے مسلمانون مین اوسکا وجود موجود نہین۔ ان مین نہ صرف عہدہ داران سلطنت ہی

عبادت کی مراسم بجا لاسکتے ہین۔ بلکہ ہر ایک مسلمان امام ہوسکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی آیات پڑھ سکتا ہی چونکہ قرآن کریم مذہبی راہ نما ہونیکے ساتھ ہی مجموعہ قوانین اور سند حقوق العباد بھی ہے۔ اس لیئے خادمان مذہبی اور مفسران و شارحین قانون مین بڑا گہرا تعلق ہے۔

قرآن شریف اور تلقی حصول تعلیم کا بہت شوق دلاتے ہین۔ بنا برین ٹرکی کے تقریباً تمام قصبات مین عرصہ مدید سے مدارس جاری ہین۔ اور بڑی بڑی مساجد کے ساتھ کالج اور کتب خانہ قایم ہین۔ مگر اون سکاہون مین جو تعلیم دیجاتی ہے وہ کسی قدر محدود ہے۔

سلطنت عثمانیہ مین[1] مساجد کی تعداد ۲۱۲۰۰ اور صرف قسطنطنیہ مین ۳۷۹ ہے۔ اماموں کی تعداد ۱۱۶۰۰ ہے مساجد کے ساتھ ۱۷۰۰۰ ابتدائی مکاتب ہین جن مین تعلیم مفت ملتی ہے۔ اوقاف (مساجد و خانقاہین وغیرہ) کی غیر سرکاری آمدنی ۱۹۱۴ء کی جنگ سے پہلے تین کروڑ دو لاکھ پیاسٹر یعنے دو لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ انگریزی سالانہ تھی مگر اب وہ دو کروڑ پیاسٹر یا ایک لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ رہگئی ہے۔ انکا خرچ ایک کروڑ پچاس لاکھ پیاسٹر (سوا لاکھ پونڈ) شمار کیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام کا وظیفہ جو ستر لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۲۰ پیاسٹر (۵۹ ہزار پونڈ) ہے۔ اور مفتیون و نائبین کے وظائف جو ۸۰ لاکھ ۹۰ ہزار ۹ سو ۴۴ پیاسٹر (۶۶ ہزار پونڈ) ہین۔ سرکاری خزانہ سے ادا ہوتے ہین اوقاف کو زیادہ تر آمدنی اون غیر منقولہ جائیداد ون کی فروخت سے حاصل ہوتی ہے جو اون کو ہبہ کیجاتی ہین اور وقف کہلاتی ہین سلطنت کی تمام شہرونکی متعلقہ جائیداد کا تقریباً ۳/۴ حصہ اوقاف کی ملکیت ہی۔ اس قسم کی جائداد کے خریدار اوقاف کو ایک نام نہاد سالانہ لگان ادا کرتے ہین۔ لیکن اگر وہ لاولد مر جائین تو جائیداد پھر اوقاف کا ملک ہو جاتی ہے۔

۱۹۰۸ء[2] مین سرکاری خزانہ سے اوقاف کو ۴۰۲۹۱۰۶ پیاسٹر (۵۷ ہزار پونڈ) دیئے گئے۔ اوسی سال مین سرکاری خزانہ سے مذہبی مقاصد پر مندرجہ ذیل رقوم خرچ ہوئین۔

(۱) حاجیان مکہ معظمہ۔ اور سالانہ تحائف پر جو بیت اللہ شریف کو بھیجے جاتے ہین ۲۹۵۹۴۲۳۱۲۱ پیاسٹر

---

[1] ان مساجد سے مؤلف کی مراد جامع مساجد ہوگی کیونکہ اماموں ہی کی تعداد بتا رہی ہے کہ کل مساجد کا شمار ۲۱۲۰۰ سے بدرجہا زیادہ ہے مترجم ۱۲

[2] ۱۹۰۸ء کے اعداد ونیز کی یہ وجہ بتلائی گئی ہے کہ اس کے بعد کوئی باقاعدہ موازنہ تیار نہین ہوا۔ مگر یہ بالکل لغویات ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ اوس سال کے بعد موازنے عام طور پر شائع نہ کئے گئے ہون۔ مترجم ۱۲

(۹۰٬۰۰۰ پونڈ) ۔ (۲) درس و تدریس کلام اللہ پر ۹۵۰۷۴۲ پیاسٹر (۹۰٬۰۰۰ پونڈ) ۔ (۳) تکیوں اور خانقاہوں کو امداد ۵۰۴۲۷۷ پیاسٹر (۵۰۰۰ پونڈ) ۔

صیغۂ مال[۲]

سلطنت عثمانیہ کی کمیٹی موازنہ نے سال از ابتدائے مارچ ۱۹۰۸ء لغایت مارچ ۱۹۰۹ء کی آمدنی ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ ٹرکی اور خرچ دو کروڑ چودہ لاکھ پونڈ ترکی ظاہر کیا یعنی ۶۴ لاکھ پونڈ خسارہ ہوا۔ ۱۹۰۹-۱۰ء کے خسارہ کا اندازہ سترہ لاکھ پونڈ ٹرکی کیا گیا جس کو موازنہ میں اس طرح سے دور کیا گیا کہ صیغہ جنگ کا خرچ ساڑھے پانچ لاکھ پونڈ محکمہ توپ خانہ کا خرچ ۸ لاکھ پونڈ اور دوسرے محکموں کے اخراجات کی بجٹ (موازنے) ۵ فیصدی کم کر دیئے گئے۔ اور متقدم قرضوں اور دوسرے قرضجات کو چار فیصدی سود کے تمسکوں[۳] میں بدل دیا گیا۔

سلطنت عثمانیہ کی بتدریج مقروضی مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہو جائیگی:-

سنہ اجرائے قرضہ	اصلی مقدار قرضہ	شرح سود	وصول فیصدی	اب اُس قرضہ کی کیا حیثیت ہے	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرضہ لیا گیا
۱۸۵۴ء	۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۸۵	سنہ ۱۸۹۴ء میں ۳½ فیصدی سود کے قرضے سے متبدل کیا گیا۔	لندن کے ساہوکاروں ڈنٹ پالمر کمپنی سے جنگ کریمیا کے اخراجات ادا کرنے کے لئے خراجِ مصر کی کفالت پر لیا گیا اور سالانہ اقساط سے ۱۸۷۷ء تک بیباق کر دینے کا اقرار ہوا۔

۱؎ مسٹر سکاٹ کلٹی نے نہ صرف سالانہ تحائف کی مالیت ہی کم بتائی ہے بلکہ کل اوقاف کی آمدنی بھی بمقدار تھوڑی بتائی ہے کہ جس کے اعداد کو درست ماننے میں شک پڑتا ہے۔ مسٹر بلنٹ صرف اُس سالانہ رقم کی مقدار جو مد اوقاف۔ صرف خاص اور خزانہ عامرہ سے حجاز روانہ کی جاتی ہے۔ اپنی کتاب فیوچر آف اسلام (اسلام کا زمانہ استقبال) کے صفحہ ۱۰ پر پانچ لاکھ پونڈ لکھتے ہیں۔ اور مسٹر سکاٹ مد اوقاف کی کل آمدنی اور اُسکا غیر سرکاری حصہ بتایا گیا ہے۔ ایک لاکھ ۹۹ ہزار پونڈ اور سرکاری تحائف کی مالیت ایک لاکھ نو ہزار پونڈ بتاتے ہیں اُن دونو صاحبوں میں کسی نے بہرحال ایسا صحیح نہیں لکھا۔ مترجم

۲؎ سلطنت کے مالی انتظام اور قرضوں کی تعداد و سود وغیرہ کے متعلق تحقیقات روم میں مفصل بحث مندرج ہے

۳؎ جس وقت کوئی سلطنت قرضہ لینا چاہتی ہے تو وہ اپنے ملک کے سکہ میں یا پانسو یا ہزار کا تمسک یا پرامیسری نوٹ جاری کرتی ہے جن کو متمول لوگ یا ساہوکار خرید لیتے ہیں۔ اور جیسی اُس سلطنت کی ساکھ ہو ویسا ہی اُن نوٹوں کا نرخ کم و بیش ہوتا ہے۔ اچھی ساکھ ہو تو سو کا نوٹ ایک سو دس ایک سو پندرہ تک ہو جاتا ہے۔ ساکھ بگڑی تو پچاس کو بھی کوئی نہیں پوچھتا۔ مترجم ۱۲

سنہ اجرائی	تعداد قرضہ	شرح سود فیصدی	نرخ اجرا	اب اُس قرضہ کی کیا حیثیت ہے	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرض لیا گیا
سنہ ۱۸۵۵ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۴ فیصدی	۱۰۲½	بدستور سابقہ حیثیت مین ہے کسی شکل مین نہین بدلا گیا سالانہ خراج قبرس بھی اسکی ادائیگی مین صرف ہوتا ہے یہ اصل تو سوا اکاون لاکھ پونڈ ہوا تھا کیونکہ ٹرکی کی ساکھ اوس وقت اچھی تھی اور ادا صرف پچاس لاکھ ہوگا	یہ دوسرا قرضہ فرانس و انگلستان کی ضمانت پر لیا گیا اور پہلے قرضہ سے بچا ہوا حصہ خراج مصر کا اور شام کا محصول درآمد مکفول کیا گیا اور سالانہ اقساط سے اگست سنہ ۱۹۰۵ء مین بیباق ہو جائے گا ✦
سنہ ۱۸۵۸ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۸۵	سنہ ۱۸۸۱ء مین جب ترکی قرضہ کا انتظام ہوا اور اسکی تعداد گھٹائی جا کر چار شقوں مین تقسیم کیا گیا تو یہ قرضہ شق الف مین داخل کر دیا گیا جب یہ بردشت کیا گیا تھا اس وقت اسکو سالانہ اقساط مین سنہ ۱۹۲۳ء تک ادا کرنیکا اقرار ہوا تھا مگر اب انتظام نیا ہو گیا ہے۔	یہ تیسرا قرضہ پالمر کمپنی اور عثمانیہ بنک سے قسطنطنیہ کو محصول درآمد اور آمدنی چنگی کی کفالت پر دو دفعہ کر کے یعنی ۱۸۵۸ء مین تیس لاکھ (منفی ۱۵ فیصدی) ۱۸۵۹ء مین بیس لاکھ پونڈ (منفی ۱۵ فیصدی) لیا گیا تھا۔
سنہ ۱۸۶۰ء	۲۰۳۲۲۲۰	۶ فیصدی	۶۲½	۱۸۸۱ء مین شق ب مین داخل کیا گیا	یہ چوتھا قرضہ پیرس کے ساہوکار مائشیو میری کی معرفت سلطنت کی آمدنی محصول درآمد اور دیگر مدات کی کفالت پر لیا گیا ارادہ تو ایک کروڑ لاکھ ۶۰ پونڈ قرض لینے کا تھا مگر ۶۲½ فیصدی پر بھی صرف ۲۰۳۲۲۲۰ پونڈ کے تمسک فروخت ہوئے ✦

سنہ قرضہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرض لیا گیا
سنہ ۱۸۶۲ء	۸۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۶۸	سنہ ۱۸۸۱ء مین شق الف مین داخل کیا گیا	یہ پانچوان قرضہ عثمانیہ بنک اور پیرس کے ساہوکاران میسرز ڈیوو کی معرفت محاصل نمک اسٹامپ تمباکو اور عام آمدنی کی کفالت پر لیا گیا۔
سنہ ۶۴-۱۸۶۳ء	۸۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۷۲	سنہ ۱۸۸۱ء مین شق ب مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ عثمانیہ بنک کی معرفت سرکاری آمدنیون اور عشرات کی کفالت پر لیا گیا
سنہ ۱۸۶۵ء	۶۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۶۵ ½	سنہ ۱۸۸۱ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	عثمانیہ بنک کی معرفت رومیلیا اور مجمع الجزائر کے محصول گوسفندان اور ٹوکٹ کی پیداوار معادن کی کفالت پر لیا گیا۔
سنہ ۱۸۶۵ء	[illegible] پونڈ	۵ فیصدی	۴۷ ½	سنہ ۱۸۸۱ء مین شق د مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ بلحاظ اندرونی قرضون کے اجتماع وتبادلہ کے لیئے پیرس اور لنڈن کے چند نامی بنکون سے لیا گیا۔
سنہ ۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	۶۵ ½	ایضاً	پیرس کی سوسائٹی ڈی جنرل اور میسرز لوییس کوہن ویسرا اور لنڈن کے ساہوکاران وتشٹ پالمر کمپنی سے مختلف موجودہ و مستقبلہ محاصل وعشرات کی کفالت پر قرض لیا گیا۔
سنہ ۱۸۶۹ء	۲۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ	"	"	اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین بیباق کیا گیا	
سنہ ۱۸۶۹ء	۲۲۱۷۷۲۲۰ پونڈ	۶ فیصدی	۶۰ ½	سنہ ۱۸۸۱ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	ایضاً
سنہ ۷۲-۱۸۷۰ء	۳۱۶۸۰۰۰۰ پونڈ	۵ فیصدی	۴۵	سنہ ۱۸۸۱ء مین شق د مین داخل کیا گیا	مطابق قرضہ ثانی سنہ ۱۸۶۵ء

سنہ جاری قرضہ	اصلی قرضہ کی مقدار	شرح سود فیصدی	نرخ اجرا فی صدی	کیفیت	کس سے اور کیون لیا گیا
۱۸۷۱ء	۵۷۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	۷۳	۱۸۹۴ء میں ۳½ فیصدی کے قرضہ مین تبدیل کیا گیا	خراج مصر کی کفالت پر لیا گیا
۱۸۷۲ء	۱۱۱۲۶۲۰۰ پونڈ	۹	۹۸½	۱۸۸۱ء مین قرضہ شق ب مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ اگست ۱۸۷۲ء مین لنڈن کے میسرز رافیل و بیسران کی معرفت سابقہ قرضون مین مکفول شدہ محاصل کی ضمانت پر جاری کیا گیا اور اوس کے تمسکداران کیلئے یہ خاص رعایت کیگئی کہ وہ پانسو پچاس پونڈ کے تمسکون کو پانچ فیصدی سود والے عام قرضہ مجریہ (۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء) کی ہزار پونڈ کی مالیتی تمسکات سے بدل سکینگے۔
۱۸۷۳ء	۲۷۷۷۷۷۸۰ پونڈ	۶	۵۸½	۱۸۸۱ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ ستمبر ۱۸۷۳ء مین جاری کیا گیا مگر اوس وقت اُس کا چھٹا حصہ بھی نہ بکا۔
۱۸۷۴ء	چار کروڑ پونڈ	۵	۴۳½	۱۸۸۱ء مین شق د مین داخل کیا گیا۔	۱۸۶۵ء کے قرضہ ثانی کی طرح اجماع و تبادلہ قرضہ اندرونی کیلئے لیا گیا۔ اور اسکا بعد قرضہ ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۹ء عام قرضہ سلطنت عثمانیہ نام رکھا گیا۔
۱۸۷۷ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۵	۵۲	۱۸۹۱ء مین ۴ فیصدی کے قرضہ مین متبدل کیا گیا	یہ قرضہ غلاطہ کے سوداگرون سے خراج مصر کی کفالت پر حفاظت ملک کے لیئے لیا گیا۔
۱۸۷۸ء	۳۲۷۰۰۰۰ پونڈ	ایضاً	ایضاً	۱۸۹۰ء مین ۴ فیصدی سود کے قرضہ مین تبدل کیا گیا	یہ قرضہ پہلے محاصل درآمد کی کفالت پر غلاطہ کے سوداگرونکو قرضونکے اجماع کے لیے لیا گیا مگر جب ۱۸۸۱ء مین بیرونی قرضونکا انتظام

ہے اتو اس قرضہ کو دین مقدم قرار دیکر مدات مکفولہ پر عائد کر دیا چنانچہ کمیٹی انتظام قرضہ علاطلہ کے سوداگرون کو مدات مکفولہ کی آمدنی سے سب سے اول ۳۲۹۳۶۳۵ پونڈ بابت سود و اصل کی جبری ادائیگی کے سالانہ ادا کرتی ہے سنہ ۱۹۰۴ء مین اونکا قرضہ بیباق ہو جائیگا		

جدول قرضجات جدید بعد انتظام سنہ ۱۸۸۰ع

کس لیئے لیا گیا	اب کیا حیثیت ہے	شرح سود فیصدی	تعداد قرضہ	سن اجراء
تعمیر ریلوے کے لیئے لیا گیا۔	بدستور قایم ہے	۷	۹۳۰۰۰ پونڈ	سنہ ۱۸۸۵ء
عثمانیہ بنک کا تقریباً ۵۷ لاکھ پونڈ و دیگر دائن قرضہ اداء کرنے اور خزانہ عامرہ کیلئے روپیہ حاصل کرنے کے واسطے قرض لیا گیا۔	ایضاً	۵	۵۹۰۹۰۸۰۰ پونڈ	سنہ ۱۸۸۶ء
یہ اور اس سے پہلا قرضہ علاطلہ کے قرضہ کیطرح دین مقدم مین اور سود کے علاوہ اصل رقوم بحساب ایک فیصدی سالوار ادا کیجاتی ہے اس کے تمسک ذو اعانت کہلاتے ہین +	ایضاً	۵	۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ	سنہ ۱۸۸۸ء
برائے اجتماع قرضہ سابقہ موسومہ ذو اہلیہ و سہیم۔	ایضاً	۴	۳۵۴۵۰۰ پونڈ	سنہ ۱۸۹۰ء
برائے تبادلہ قرضہ سنہ ۱۸۸۱ء	ایضاً	۴	۸۲۷۲۴۰ پونڈ	سنہ ۱۸۹۰ء
برائے تبادلہ قرضہ سنہ ۱۸۸۱ء	ایضاً	۴	۹۳۱۶۹۲۰ پونڈ	سنہ ۱۸۹۱ء
تنباکو کمپنی کو دینے کے لیئے	ایضاً	۴	۹۰۰۰۰۰ پونڈ	سنہ ۱۸۹۴ء
برائے تبادلہ قرضہ سنہ ۱۸۶۵ء و سنہ ۱۸۷۳ء	ایضاً	$3\frac{1}{2}$	۸۲۱۲۳۴۰ پونڈ	سنہ ۱۸۹۴ء
تعمیر ریلوے۔	ایضاً	۴	۱۶۰۰۰۰۰ پونڈ	سنہ ۱۸۹۴ء

سنہ ۱۸۵۴ء و سنہ ۱۸۷۱ء و سنہ ۱۸۷۷ء کے قرضون مین مصری خراج مکفول تھا۔ اور سنہ ۱۸۸۵ء کے قرضہ مین جو علاطا کا

ساہوکارون کے قرضونکی اجتماع و یکجا کرنیکے لیئے جاری کیا گیا تہا۔ پہلے محاصل درآمد مکفول تھی۔ مگر بعد مین اوس کو اون بالواسطہ محاصل پر جو تمسکداران قرضہ بیرونی کو تفویض کیئے گیئے عاید کیا گیا۔ ۱۸۵۵ء کا قرضہ فرانس و انگلستان کی ضمانت پر ہے اور ۱۸۶۹ء کا قرضہ تعدادی ۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ اکتوبر ۱۸۷۵ء مین بے باق کیا گیا عثمانیہ گورنمنٹ نے قرضون کے سود و اصل[سلہ] کی ادائگی کے ناقابل ہونے کی وجہ سے اپنے قرضخواہون سے جدید انتظام کیا جو بروے فرمان شاہی مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء منظور ہو گیا۔ اوس وقت جس قدر قرضے غیر سودی تھے (باستثنا اون کے جن کا جدول مین ذکر کر دیا گیا ہے) اونکو معہ سود کے بقایون کے بہت کچھ گہٹا کر چار سلسلون یا شقون موسومہ الف۔ ب۔ ج و د۔ مین تقسیم کر دیا گیا۔ قسطنطنیہ مین انتظام قرضہ وسود کیلیئے ایک کونسل قایم کیگئی۔ اور تمسکدران کو سود و اصل کی جزو ادا کرنیکے لیئے محاصل آبکاری۔ بلگیریا۔ مشرقی رومیلیا اور قبرس کا خراج اور ایرانی تمباکو کے محصول کی آمدنی اوس کو تفویض کیگئی۔ ان آمدنیون مین سے ۱۸۵۴ء کے قرضہ کے ۵ فیصدی سود اور اصل کی جزوی ادائگی کے لیئے بائیس برس تک ۵۳۴۳۶۳۳ پونڈ کی رقم پہلے وضع کر لیئے جانے کا اقرار ہوا۔ اور باقیماندہ آمدنی کیلیئے یہ قرار پایا کہ وہ قرضون کے چارون سلسلون کے کام آئے۔ اس کا $\frac{4}{5}$ حصہ سود کی ادائگی مین خرچ ہو۔ اور $\frac{1}{5}$ حصہ اصل کے ادا کرنے مین۔ سود چار فیصدی سے کبہی زیادہ ادا نہ کیا جاوے۔ اور اگر مدات مکفولہ کی آمدنی اسقدر بڑہ جاوے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شرح سود یعنے چار فیصدی اور زیادہ سے زیادہ سالانہ شرح بیباقی قرضہ یعنے ایک فیصدی جملہ ۵ فیصدی سے بڑہ جاوے تو فاضلہ رقم عثمانیہ گورنمنٹ کو ادا کر دیجاوے۔ اس مجلس نے تخفیف شدہ مقدار قرضہ کو شقہاے الف۔ ب۔ ج و د کے تمسکون مین ۲۰ نومبر ۱۸۸۲ء کو جاری کیا۔ اور تبادلہ کی یہ کارروائی ۱۳ مئی ۱۸۸۸ء کو بند کیگئی۔ جس تاریخکو ۸۵۹۹۰۴ پونڈ کے تمسکات جو پیش نہ کیئے جانے کی وجہ سے نہ بدلے منسوخ کیئے گئے۔ اور فقط ۹۲۲۲۱ پونڈ کے تمسکات نہ بدل سکے۔ اس کونسل مین ہنوقت سات ممبر ہین جو انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی کے تمسکدارون اور نیز عثمانیہ تمسکدارون و غلاطہ کے ساہوکارونکی طرف سے

سلہ عثمانیہ گورنمنٹ نے ۶۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو حکم نافذ کیا تہا۔ کہ کچھ عرصہ کیلیئے مقررہ سود کا نصف ادا کیا جاوے گا مگر نصف سود بھی تاریخہاے مقررہ پر ادا نہ کیا گیا۔ بلکہ ۹ جولائی ۱۸۷۶ء کو دوسرا فرمان جاری کیا گیا کہ "جبتک سلطنت کی اندرونی حالت درست نہ ہولے" تب تک سود مطلقاً ادا نہین کیا جاوے گا۔ اس فرمان سے ندیرست یوروپ مین جو تہلکہ برپا ہو گیا وہ کسی توضیح کا محتاج نہین نصہ مختصر ۳۱۔ اگست ۱۸۷۶ء کو اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین تخت نشین ہوئے تو سلطنت بالکل دیوالیہ ہو رہی تھی۔ مترجم

جو دیون منفدہ کے قرضخواہ ہین نامزد ہوتے ہین۔ انگلستان کے تمسک دارون کا نایب ہالینڈ اور بلجیم کی تمسکدارون
کی بھی نیابت کرتا ہے۔ انکے علاوہ عثمانیہ گورنمنٹ کی جانب سے ایک امپیریل کمشنر کونسل کے اجلاسون مین شریک ہوتا
ہے۔ مگر وہ مباحثون مین فقط مشورہ دے سکتا ہے رائے دینے کا اختیار نہین رکھتا۔ فرانس اور انگلستان کے ممبر
باری باری پریسیڈنٹ ہوتے ہین۔ سود اور اصل کی جزوی ادائگی سال مین دو دفعہ ۱۳ مارچ اور ۱۳ ستمبر کو عمل مین آتی
ہے۔ اب تک سود فقط ایک فیصدی کے حساب سے تقسیم ہوتا ہے۔ مگر ریزرو فنڈ مین ۳۰۸۲۷۰ پونڈ جمع ہوچکے ہین
کونسل انتظام قرضہ سوائے ان قرضون کے جن مین مصری خراج مکفول ہے اور ۱۸۵۵ء کے قرضہ ضمانتی اور
۱۸۸۶ء کے قرضہ کے جس مین محاصل در آمد مکفول ہین۔ اور ۱۸۹۱ء کے (نو لاکھ پونڈ کے) قرضہ تنباکیہ کے اور
ترکی قرضون کا اب انتظام و اہتمام کرتی ہے۔

کونسل انتظام قرضہ کو مدات مکفولہ سے بعد وضع خرچ جو خالص آمدنی ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

سنہ	پونڈ	سنہ	پونڈ
۱۸۸۵-۸۶ء	۱۷۰۲۹۳۸	۱۸۸۶-۸۷ء	۱۶۰۴۴۷۷
۱۸۸۷-۸۸ء	۱۷۵۹۸۸۹	۱۸۸۸-۸۹ء	۱۷۳۲۵۱۰
۱۸۸۹-۹۰ء	۱۸۶۰۰۳۳	۱۸۹۰-۹۱ء	۱۸۰۸۲۹۴
۱۸۹۱-۹۲ء	۱۸۷۸۹۴۵	۱۸۹۲-۹۳ء	۱۹۸۹۸۳۸
۱۸۹۳-۹۴ء	۱۹۷۰۴۵۶	۱۸۹۴-۹۵ء	۱۹۷۶۶۸۷

سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء و سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء مین جو رقوم وصول کیگئین وہ حسب ذیل ہین:

نام مد	سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء	سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء
کل (نمک، اسٹامپ، شکار ماہی، بقایا تمباکو)	۹۹۴۲۴۵ پونڈ	۹۸۷۹۹۳ پونڈ
عشر تمباکو	۸۵۸۲۳	۹۲۸۰۴
اجارہ تمباکو	۷۰۸۳۷۵	۷۱۶۵۲۲

نام مد	سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء	سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء
خراج مشرقی رومیلیا	۱۳۶۸۶۳ پونڈ	۱۳۶۸۶۳ پونڈ
خراج قبرس	۹۲۳۳۶	۹۲۳۳۶
محصول تمباکو	۴۵۰۰۰	۴۵۰۰۰
میزان	۲۰۹۲۵۰۳	۲۰۶۸۴۷۸
اخراجات	۹۲۰۳۸	۹۱۷۹۰
خالص آمدنی	۱۹۷۰۴۶۵	۱۹۷۶۶۸۷

سنہ ۱۸۹۵ء کے وسط مین عثمانیہ قرضہ کی حالت حسب ذیل تھی:

جن کا معاملہ لنڈن مین ہوا

تفصیل	رقم
سلسلہ الف۔ (جسکی مقدار ابتداءً یعنے سنہ ۱۸۸۱ء مین ۱۸۴۳۸۷۲ پونڈ تھی) باقی غیر سودی تھا ۱۴۲۱۷۹۲ پونڈ	
سلسلہ ب (جسکی مقدار ابتداءً یعنے سنہ ۱۸۸۱ء مین ۱۰۲۴۱۰۴۸ پونڈ تھی) باقی غیر سودی تھا	۸۴۶۰۳۰۵
سلسلہ ج (ایضاً 〃 〃 〃 ۳۰۸۳۴۵۱۱ 〃) 〃 〃	۲۹۴۷۷۱۷۱
سلسلہ د۔ (ایضاً 〃 〃 〃 ۴۳۹۶۸۳۹۶ 〃) ایضاً	۴۲۷۴۴۴۶۵
سنہ ۱۸۸۸ء کا قرضہ ۵ فیصدی سود والا	۱۳۰۱۳۱۸
سنہ ۱۸۹۰ء کا قرضہ تبادلہ	۷۴۱۷۳۱۸
سنہ ۱۸۹۰ء کا قرضہ چار فیصدی سود والا	۴۲۸۰۷۶۰
سنہ ۱۸۹۱ء کا قرضہ چار فیصدی سود والا	۶۲۱۹۹۲۰
سنہ ۱۸۹۴ء کا ساڑھے تین فیصدی سود والا قرضہ	۸۲۱۲۳۴۰
سنہ ۱۸۹۴ء کا پیرس والا قرضہ (چار کروڑ فرینک کا)	۱۵۸۴۰۰۰
میزان	۱۱۰۴۱۹۳۵۹

جن کا معاملہ لنڈن مین نہین ہوا۔

تفصیل	رقم
تمسکات لاٹری	۱۳۳۲۵۰۱۳
سنہ ۱۸۸۵ء کا سات فیصدی سود والا قرضہ	۷۷۰۹۰۶
سنہ ۱۸۸۶ء کا پانچ فیصدی سود والا قرضہ	۵۲۷۵۹۸۸
سنہ ۱۸۹۴ء کے چار فیصدی سود کے تمسکات تمباکیہ	۸۸۶۶۳۵
میزان	۲۰۲۵۸۵۴۲

ان رقوم کے علاوہ تین کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا روسی تاوان جنگ ہے جو بلا سود تین لاکھ بیس ہزار پونڈ کی سالانہ اقساط مین ادا کیا جاتا ہے۔

اندرونی قرضہ کی تفصیل احسب ذیل ہے:۔

گیارہ لاکھ چالیس ہزار پونڈ ترکی جو بہبونگز بنکون کے یافتنی ہین۔ پانچ لاکھ پونڈ ترکی جو محکمہ پنشن فنڈ نے قرض دیئے ہین۔ ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ ترکی جو زراعتی بنکون سے قرض لئے گئے ہین۔ آٹھ لاکھ انتیس ہزار پونڈ

ترکی کے تمسکات ہین۔ اور پانچ لاکھ پونڈ ترکی قدیم جبریہ قرضونکی بابت وادنی ہین۔ ان قرضون کا سود باقاعدگی سے اداء نہین ہوتا +

حفاظت ملک

اوّل حدود ٹرکی یوروپ کے جنوب مشرقی کونہ اور ایشیا کے مغربی حصہ مین واقع ہے۔ اوسکی حدود کچھ برسون سے بہت کچھ ترمیم ہوگئی ہین۔ یوروپی ٹرکی کے شمال مین ریاست ہائے مانٹی نیگرو (جبل اسود)۔ بوسینیا۔ سرویا۔ بلگیریا اور مشرقی رومیلیا واقع ہین۔ مشرقی سرحدین پہاڑی ہین مگر کئی مقامات سے انہین عبور کرنا آسان ہے۔ مغربی سرحد پر بحیرہ اڈریاٹک اور بحیرہ جزائر ایونین ہین۔ جنوبی حد پر تھسلی بحیرہ مجمع الجزائر ڈارڈنیلز۔ بحیرہ مارمورا اور باسفرس ہین جس کے سواحل پر بڑے مضبوط قلعے بنے ہوئے ہین۔

ایشیائی ٹرکی کے شمال مین بحیرہ اسود۔ باسفرس بحیرہ مارمورا اور ڈارڈنیلز ہین۔ مغرب مین بحیرہ مجمع الجزائر بحیرہ روم۔ سنگلاخ عرب اور بحیرہ قلزم۔ جنوب مین وسطی عرب اور خلیج فارس۔ مشرق مین ایران اور روس کا صوبہ ٹرینس کاکیشیا ہے۔

روسی سرحد کے نزدیک سب سے مضبوط قلعہ ارض روم ہے +

دوم۔ فوج برّی ٹرکی مین تمام مسلمان جو بیس برس سے اوپر ہون فوجی خدمت کے مستوجب ہین اور یہ ذمہ واری ۲۰ برس تک قایم رہتی ہے۔ غیر مسلم مستوجب نہین مگر وہ بدل عسکریہ یا محصول بریت اداء کرتے ہین جو ہر عمر کے مردون سے فی کس چھ شلنگ (للعہ) کے حساب سے سالانہ لیا جاتا ہے۔ خانہ بدوش عرب گو مستوجب ہین۔ مگر اون سے کوئی رنگروٹ حاصل نہین ہوتا۔ اور اکثر خانہ بدوش کُرد بھی اس خدمت سے پہلوتہی کر جاتے ہین۔

فوج کی اقسام یہ ہین۔ اوّل نظام یا فوج آئین اور اوس کا ریزرو۔ دوم فوج ردیف اور سوم فوج مستحفظ۔ نو بھرتی شدہ دو جماعتون مین تقسیم کیے جاتے ہین۔ جماعت یا ترتیب اوّل والے چھ برس فوج نظام مین (یعنی چار برس مستعد خدمت اور دو برس ریزرو مین) آٹھ برس ردیف مین (یعنے چار برس صنف اوّل اور چار صنف ثانی مین) اور چھ برس فوج مستحفظ مین یعنی جملہ بیس برس فوجی خدمت اداء کرتے ہین۔ جماعت یا ترتیب ثانی والے فوج مین شامل نہین کیے جاتے۔ وہ معین سنر کہلاتے ہین۔ اور ریزرو فوج مین داخل کیے جا کر پہلے سال

۹ یا نو مہینے متواتر قواعد سیکھتے ہین - اور پھر سالہاے مابعد مین ہر سال تیس دن اپنے اپنے گھرون مین مشق کرتے ہین - کل سلطنت سات جنگی اضلاع مین منقسم ہے جن مین سات کور ٹوی آرمی یعنے اردو رہتے ہین - اون اضلاع اور حصص فوج کے صدر مقام یہ ہین - ۱ قسطنطنیہ ۲ - ایڈریانوپل - ۳ مناسطر - ۴ ارزنجان ۵ دمشق - ۶ بغداد - ۷ صنعا (واقع یمن) ساتوین ضلع کی فوج چوتھے اور پانچوین ضلع سے اور کریٹ وطرابلس الغرب کی فوجین پہلے دوسرے اور پانچوین ضلع سے بھرتی ہوتی ہین -

نظام کی فوج پیدل کمپنیون - پلٹنون - رجمنٹون - برگیڈون اور ڈویژنون پر منقسم ہے اوس مین ۹۶ رجمنٹین صف آرا ہین - اور سواے تین رجمنٹون کے جن مین تین تین پلٹنین ہین - اور سب مین چار چار پلٹنین ہین - ۱۶ رجمنٹین ذوالعوفونکی ہین جن مین دو دو پلٹنین ہین - ایک رجمنٹ چار پلٹنونکی آگ بجھانے والے سپاہیونکی ہے - اور پندرہ پلٹنین رائیفل بردارونکی ہین - ان کے علاوہ مقامی خدمت کیلئے طرابلس الغرب کی بارہ ملیشیا (ردیفی) پلٹنین ہین - ہر صف آرا باقاعدہ پلٹن اور رائیفل بردارون وذوالعوفونکی پلٹنون مین چار کمپنیان ہوتی ہین دو صف آرا رجمنٹون کا ایک برگیڈ اور دو برگیڈ اور ایک پلٹن رائیفل بردارون کا ایک ڈویژن اور دو ڈویژنون کا ایک اردو ہوتا ہے - ہر صف آرا یا رائیفل بردارونکی ایک پلٹن مین بصورت کامل بوقت جنگ ۴۴ افسر - ۹۲ نان کمیشنڈ افسر اور ۷۸۶ سپاہی جملہ ۹۲۲ آدمی ہر رتبہ کے اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین - بحالت امن مقام تعیناتی کی حیثیت کے مطابق ہر پلٹن مین ۴۰۰ سے ۵۵۰ تک آدمی ہوتے ہین - بحالت جنگ یعنی بصورت کامل چار پلٹنون کی ہر رجمنٹ مین ۳۷۹۴ آدمی کل مراتب کے اور ۷۰ گھوڑے ہوتے ہین فوج پیدل ہنری پی باڈی رائیفل سے مسلح ہے - دولاکھ بیس ہزار ماسر سسٹم کی میگزین[1] رائیفلین ۳۰۱ء انچ قطر کی نالی والیان ذخیرہ مین موجود ہین مگر اون مین سے ابھی کوئی تقسیم نہین کیگئی - البتہ ۲۹۵ء انچ قطر کی نالی والی ماسر میگزین رائیفلین تقسیم ہو رہی ہین -

فوج ردیف دو صنف پر منقسم ہے - ان دونون کو ملا دینے کی تجویز پر ابھی جزوی عملدرآمد ہوا ہے صف اول مین چار چار پلٹنونکی ۴۸ رجمنٹین ہین جو پہلے چھ اردوون سے آٹھ آٹھ رجمنٹون کے حساب سے لیگئی ہین صف ثانی مین ۴۸ رجمنٹین چار چار پلٹنون کے ہین - یہ پہلے پانچ جنگی اضلاع سے بحساب آٹھ رجمنٹ فی ضلع

[1] میگزین رائیفل اوسے کہتے ہین جس مین ایک ہی دفعہ پانچ سات یا نو کارتوس بھرے جاتے ہین اور وہ ایک ایک ہوکر چلتے ہین - [2] پہلے دوسرے اور تیسرے اردو کی فوجون مین یہ رائیفلین مارچ ۱۹۰۹ء مین بانٹ دیگئین -

تیار کیگئی ہین۔ جنگ کے وقت ردیف کی رجمنٹ مین بھی نظامیہ رجمنٹ کے برابر سپاہ ہونگی تعداد رکھنے کی تجویز ہے۔ مگر ردیف کی پلٹنون مین بالعموم (سردست) بارہ بارہ سو آدمی ہوتے ہین

نظام کی فوج سوار انکی طاقت حسب ذیل ہے۔ ۳۸ رجمنٹین صف آرا۔ دو رجمنٹین گارڈ یا محافظین کی اور دو دستے گھوڑ چڑھے فوج پیدل کے جو یمن مین تعینات ہین۔ ردیف مین کوئی فوج سواران تیار نہین کیگئی۔ باقاعدہ صف آرا اور محافظ رجمنٹ مین پانچ سکوڈرن (دستے) ہوتے ہین۔ ہر پانچوان دستہ ڈیپو کا کام دیتا ہے۔ محافظ رجمنٹین قسطنطنیہ مین مامور ہین۔ اور پہلے اردو سے متعلق ہین صف آرا رجمنٹون مین سے ۳۶ چھ کیولری ڈویژنون (حصص فوج سواران) مین منقسم ہین اور ہر ایک اردو مین ایک ایک ڈویژن متعین ہے۔ باقی دو رجمنٹین طرابلس الغرب مین رہتی ہین۔ پس کل دستے شمار مین ۲۰۲ ہین جن مین سے چالیس ڈیپو سکوڈرن ہین۔

بحالت جنگ ہر رجمنٹ سواران مین ۳۹۔ افسر اور ۶۴۷ سوار جملہ ۶۸۶۔ آدمی اور اگر ڈیپو دستہ بھی شامل کیا جاوے تو جملہ ۸۵۴۔ آدمی کل مراتب کے ہوتے ہین۔ ہر رجمنٹ مین کل ۸۰۰ گھوڑے ہوتے ہین چوتھے۔ پانچوین اور چھٹے اردو مین ۴۸ رجمنٹین ملیشیا یعنے حمیدیہ عساکر کی تیار کرنے کی تجویز ہے۔ جن کے افسر اون ہی کے سرغنایان قبائل ہون اور اون کو باقاعدہ فوج مین شامل کیا جاوے۔ قبیلے سوار گھوڑے اور ساز و سامان مہیا کرین گے اور سرکار اسلحہ عطا کرے گی۔ ہر رجمنٹ مین ۵۱۲ سے ۷۵۲ تک آدمی ہونگے اور دستے چار سے چھ تک (یہ رجمنٹین تقریباً سب تیار ہوچکی ہین چند کرد رسالے فوجی خدمت کیلئے ستمبر ۱۸۹۹ء مین قسطنطنیہ بھی آئے تھے۔ جہان سے جنوری ۱۹۰۰ء کو واپس کردستان کو گئے۔ مترجم)۔

میدانی توپ خانہ کا اوس تجویز کے مطابق جو ۱۸۹۱ء مین منظور ہوئی از سر نو انتظام ہو رہا ہے اس سے توپ خانہ مذکور کی طاقت بہت ہی مضبوط اور زبردست ہو جائے گی۔

تجویز یہ ہے کہ پہلے پانچ اردوؤن مین سے ہر ایک مین ایک ایک پلٹن تین تین اپی باتریونکی اور چھ چھ رجمنٹین کوہی اور میدانی توپ خانہ کی ہون۔ جن مین تیس باتریان میدان اور چھ کوہی توپ خانہ کی ہون۔ اور ہر باتری مین بصورت کامل چھ چھ توپین ہون۔ ان چھ چھ رجمنٹون کے ہر ایک مجموعہ کے تین برگیڈ ہون گے۔ جن مین سے ایک فوج نظام کے متعلق دوسرا ردیف صنف اول اور تیسرا ردیف صنف ثانی کے متعلق ہوگا۔ چھٹے اردو مین دو رجمنٹین توپ خانہ یعنے بارہ میدانی اور دو کوہی باتریان ہونگی۔

ساتوین اردو مین ۳ میدانی اور ۴ کوہی باتریان۔ کریٹ مین چار کوہی باتریان اور طرابلس الغرب (ٹریپولی) مین چار میدانی اور دو کوہی باتریان ہونگی۔ اسطرح ٹرکی کے پاس پندرہ اپسی توپ خانہ کی باتریان۔ ۱۶۹ میدانی اور ۲۴ کوہی باتریان بمعہ کل ۱۳۵۶ توپون کے موجود ہوجائینگی۔ پہلے اردو مین بارود و سامان حرب اوٹھانے کیلیے گاڑیون کے دو سلسلے یا ٹرینین ہین اور دوسرے پانچ اردؤون مین ایک ایک۔ باربرداری کا کام عموماً بارکش جانورون سے لیا جاتا ہے۔ بہ حالت جنگ یعنی بصورت کامل ایک میدانی باتری مین ۱۳۷ افسر اور آدمی اور سو گھوڑے ہوتے ہین قلعجاتی توپچی کی فوج مین ۳۰ پلٹنین ہین جن مین ۸ قسطنطنیہ اور ارض روم کے اردؤون سے تعلق رکھتی ہین۔ اور بیس محکمہ توپ خانہ سے۔ ان مین سے بارہ کمپنیان باسفرس کی باتریون پر۔ ۸ مضیع بولیسر (جو گیلی پولی کے قریب جنگی حیثیت سے ایک نہایت کارآمد مقام ہے) کے مورچون پر اور باقی بحیرہ روم کے قلعون پر مامور ہین۔

۱۹ کمپنیان انجنیرونکی اور چار کمپنیان سلسلہ تاربرقی بچھانے والونکی بھی سات اردؤون مین بٹی ہوئی ہین اور دوسرے اردو مین کشتیون کا پل تیار کرنے والی ایک پلٹن بھی ہے جس کے پاس کل سامان مکمل ہے۔ بارہ کمپنیان انجنیرونکی اور چار کمپنیان تارپیڈو اڑانے والونکی محکمہ توپ خانہ کے ماتحت ہین صیغہ رسد رسانی تقریباً بالکل ہی سٹاف کے لیے ہے۔ اور کسرت کے گودامونکی لیئے زائد۔ باربرداری کی ضرورت ہوگی صیغہ طبی مین صرف طبی افسر اور جراحین ہین۔ نہ تو کوئی حمال موجود ہین اور نہ میدانی شفاخانون کیلیے کوئی انتظام ہے مسلح جنگی پولیس کی ۱۱۰ پلٹنین ہین جو ضلع وار ان کے توسط ملکی حکام کی ماتحت رہتی ہین۔ ترکی فوج کی قابل جنگ فوجی صناف کی تعداد و طاقت حسب ذیل ہے:-

فوج پیدل	۶۴۸ پلٹنین	۵۸۳۲۰۰	آدمی
فوج سواران	۲۰۲ دستے	۵۵۳۰۰	"
توپ خانہ	۱۳۵۶ توپین	۵۴۷۲۰	"
انجنیر	۳۹ کمپنیان	۷۴۰۰	"
میزان		۷۰۰۶۲۰	آدمی

سوم بحری فوج[۱] ترکی بحری طاقت تقریباً بالکل بیکار ہے۔ اوس مین جنگی قابلیت ایکلخت معدوم ہوگئی ہے۔ اور اوسکی موجودہ حالت پر بغور معاینہ کرنیسے تجدید طاقت سابقہ

[۱] مسٹر سکاٹ کلٹی بھی مسٹر سٹیڈ ایڈیٹر ریویو آف ریویو کیطرح جیسا کہ اونکی تحریر سے معلوم ہوجائیگا عثمانیہ بحری طاقت کو کمزور و ناکارہ بتلاتے ہین۔ اس کے ثبات اتمام کی کتاب وقعات روم مین بالتفصیل تردید کردی ہے۔ یہان اسکا اعادہ فضول ہے۔ مترجم

کی بہت کم شہادت ملتی ہے

چند برس ہوئے عثمانیہ بحری طاقت کے چند عمدہ ترین جہاز دیگر سلطنتون کے پاس فروخت کردیے گئے جس سے اوسکی طاقت بہت کمزور ہوگئی۔ اور پھر متواتر کئی برس اوسکی طرف سے تغافل شعاری برتے جانے کے بعد اب تھوڑے عرصے سے اوسکی درستی کیطرف توجہ کیگئی ہے۔ موجودہ جہازون مین سے سوائے چار کے اور سب ممالک غیر مین اور زیادہ تر انگلستان مین تیار ہوئے۔ اس وقت صرف تین جہازونکی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ سمندر مین دور دراز سفر کرنے والے اور جنگی قابلیت رکھنے والے زرہ پوش جہاز ہین۔ باقیماندہ (بقدر کم وزن ہین اور اتنے پرانے ہین (سب سے نیا ۱۸۷۵ء کا اور سب سے پرانا ۱۸۶۴-۶۵ء کا بنا ہوا ہے) کہ اب وہ مقامی حفاظت یا تجارتی بیڑہ کی حفاظت کرنے والے جہازون کے زمرہ مین شمار کیے جانیکے قابل ہین۔

ترکی بحری طاقت کی حالت یا زیر تعمیر جہازونکی کیفیت کہ وہ کہان تک مکمل ہوچکے ہین بمشکل معلوم ہوتی ہے تاہم جسقدر اطلاع ملسکی اوسکی بنا پر مندرجہ ذیل جدول تیار کیگئی ہے۔ اس مین جہازات باربرداری بحری سپاہیون اور توپچیون کو مشق و قواعد سکھانے کے جہاز اور جنگی قابلیت نہ رکھنے والے جہاز شامل نہین کیے گئے۔ بڑا مغالطہ اس امر سے ہوتا ہے کہ اعداد و شمار ایک عظیم الشان طاقت و قوت ظاہر کرتے ہین حالانکہ چھوٹے جہاز غالباً ناکارآمد ہین۔

(۱)۔ جنگی جہاز درجہ اول (یعنے جس کا وزن چھ ہزار ٹن سے اوپر ہو۔ بارہ برس سے زیادہ پرانا نہو۔ اور ۱۳ میل فی گھنٹہ سے کم رفتار نہ ہو) دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھا ۱

(۲)۔ جنگی جہاز درجہ دوم (یعنے جس کا وزن پانچ ہزار ٹن سے کم اور ۲۰ برس سے زیادہ پرانا تھا اور رفتار ۱۲ میل فی گھنٹہ سے کم نہ ہو۔) تیار — ۱

۲

(۳)۔ جہازات محافظ بنادر .. .. تیار ۷

(۴)۔ زرہ پوش کروزر قسم کا جہاز درجہ اول شق الف (یعنے جس کا وزن پانچ ہزار ٹن اور رفتار ۱۷ میل فی گھنٹہ سے کم نہ ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھا ۱

(۵)۔ ایضاً ایضاً شق ب (موصوف بصفت بالا مگر جن کے ساتھ پرانے جنگی جہاز بھی شامل کردیے گئے ہین) تیار ۹

۱۰

(٦) کروزر جہاز درجہ دوم { جو زرہ پوش نہین اور جن کا وزن دو ہزار ٹن سے کم نہو اور رفتار ۱۴ میل فی گھنٹہ سے کم نہ ہو۔ } دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھے ۔ ۲

(۷) کروزر جہاز درجہ سوم شق الف۔ (جسکی رفتار ۱۲ میل سے کم نہ ہو۔ یہ زرہ پوش نہین اور انمین تارپیڈو گنبوٹ اور دوسرے گنبوٹ بھی شامل ہین) دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھے ۸ — تیار ...... ۲۲ } ۳۰

(۸) کروزر جہاز درجہ سوم شق ب (موصوف بصفت بالا۔ مگر رفتار بارہ میل سے کم ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار تھے ۔ ۲۹

(۹) تارپیڈو کشتیان (معہ تارپیڈو غرق کرنے والے جہازات درجہ اول۔ (یعنے جو طول مین ۱۱۵ فیٹ سے کم نہ ہون۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار تھین ۔ ۱۹ — // زیر تعمیر ۔ ۱۱ } ۳۰

(۱۰) تارپیڈو کشتیان درجہ دوم ۔ (یعنے جن کی لمبائی ۱۰۰ فیٹ سے ۱۱۴ فیٹ کے درمیان ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار ۔ ۷

(۱۱) // درجہ سوم (// ۸۶ و ۱۰۰ فیٹ کے درمیان) . . . .

میزان ...... دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر ۲۲۔ دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار ۹۵۔ کل ۔ ۱۱۷

(دسمبر ۱۸۹۴ء مین یہ تعداد ۱۰۷ تھی یعنی ۱۸۹۵ء مین چھ تارپیڈو کشتیان اور چار کروزر جہاز زیادہ ہوئے)

عثمانیہ آہن پوش جہازات کی جدول[1] حسب ذیل ہے۔ اس مین پہلے بنادر کی حفاظتی جہاز۔ پھر جنگی جہاز۔ اور بعد مین زرہ پوش کروزر جہاز تاریخ تعمیر کی ترتیب سے درج کیے گئے ہین۔ توپون کے خانہ مین ہلکی او مشین (کلدار) توپین نہین درج کیگئین۔

جدول آہن پوش جہازات

۱ نمبر شمار	۲ طرز ساخت۔ اور بامریان کس موقعہ پر ہین۔	۳ نام جہاز	۴ کب سمندر مین اتارا گیا	۵ وزن[1]	۶ دبازت زرہ کی	۷ تعداد اور اقسام توپ: تعداد	۷ تعداد اور اقسام توپ: قسم توپ	۸ تارپیڈو غرق کرنے کے اوزار کتنے رکھتا ہے	۹ طاقت آبی انجنون کی	۱۰ رفتار فی گھنٹہ
۱	زرہ پوش گنبوٹ	فتح الاسلام۔ بندرگاہ کو حفاظتی جہاز ۔ ۷ عدد	۱۸۶۴ء	۳۳۴ ٹن	۳ انچ	۲۔ آرمسٹرانگ	۷ انچ قطر کی	..	۲۹۰	۸ میل

[1] یہ جدول آہن پوش جہازات مسٹر کاٹ کلٹی نے درج نہین کئے وہ کتاب واقعات روم کے بحری طاقت کے باب مین جدول مندرجہ حاشیہ مین درج کر دیئے گئے ہین۔ مترجم [1] جہاز کے وزن سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ بشمولیت اپنے ذاتی وزن کے کل کسقدر بوجھ اٹھانے کی قابلیت رکھتا ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲	زرہ پوش اگنبوٹ	معاویہ	سنہ ۱۸۶۴ء	ٹن ۳۳۰	انچ ۳	۲-آرمسٹرانگ ۷ انچ قطر کی	-	۲۹۰	۸ میل
۳	باربٹ طرز کا ہے (یعنی جنگی توپین جہاز کے درمیانی حصہ مین ہونی کی بجائے تختۂ جہاز کا اور آہنی فصیلو پر چڑھی ہوتی ہین	عزیزیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	۶۴۰۰	۵ ۱/۲	۲ (کروپ) ۱۱ انچ قطر کی ۸ (کروپ) ۵ ۳/۴ ″ ۶ (کروپ) ۳ ۱/۴ ″	۲	۳۴۴۰	۱۲
۴	ایضاً	محمودیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	۶۴۰۰	۵ ۱/۲	ایضاً ایضاً	۲	۳۴۴۰	۱۲
۵	ایضاً	عثمانیہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	ایضاً	ارخانیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	ایضاً	ایضاً	ایضاً ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	زرہ پوش اگنبوٹ	ہژبر	سنہ ۱۸۷۵ء	۴۰۰	۳	۲ کروپ ۵ ۳/۴ انچ قطر کی	-	۴۰۰	۶
۸	سنٹرل باٹری (یعنی جنگی توپین جہاز کے درمیانی حصہ مین رواں رکھی ہون)	جنگی جہاز عدد ۱ مسعودیہ (درجہ اوّل)	سنہ ۱۸۷۴ء	۸۹۹۰	۱۲	۱۲-آرمسٹرانگ ۸ ٹن وزنی ۱۰ انچ قطر کی ۳ (کروپ) ۵ ۳/۴ انچ قطر کی	-	۷۸۰۰	۱۳
۹	ایضاً	حمیدیہ (درجہ اوّل)	سنہ ۱۸۸۵ء	۶۷۰۰	۹	۱۰ (کروپ) ۱/۵ ۱۰ انچ کی ۲ (کروپ) ۳/۵ ۶ انچ کی	۲	۷۸۰۰	۱۳
۱۰	باربٹ طرز کا	عبد القادر کروزر زرہ پوش جہاز درجہ اوّل شق الف	زیر تعمیر	۸۰۰۰	۱۴	۴ (کروپ) ۱۱ انچ قطر کی ۶ (کروپ) ۵ ۳/۴ انچ کی جلد چلنی والی ہین	۱۰	۱۱۵۰۰	-
۱۱	سنٹرل باٹری طرز کا	کروزر جہاز عدد اوّل شق ب ۹ آثار شوکت	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۰۵۰	۶	۱-آرمسٹرانگ ۹ انچ قطر کی ۴ (″) ۷ انچ کی	-	۱۷۵۰	۱۱ ۳/۱۰
۱۲	ایضاً	نجم شوکت	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۰۵۰	۶	ایضاً ایضاً	-	۱۹۰۰	ایضاً

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۷	۸	۹	۱۰
۱۳	سنٹرل باٹری طرز کا	آثار توفیق	سنہ ۱۸۶۸ء	۴۶۰۰	۸	۸ کرپ	۹ ۴/۵ انچ کی	-	۳۵۶۰	۱۳ ۳/۱۰
۱۴	ٹریٹ قسم کا (یعنے جس کی توپین نمائت بیچ فصیلوپر چڑہی ہوئی ہین)	حفظ الرحمٰن	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۵۰۰	۵ ۱/۲	۲ آرمسٹرانگ " ۱ کرپ	۹ انچ کی ۷ انچ کی ۵ انچ کی	..	۲۲۰۰	۱۲
۱۵	سنٹرل باٹری	عون الٰہ	سنہ ۱۸۶۹ء	۲۳۱۰	۶	۴ آرمسٹرانگ	۹ انچ قطر کی	۱	۲۲۰۰	۱۲ ۱/۵
۱۶	ایضاً	اجلالیہ	سنہ ۱۸۷۰ء	۲۲۴۰	۶	۲ آرمسٹرانگ ۲ (") ۱ کرپ	۹ انچ کی ۷ انچ کی ۵ ۳/۴ انچ کی	-	۱۸۰۰	۱۱
۱۷	ایضاً	فتح بلند	سنہ ۱۸۷۰ء	۲۷۲۰	۹	۴ آرمسٹرانگ	۹ انچ قطر کی	۱	۳۲۰۰	۱۲
۱۸	ایضاً	معین ظفر	سنہ ۱۸۷۱ء	۲۳۳۰	۶	۴ آرمسٹرانگ ۱ کرپ	۹ انچ کی ۴ ۳/۴ انچ کی	..	۲۲۰۰	۱۲ ۱/۲
۱۹	ایضاً	مقدم خیر	سنہ ۱۸۷۲ء	۲۶۸۰	۹	ایضاً	ایضاً	..	۳۰۰۰	۱۲ ۱/۲

جہازات عزیزیہ۔ محمودیہ۔ ارخانیہ اور عثمانیہ (ہر ایک وزنی ۶۴۰۰ ٹن) جو جدول بالا مین پرانے ہونے کے باعث بطور حفاظتی جہازات درج کیے گئے ہین ایک ہی قسم کے پرانے جنگی جہاز ہین۔ اب درباین امید کہ اونکو مقامی حفاظت سی بڑہکر کام دینے کے قابل بنایا جاوے) اونکی باٹریون کے دونون طرف گراں وزن کرپ توپون کیلئے دو باربیٹ ٹرٹ" (فصیلدار برج) بنائے جارہے یا بنائے جاچکے ہین۔ آہن پوش جہاز وزنی ۷۰۰ ٹن خاص عثمانیہ سرکاری کارخانہ واقع قسطنطنیہ مین تیار ہوکر ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اتار لیا گیا مگر عام خیال ہے کہ اوسکی تمام توپین ابھی تک اوسپر نہین چڑہین۔ یہ جہاز مسعودیہ اور نامکمل زرہ پوش کروزر موسومہ عبدالقادر عثمانیہ جنگی بیڑہ کے سب سے بڑے جہاز ہین مسعودیہ ۳۳۲ فیٹ طویل اور اوس کا درمیانی عرض ۵۹ فیٹ ہے۔ وہ سنٹرل باٹری کے اصول پر انگریزی جہاز ہرقلیس کے نمونہ پر بنا ہوا ہے۔ اوسکی درمیانی منزل پر منہہ کیطرف سے بھرنے والی آرمسٹرانگ قسم کی اٹھارہ اٹھارہ ٹن وزنی بارہ توپون کی باٹری موجود ہے۔ اور اوسکی اطراف بر سطح آب پر بارہ انچ دبیز فولادی چادرین منڈھی ہوئی ہین۔ عبدالقادر ۸۰۰۰ ٹن وزنی اور

۴۰۴ فیٹ لمبا ہے۔ اور اوسکے انجن ساڑھے گیارہ ہزار گھوڑونکی طاقت کے ہون گے جس سے اوسکی رفتار بہت تیز ہوگی۔ اوسکی بڑی بڑی توپین چار گیارہ انچ قطر والی ہونگی۔

جہاز خداوندگار اور ایک اور اوسی کی طرز و جسامت کا جہاز زیر تعمیر ہے۔ اون مین سے ہر ایک کا وزن ۵۰۰۴ ٹن ہوگا۔ اور رفتار فی گھنٹہ بارہ میل ہوگی یہ کروزر قسم کے جہاز ہین۔ اور اونکی صرف ڈیک (چھتین) زرہ پوش ہونگی۔ کہا جاتا ہے کہ انہی جیسے دو اور جہاز عنقریب بننے والے ہین تین نسبتاً چھوٹے جہاز اور بھی اسی قسم کے (وزنی سولہ سولہ سو ٹن) زیر تعمیر ہین۔ ایک تیسرے درجہ کا کروزر چوب و فولاد کا بنا ہوا موسومہ بطعت ہمایون وزنی تیرہ سو ٹن اور ایک تارپیڈو پکڑنے والا جہاز موسومہ شاہین دریا جسکی رفتار فی گھنٹہ ۲۱ میل ہے سنہ ۱۸۹۲ع مین سمندر مین اتارے گئے تھے۔ جدید تارپیڈو کشتیان اور تارپیڈو پکڑنے و غرق کرنے کے جہاز مقام البنگ (واقع جرمنی) مین تیار ہو رہے ہین (انمین سے کئی ایک تیار ہوکر قسطنطنیہ پہونچ چکے ہین۔ مترجم) مگر تارپیڈوون کے بیڑہ کی قدر و منزلت مشتبہ ہے۔ گولڈن ہارن (قسطنطنیہ کا لنگرگاہ) مین تارپیڈوون کے لیئے جو اسٹیشن قایم کیا گیا ہے۔ وہ ابھی تک ناممکمل ہے۔ علم بردار جہاز آثار توفیق مین دو برسون سے انجنون کے بایلر نادارد ہین۔

بحری فوج مین بری فوج کیطرح یعنے کچھ جبریہ قاعدہ ملازمت سے اور کچھ برضی خود رنگروٹ بھرتی ہوتے ہین۔ بحری فوج مین میعاد ملازمت بارہ سال ہے۔ پانچ برس مستعد ملازمت مین تین برس اوسکے ریزرو مین اور چار برس ردیف مین۔ بحری فوجکی نام بہا د طاقت حسب ذیل ہے۔

وایس اڈمیرل (نائب امیر البحر) ۶ ریر اڈمیرل (دوسری طرحکا نائب امیر البحر جو عقب مین ہو) ۱۱ کپتان ۲۰۸۔ کمانڈر (کمانیر) ۲۸۹۔ لفٹنٹ ۸۲۲۔ انسایین (لفٹنٹ سے چھوٹا عہدہ دار علم بردار) ۷۰۸ ملاح ۳۰ ہزار بحری سپاہی تقریباً نو ہزار۔

پیداوار و صنعت و حرفت

ٹرکی مین اراضی مندرجہ ذیل چار مختلف اقسام مین منقسم ہین (۱)۔ میری یعنے اراضیات سرکاری۔ (۲) وقف یا اراضیات برائے مقاصد مذہبی و خیراتی۔ (۳) ملکانہ یعنی عطیات شاہی (۴) ملک یعنی اراضیات لاخراج۔ ٹرکی کی اراضیات کا بہت سا حصہ میری ہے۔ اور وہ براہ راست سرکار سے برائے کاشت لیجاتی ہین۔ گورنمنٹ غیر مقبوضہ یعنے خالی قطعات پر کاشت کرنے کا استحقاق بعض مقررہ رسوم لے کر عطا کر دیتی ہے مگر اراضی مذکور

اوسکا استحقاق ملکیت برابر قایم رہتا ہے۔ کیونکہ عطاء اراضی کی ایک یہ بھی شرط ہوتی ہے کہ اگر مالک (یعنی قابض) تین برس تک اوسے کاشت نہ کرے تو وہ ضبط ہوجائے گی۔ وقف کا طریقہ قایم تو ہوا تھا اس لیئے کہ مساجد مدارس کی تعمیر سے شاہی مذہب (اسلام) کی حمایت اور رعایا کی تعلیم کا انتظام کیا جاوے۔ مگر پیشترین سے یہ مدعا پس پشت ڈالدیا گیا۔ یا اوس سے پہلوتہی کردیا گیا ہے۔ اور اکثر اراضیات وقف کو سرکاری حکام نے ضبط کرلیا ہے۔

تیسری قسم یعنے ملکانہ قسم کی اراضیات وہ ہین جو پچھلے زمانہ مین سپاہیون کو فوجی خدمت کے عوض عطا ہوئی تھین۔ وہ موروثی ہین اور ادائیگی عشر سے مستثنیٰ ہین۔ چوتھی قسم (ملک) یا اراضی لاخراج کچھ بہت وسیع موجود نہین۔ قصبات کی کچھ زیر عمارت اراضی اور آبادیہائے دیہات کی متصلہ وملحقہ اراضیات جن کو دہقان وقتاً فوقتاً گورنمنٹ سے خرید لیتے ہین۔ ملک قسم کی ہین۔

قابل زراعت اراضی کا بہت تھوڑا حصہ زیر کاشت ہے۔ جس کی بڑی وجہ سڑکون اور وسایل باربرداری کی کمی ہے۔ کیونکہ ایسی صورت مین غلہ کے باہر لیجانے مین اتنا خرچ پڑتا ہے کہ کوئی فایدہ نہین ہوسکتا۔ علاوہ برین چونکہ ہر پیداوار کا عشر لے لیا جاتا ہے اس لیئے دہقان اپنی ذاتی یا بدرجہ غایت مقامی ضرورت سے زیادہ کاشت کرنے کی کوشش نہین کرتا۔ ان اسباب کے ماسوا زرعتی پیداوار کے بڑھنے مین یہ امر بھی مانع ہے کہ اگر غلہ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ مین جائے تو بھی محصول درآمد لے لیا جاتا ہے (اعلیحضرت نے یہ محصول معاف کردیا ہوا ہے۔ دیکھو وقعات روم مترجم)۔

طریقہ کاشت نہایت ہی سادہ اور وہی ہے جو صدیون سے چلا آتا ہے۔ زمین عموماً نہایت ہی زرخیز ہے۔ بڑی بڑی پیداوارین یہ ہین۔ تمباکو۔ ہر قسم کی اجناس خوردنی۔ کپاس۔ انجیر۔ اخروٹ۔ بادام۔ انگور۔ زیتون اور جملہ اقسام کے میوہ جات وپھل۔ قہوہ۔ مجیٹھ۔ افیون اور مختلف گوندین بمقدار کثیر ممالک غیر کو جاتی ہین۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یوروپ وایشیا دونون براعظمون مین سلطنت عثمانیہ کے چار کروڑ چالیس لاکھ ایکڑ زیر کاشت ہین۔ جب سے مرض فلاکسورا نے فرانس مین انگورونکی بیلون کا ستیاناس کیا ہے تب سے ٹرکی سے فرانس کو انگوری شراب بکثرت جانی شروع ہوگئی ہے۔ سال ۸۷-۱۸۸۶ء مین ۲۰۳۰۸۵۲۱ لیٹر[لہ] شراب گئی اور فی ہیکٹو لیٹر ۳۱ فرینک (۲۵ فرینک کا ایک پونڈ) قیمت وصول ہوئی۔ عثمانیہ قوانین جنگلات فرانس کی قوانین کے

لہ لیٹر ایک فرانسیسی پیمانہ ہے۔ سو لیٹر کا ایک ہیکٹو لیٹر جو ۲۶ ۱/۴ گیلن کے برابر ہوتا ہے۔ مترجم ۱۲-

مطابق ہین۔ مگر اونکی تعمیل کما حقہ نہ ہونے سے ملک کی قیمتی درخت اور لکڑی دن بدن کم ہو رہی ہے۔
محفوظ جنگلات کا رقبہ تقریباً دو کروڑ دس لاکھ ایکڑ ہے جن مین سے ۵۳ لاکھ یورپین ٹرکی مین ہین۔ ریشمی
کیڑونکی پرورش اور ریشمی پیداوار کیڑون مین وبا پھیلجانے سے بہت کم ہوگئی تھین۔ مگر اب پھر روبترقی ہر
سنہ ۱۸۹۱ء مین چار کروڑ پیاسٹر (چار لاکھ پونڈ) کے ریشمی کوئے۔ اور دس کروڑ بیس لاکھ پیاسٹر (دس لاکھ
بیس ہزار پونڈ) کا ابریشم خام ملک سے باہر گیا۔ ریشم کی پیداوار کا بہت سا حصہ باہر جاتا ہے مگر کسیقدر دیسی
ریشمی پارچات بنانیکے لیئے ملک مین بھی خرچ ہوتا ہے۔

گو ملک معدنیات سے مالامال ہے مگر قوانین کان کنی بہت سخت ہین۔ کوئلہ۔ تانبا۔ سیسہ۔ چاندی۔
لوہا۔ میگنیشیا۔ رانگ۔ طوطیا۔ گندہک۔ نمک۔ پھٹکری اور خاصکر کوئلہ بافراط موجود ہے۔ مگر انکو نکالنے کیلئے
چندان کام نہین ہوتا۔ جو دھات باہر جائے اوسپر ۱ فیصدی محصول لیاجاتا ہے۔ ملکی ضروریات خانہ داری
کے لیئے پیتل اور تانبے کے برتن دیسی محنت سے بکثرت تیار ہوتے ہین۔ کارخانجات شیشہ آلات۔ کاغذ کی
کلین اور پارچہ بافی کے کارخانے بھی جاری ہوگئے ہین۔ قالین جو سالانہ تقریباً ڈیڑہ لاکھ پونڈ کے
باہر جاتے ہین۔ دستی کرگون پر تیار ہوتے ہین اسی طرح ملکی قسم کے پارچات پوشیدنی کا حصہ کثیر ہاتھ سے بنا
جاتا ہے۔ ٹرکی مین مچھلی کی بڑی بڑی شکارگاہین موجود ہین۔ ایک ابنائے باسفرس کی شکارگاہون سے ڈہائی
لاکھ پونڈ سے زیادہ مالیت کی مچھلی پکڑی جاتی ہے۔ بحیرۂ روم کے ساحل پر نہایت عمدہ اسفنج پیدا ہوتا ہے
بحیرۂ قلزم سے سیپ اور خلیج فارس سے موتی برآمد ہوتے ہین*

تجارت

تمام اشیائے درآمد پر بحساب مالیت ۸ فیصدی محصول لیاجاتا ہے سوائے تمباکو
اور نمک کے جن کا حق فروخت فقط گورنمنٹ کو حاصل ہے۔ جو ملکی پیداوار ممالک
غیر کو جائے اوسپر ایک فیصدی محصول برآمد لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ مین لیجایا
جائے تو ۸ فیصدی محصول لیاجاتا ہے۔ اس اندرونی محصول کو کلیتاً موقوف کر دینے کا ارادہ ہے۔ اور
سنہ ۱۸۹۳ء سے گندم اور دیگر اجناس خوردنی سے ہٹایا جا چکا ہے۔ جو اشیاء مدارس۔ گرجون۔ سفارتخانون
قونصل خانون کیلئے آئین اور نیز زرعتی کلین اور سامان ریل محصول سے بری ہین۔ مندرجہ ذیل جدول سے
جو ٹرکی پرسٹ خانون کے نقشون سے تیار کیگئی ہے۔ ۱۳ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء لغایت ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۲ء و ۱۳ مارچ
سنہ ۱۸۹۲ء لغایت ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۳ء مین مختلف ممالک کے ساتھ ٹرکی کی جسقدر تجارت ہوئی اوسکی مالیت بلکو اظر معلوم

ہوجائے گی۔ مالیت سکہ پیاستر مین درج کیگئی ہے۔

ملک	درآمد سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء	درآمد سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء	برآمد سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء	برآمد سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء
	پیاستر	پیاستر	پیاستر	پیاستر
برطانیہ کلان	۱۰۲۰۱۱۲۸۹۶	۹۷۸۱۵۰۸۰۴	۹۸۶۳۰۲۳۲۱	۷۰۱۹۳۹۲۲۲
آسٹریا	۴۵۹۷۱۸۱۳۰	۵۰۹۹۱۹۶۶۴	۱۲۳۲۲۶۹۹۷	۱۵۱۱۷۹۸۸۳
فرانس	۳۰۲۱۳۷۳۷۵	۲۹۶۲۹۰۶۷۴	۴۵۰۷۰۰۲۱۶	۳۸۰۰۳۵۷۷۸
روس	۱۸۶۸۹۸۹۲۵	۱۲۸۹۳۴۷۹۱	۲۵۳۳۱۳۲۱	۳۲۱۷۶۳۲۷
اٹلی	۵۷۶۹۸۷۲۰	۵۸۰۰۵۰۱۶	۵۴۳۶۵۴۴۱	۷۸۴۴۶۵۵۹
بلگیریا	۹۴۰۱۰۴۱۸	۱۲۴۴۸۴۳۹۸	۴۰۲۶۵۶۷۰	۴۲۹۷۴۵۶۴
ایران	۶۵۳۲۱۱۵۹	۵۵۸۶۳۶۹۹	۱۵۲۵۶۴۸	۲۰۲۵۳۸۸
یونان	۴۲۲۸۵۴۴۱	۳۷۲۸۰۲۷۷	۵۴۷۷۹۴۳۸	۴۱۳۷۱۳۳۵
بلجیم	۶۴۹۷۶۴۲۳	۶۶۷۹۰۲۸۲	۳۱۱۰۶۶۶	۳۸۸۲۳۳۴
رومینیا	۴۵۹۷۸۴۳۱	۵۷۷۰۳۲۲۲	۲۹۱۱۷۸۸۶	۲۳۶۲۴۸۸۶
صوبجات متحدہ امریکہ	۳۲۴۵۳۹۲	۸۷۶۵۴۰	۲۳۲۸۱۳۳۳	۱۶۳۶۷۸۸۷
ٹیونس	۶۱۲۹۱۹۳	۶۱۷۲۷۷۶	۲۱۹۹۷۳	۷۱۷۰۷
سرویا	۷۲۵۱۸۴۳	۷۰۵۰۵۳۸	۵۱۵۱۱۰۴	۷۴۶۲۸۸۸
ہالنڈ	۱۲۱۷۲۳۱۳	۱۲۴۸۳۳۱۳	۲۳۵۹۲۲۲۱	۴۲۹۴۲۶۶۶
جرمنی	۱۸۴۳۳۹۲۷	۲۷۹۷۸۴۹۱	۱۳۹۹۶۲۱۸	۳۶۷۷۲۲۰
مصر	۶۱۷۱۴۱۶۸	۶۶۴۲۶۴۶۸	—	—
سویڈن	۶۶۶۱۴۰۲	۸۰۶۴۲۶۵	۵۵۵	۰
مانٹی نیگرو (جبل سیاہ)	۸۳۲۱۶۵	۷۹۵۵۵۴	۴۶۷۴۹۷	۲۶۸۴۸۷
جزیرہ سموس	۱۰۱۷۳۷	۷۳۱۲۳	۲۸۶۵۰۱	۲۸۱۸۷۵
ڈینمارک	۱۳۳۴۷	۳۱۶۱۰	۳۱۸۲۲۱	۶۸۲۳۳۲

نام ملک	در آمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	در آمد سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء	بر آمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	بر آمد سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء
ھسپانیہ	۵۸۳	۷۱۱۱	۴۰۶۳۳۳	۲۸۲۰۱۱۱
جاپان	-	۳۳۱۶۱۶۷	-	-
میزان	۲۴۵۵۳۹۳۹۸۸	۲۴۴۶۶۹۸۵۴۲	۱۵۳۷۰۰۵۰۲۴	۱۵۵۷۲۰۴۲۰۰

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین کل اسباب تجارتی ۲۴۵۵۳۹۳۹۸۸ پیاستر کا داخل ہوا اور ۱۵۳۷۰۰۵۰۲۴ پیاستر کا ممالک غیر کو گیا۔

سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء مین کل سلطنت کی پرسٹ خانون مین محصول درآمد و برآمد کی بابت ۱۹ کروڑ پچاس لاکھ ۸۹ ہزار ۶ سو ۷۸ پیاستر داخل ہوئے جن مین سے ۸ کروڑ ۸ لاکھ ۷۲ ہزار ۸ سو ۷۵ پیاستر محصول درآمد کی بابت تھے اور ایک کروڑ بیالیس لاکھ ۱۶ ہزار ۸ سو ۳ پیاستر محصول برآمد کی بابت تھے۔

سلطنت عثمانیہ کی تجارت درآمد مین سے ۳۹ فیصدی اور تجارت برآمد مین سے ۴۵ فیصدی برطانیہ کلان کے ساتھ ہے۔

مندرجہ بالا جدول مین جنس تمباکو کی برآمد شامل نہین سال سنہ ۱۸۸۶-۸۷ء مین ایک کروڑ ۱۶ لاکھ ۸۸ ہزار باون کیلوگرام (کیلوگرام = ۲.۲۰۴۶ پونڈ = تخمیناً ایک سیر ۶ چھٹانک) تمباکو باہر گیا سنہ ۱۸۸۷-۸۸ء مین ایک کروڑ تین لاکھ ۷۳ ہزار ۲ سو ۷۱ کیلوگرام سال سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء مین ایک کروڑ چار لاکھ ۴۵ ہزار ۴ سو ۷۲ کیلوگرام سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین ایک کروڑ دو لاکھ ۷۳ ہزار ۴ سو ۹۰ کیلوگرام اور سال سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء مین ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۲۱ کیلوگرام باہر گیا۔

سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین تجارت درآمد و برآمد کی بڑی بڑی اجناس یہ تھین۔

نام جنس	مالیت پیاستر مین (درآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء)	نام جنس	مالیت پیاستر مین (برآمد سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء)
میز پوش-چادرین وغیرہ	۲۲۷۳۵۲۱۳۵	گندم	۱۷۶۲۱۴۲۳۰
توشک لحاف وغیرہ	۱۳۵۲۹۵۸۲۴	جو	۷۱۶۶۴۷۸۷
قند	۱۲۹۹۵۰۵۲۳	پیغمبری گندم	۲۱۵۳۴۷۷۹

درآمد ۹۲-۱۸۹۱ء		برآمد ۹۲-۱۸۹۱ء	
نام جنس	مالیت پیاسترون مین	نام جنس	مالیت پیاسترون مین
سوتی پارچات و دھاگہ	۱۲۷۹۹۷۷۸۱	تل	۱۶۹۸۹۱۲۵
قہوہ	۹۷۷۲۶۷۷۸	جوار	۱۳۸۶۴۹۲۵
چاول	۸۷۷۶۴۴۸۸	مکی	۱۲۲۹۵۶۸۰
مدافولم	۶۸۳۲۲۶۹۴	اوٹ (پیغمبری جو)	۱۳۴۵۰۷۹۱
مٹی کا تیل	۶۵۷۹۹۲۹۲۰	دیگر غلے	۱۹۹۷۸۵۵۴
سوجی	۶۴۸۰۴۶۷۵	خشک انگور کشمش و منقے	۱۶۶۴۹۰۹۴۱
اونی پارچات	۶۴۲۳۲۴۱۱	ریشم	۱۰۹۱۲۰۰۱
کپڑا	۴۴۱۷۴۸۲۰	ریشم کے کوئے	۴۴۴۲۹۸۸۸
لوہا	۴۳۹۰۶۵۴۳	زیتون کا پھل	۸۴۰۵۹۱۱۱
چمڑا (دباغت شدہ)	۳۹۰۷۹۷۵	روغن زیتون	۲۳۵۴۸۰۸۴
قالین اور دریان	۳۹۰۶۳۲۴۰	انجیر تر	۴۳۳۸۴۱۳۴
کشمیرا	۳۸۳۷۲۵۸۴	خرما و کھجوریں	۲۳۷۳۲۲۴۵
گیہون	۳۸۳۶۵۴۲۲	سنگترے و چکوترے	۱۰۹۶۵۰۴۹
مکی۔جو۔پیغمبری جو۔	۲۱۸۸۳۴۵۱	دیگر پھل	۵۰۶۶۶۸۴
سوتی و اونی پارچات	۳۶۳۲۶۰۱۳	اخروٹ بادام وغیرہ	۲۵۷۱۶۶۸۶
لکڑی	۳۱۹۶۶۵۶۴	موہیر بکریوں کی پشم	۵۴۷۷۲۷۱۹
بھیڑیان اور بکریان	۲۸۶۳۵۱۴۲	ولونیا (رنگنے کا مصالحہ)	۵۲۷۹۳۶۱۲
سلے سلائے کپڑے	۲۸۳۳۲۱۲۴	قہوہ	۵۲۲۵۱۰۱۳
آہنی اسباب	۲۷۸۱۹۹۸۹	اون	۴۶۹۳۸۷۳۷
ریشمی پارچات	۲۶۹۵۸۲۹۵	کپاس	۴۱۱۲۷۴۵۸
ریشم	۲۵۵۲۲۵۲۹	کھالین بھیڑون اور بکریون کی	۳۷۱۸۵۴۱۵

درآمد ۹۲-۱۸۹۱ء		برآمد ۹۲-۱۸۹۱ء	
نام جنس	مالیت پیاسٹرون مین	نام جنس	مالیت پیاسٹرون مین
اسپرٹ (روح شراب)	۲۵۶۲۳۷۰۸	غیر مصنفی معدنیات	۳۳۰۷۳۸۸۸
ادویہ (نباتاتی)	۲۴۷۸۹۱۰۵	دالین	۲۸۷۵۰۶۵۱
بوریان اور تھیلے (ٹاٹ کی)	۲۵۰۳۶۲۱۶	قالین	۲۵۲۹۹۰۸۲
چمڑا (کچا)	۲۳۸۵۴۱۴۶	سکھلائی ہوئی مچھلی	۱۸۲۸۶۱۳۸
ٹوپیان اور کلاہ	۲۳۰۵۵۴۴۱	گھوڑے و خچرین	۱۳۹۳۴۳۳۷
کاغذ مختلف اقسام کا	۲۲۶۹۳۷۰۹	شراب انگوری	۱۳۰۷۶۳۶۱
کاغذ سگریٹ بنانے کا	۱۰۷۵۰۵۰۰	حلفی شراب	۱۲۲۶۸۶۵۳
کوئلہ پتھر کا	۲۲۲۵۵۶۵۴	مویشی	۹۴۱۱۴۹۳
مکھن	۲۲۱۰۲۶۳۵	اسپست	۹۲۲۰۳۳۳
ملاہین	۱۸۶۲۴۷۳۲	بھیڑین و بکریان	۷۸۸۶۵۱۳
دماگد	۱۸۰۹۴۶۶۹	انڈے	۷۷۶۵۷۲۲
نیم سوتی	۱۸۳۳۵۲۰۸	مرغ وغیرہ	۷۶۲۵۵۵۳
آہنی اوزار	۱۷۶۲۹۹۶۶	مکھن	۷۱۴۷۲۱۰
تانبے کی چادرین اور ٹکیان	۱۷۲۳۶۷۶۴	سنگھارے	۷۰۴۹۸۶۵
پلندے باندھنے کا کپڑا	۱۵۴۴۸۰۵۰	اسفنج	۶۸۷۲۲۲
روغن زیتون	۱۵۱۳۷۷۲۳	گوند	۵۳۱۷۷۸۹
تمباکو (ممبطی)	۱۵۱۴۸۴۰۹	چاول	۵۴۳۷۲۷۰
پنیر	۱۴۸۰۲۱۷۴	دہاتی کاک ناون اور بیبیون کیائر	۵۷۹۹۴۳۵
مویشی	۱۴۵۱۷۴۲۰	مٹر	۶۲۲۰۵۵۵
نیل	۱۴۲۲۷۴۷۹	۰	۰

گذشتہ پانچ برسون مین برطانیہ کلان اور کل سلطنت عثمانیہ واقعہ یوروپ وایشیا کے درمیان انگریزی

تجارت کی نقشون کی رو سے حسب ذیل مالیت کی تجارت ہوئی۔

	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۵ء
ٹرکی سے برطانیہ کلان مین داخل ہوا	پونڈ ۴۸۱۶۸۸۳	پونڈ ۵۴۴۲۸۸۱	پونڈ ۴۵۵۱۷۹۸	پونڈ ۴۹۷۸۷۲۱	پونڈ ۴۸۹۹۸۱۵
ٹرکی مین جو برطانیہ کلان سے گیا۔	۹۷۷۲۰۹۱	۶۵۵۳۸۷۸	۶۱۹۰۱۱۴	۵۷۶۸۷۴۶	۶۵۲۰۱۵۱

ٹرکی سے سلطنت متحدہ (انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ ویلز اور آئرلینڈ) مین بڑی بڑی اجناس حسب ذیل آئین:۔ غلہ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۱۷۱۵۰۸۵ اپونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۵۳۹۱۰۴ اپونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۳۸۱۲۴۲ اپونڈ کا

اون او ریشم سنہ ۱۸۹۲ء مین ۱۰۲۰۸۳۰ اپونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۳۴۰۰۹۶۶ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۴۱۳۹۲۸ پونڈ کی۔

ولونیا (رنگنے کا مصالحہ) سنہ ۱۸۹۲ء مین ۴۰۴۹۳۴۴ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۳۹۴۸۷۹ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۹۱۰۸۰ پونڈ کا۔

افیون سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۰۰۵۵۶ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۱۹۸۲۲۲ پونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۱۲۴۳۶۰ اپونڈ کی۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۷۹۶۳ اپونڈ کی۔

پھل (جس مین زیادہ تر انجیرین اور کشمش و منقے ہوتے ہین) سنہ ۱۸۹۲ء مین ۷۳۹۰۸۶ پونڈ کے۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۶۹۳۶۸۴۱ پونڈ کے۔ اور سنہ ۱۸۹۴ء مین ۸۴۳۲۰۴۸ پونڈ کے۔

برطانیہ کلان سے زیادہ تر کل کا بُنا ہوا کپڑا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین سوتی پارچات ۴۰۹۱۳۲۳۲ پونڈ کے۔ جرابین موزے وغیرہ ۸۰۹۳۱۲ پونڈ کے۔ اونی کپڑے ۴۲۸۵۳۷ پونڈ کے۔ لوہا (گھڑا اور ان گھڑا) ۹۱۷۴۵ پونڈ کا۔ تانبا (گھڑا اور ان گھڑا) ۴۸۱۹۵ پونڈ کا۔ پتھر کا کوئلہ ۲۲۰۵۶۵ پونڈ کا۔ اور شیرینی (کلبین) ۶۶۲۴۵ پونڈ کی گئین۔

ایشیائی ٹرکی کے بندرگاہ طرابزون مین جو بحیرۂ اسود پر واقع ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۵۲۴۸۹۰ پونڈ کا مال داخل ہوا جس مین سے ۹۳۰۵۴۹ پونڈ کا ایران کو گیا۔ ۶۰۰۲۰۰ پونڈ کا مال اس بندرگاہ سے باہر گیا۔

جس مین سے ۴۰۴۶۳۱۲ پونڈ کا ایران سے آیا۔

۱۸۹۴ء مین مقامات مندرجہ ذیل مین وآمد و برآمد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

حلب مین ۱۸۲۸۶۶۷ پونڈ کا مال آیا۔ اور ۳۹۵۱۵۹ پونڈ کا وہان سے گیا۔ جافہ ۳۳۲۳۳۷۲ پونڈ کا آیا۔ اور ۲۸۵۶۰۴ کا گیا۔ بصرہ ۷۹۹۵۵۱ پونڈ کا آیا اور ۲۹۱۵۶۷۱ پونڈ کا گیا۔ دمشق ۳۴۹۰۶۱ پونڈ کا آیا۔ اور ۱۵۰۰۷۳ پونڈ کا گیا۔ جدہ ۱۹۰۰۰۷۷ پونڈ کا آیا۔ اور ۴۷۵۷۰ پونڈ کا گیا۔ ٹریپولی (طرابلس الغرب) ۱۵۰۰۷۳ پونڈ کا آیا اور ۳۹۲۹۹۰ پونڈ کا گیا۔

تجارتی جہازات اور جہازرانی

لائیڈ ایجنسی کے رجسٹر کے مطابق ۱۸۹۴ء[1] مین سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ مین ۹۸ دخانی جہاز (جن مین سے ہر ایک کا وزن سو ٹن یا سو ٹن سے متجاوز ہے) وزنی ۸۵۳۱۷ ٹن اور ۹۰۰ بادبانی جہاز وزنی ۱۹۴۹۹۲ ٹن تھے

مارچ ۱۸۹۴ء سے فروری ۱۸۹۵ء تک ٹرکی کے کل بندرگاہون مین ۱۹۲۲۶۹ جہاز وزنی ۴۹۱۸۵۱۳ ٹن کے آئے اور گئے۔ خاص قسطنطنیہ مین ۱۸۹۴ء مین ۸۸۵۷۲ جہاز ۱۳۵۵۹۲۰ ٹن وزن کے داخل اور وہان سے روانہ ہوئے۔ انمین سے ۱۴۴۷۰ جہاز وزنی ۱۳۳۸۳۲۳۹ ٹن بیرونی تجارت اور باقیماندہ ساحلی تجارت مین مصروف رہے۔ بیرونی تجارت کرنے والون مین سے ۹۸۲۴ جہاز وزنی ۶۸۷۰۱ ٹن بادبانی تھے۔ ۵۶۶۸ وزنی ۹۳۸۸۷۰ ٹن دخانی تھے۔ اور ۲۵۷۱ جہاز وزنی ۴۷۳۰۹۸ ٹن ایسی کمپنیون کے تھے جنھون نے باقاعدہ طور پر قسطنطنیہ سے سلسلہ آمد و رفت قایم کیا ہوا ہے۔ انگریزی جہاز تعداد مین ۱۶۲۵۱ وزنی ۱۰۵۱۴۰۶۸ ٹن تھے۔

۱۸۹۴ء مین ۳۹۳۲ جہاز وزنی ۱۷۹۸۶۵ ٹن (جن مین سے ۸۷۲ جہاز وزنی ۴۱۴۳۲۴ ٹن انگریزی تھے) سمرنا کے بندرگاہ مین داخل ہوئے اور ۳۱۰۳ جہاز وزنی ۷۵۳۹۵ ٹن (جن مین سے ۱۰۵ جہاز وزنی ۱۹۲۶۰ ٹن انگریزی تھے) بیروت کی بندرگاہ مین داخل ہوئے۔ جو جہاز اس بندرگاہ مین داخل ہوئے انمین سے ۲۳۴۲ جہاز وزنی ۳۵۲۴۰۴ ٹن عثمانیہ تھے۔

---

[1] ۱۸۹۵ء مین اس بیڑہ مین ہر دو قسم کے جہازات کی جو تعداد تھی وہ بعنوان واقعات روم مین درج کر دیگئی ہے۔ مولف۔

سلسلہ خطوط و کتابت و وسائل آمد و رفت اندرون ملک مین

۱۸۸۸ء کے موسم بہار سے ٹرکی اور باقیماندہ یوروپ کے درمیان براہ راست ریلوے لائین کے ذریعہ سے آمد و رفت کا سلسلہ قایم ہوگیا ہے۔ یوروپ کیطرف جانے والی بڑی بڑی لائینین قسطنطنیہ اور سالونیکا سے شروع ہوتی ہین۔ آخر الذکر بندرگاہ کا راستہ انگلستان سے مصر جانیکے لیئے اب سب سے قریب ترین ہے۔

سلطنت عثمانیہ واقع یوروپ و ایشیا مین ۱۳ اگست ۱۸۹۵ء تک جو لائینین جاری ہو چکی تھین اونکے نام حسب ذیل ہین:-

نام لائین	کتنے میل جاری ہے	×	نام لائین	کتنے میل جاری ہے
۱ قسطنطنیہ۔ ایڈریانوپل مصطفیٰ پاشا۔	۲۲۲	×	۲ سالونیکا۔ سکب متروویزا۔	۲۲۷
۳ وادی آغاج۔ ایڈریانوپل۔	۹۳	×	۴ سکب۔ زبنفچہ۔	۵۳
۵ سالونیکا۔ وادی آغاج (معہ شاخون کے)	۲۰۸	×	۶ سالونیکا۔ مناسطر۔	۱۳۶
۷ سمرنا۔ وینار (معہ شاخون کے)۔	۳۲۴	×	۸ سمرنا۔ الاشہر (معہ شاخون کے)۔	۱۶۵
۹ موداتہ۔ بروصہ۔	۲۶	×	۱۰ مرسینا۔ اودنا۔	۴۰
۱۱ جافہ۔ یروشلیم۔	۵۴	×	۱۲ حیدر پاشا۔ انگورا۔	۳۶۰
۱۳ بیروت۔ دمشق۔ حوران۔	۱۳۲	×	۱۴ عسکی شہر۔ قونیہ۔	۱۰۸
میزان کل ..	..	..	..	۲۱۴۸ میل

سالونیکا سے وادی آغاج تک ۲۸۰ میل لمبی ریلوے لائین تیار ہوگی جو قسطنطنیہ اور وائنا کی درمیانی بڑی لائین کو بمقام کلیلی برغاس جا ملیگی۔

کل سلطنت مین ۲۴۲ آرکی ڈاک خانجات ہین۔ سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء مین ڈاک خانون نے اندرون ملک مین ۹۴۵۱۰۰۰ لفافے اور پوسٹ کارڈ اور ۵۴۰۰۰۰ نمونے اور مطبوعہ کاغذ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے۔ اور ۳۷۱۵۰۰ لفافے و پوسٹ کارڈ اور ۷۳۲۰۰۰ نمونے و مطبوعہ کاغذ ممالک غیر کو بھیجے یا وہان سے آئے ہوؤن کو تقسیم کیا۔

ٹرکی مین سلسلہ تار برقی کا طول تقریباً ۲۳۰۴۸ میل اور اوسکی تارونکی لمبائی ۳۱۰۹۸ میل ہے

ایشیائی اور یوروپین ٹرکی مین ۷۰ تار گھر ہین۔ سالانہ آمدنی پانچ کروڑ ۱۶ لاکھ پندرہ ہزار ۵ سو ۹۶ پیاسٹر اور تنخواہون پر ایک کروڑ ۶۷ لاکھ ۹۹ ہزار ۳۴ پیاسٹر خرچ ہوتا ہے۔

ٹرکی کے سکے۔ اوزان و پیمائنجات

۳۱ جولائی ۱۸۹۵ء کو امپیریل عثمانیہ بنک کی مالی حالت حسب ذیل تھی:-

ترکی پونڈ	بنک کی ذمہ داریان یعنی رقوم ادائی	ترکی پونڈ	رقوم یا جائداد گرفتنی و جمع
۱۱۰۰۰۰۰	سرمایہ وصول شدہ	۵۵۰۰۰۰	سرمایہ غیر وصول شدہ
۱۰۸۵۳۲۷	بنک کے جاری کردہ نوٹ	۳۴۹۵۲۲۸	نقدی اور بل (ہنڈویات)
۳۲۶۶۲۳۰	بل قابل ادا ہے گی۔	۹۷۰۴۴	سرکاری فنڈ۔
۱۰۷۱۲۴۱۰	مختلف چلتی حساب	۳۷۱۴۵۱۸	ضمانتیں اور کفالتیں۔
۱۴۸۰۷۵۷	مقررہ میعادون پر جمع شدہ رقم	۱۵۹۳۳۵۲	سرکاری خزانہ کا چلتا حساب
۵۷۸۶۴۴	محفوظ سرمایہ بروئے قانون	۹۹۷۴۱۲۱	دیگر مختلف چلتی حساب
۷۲۵۷۰	منافع حصہ داران قابل الادا	۱۴۲۱۷۷۸	قرضے۔
۵۰۲۳۴۶	مختلف۔	۱۳۱۳۱۳	املاک
-	-	۸۹۸۷۰	متفرقات
۲۸۵۹۹۲۸۴	میزان	۲۸۵۹۹۲۸۴	میزان

عثمانی سکے

ترکی لیرہ یعنے طلائی مجیدی = ۱۸ شلنگ۔ $\frac{3}{25}$ ۰ پنس کے

مجیدی یا ۲۰ پیاسٹر کا سکہ (نقرئی) = - - $\frac{4}{25}$ ۲ پنس کے

[illegible] (پانچ پیاسٹر ۵۰) = - - - $\frac{3}{5}$ ۲ پنس کے

پیاسٹر (ایک لیرہ کے) -

بڑے بڑے حساب اور سرکاری موازنے ۵-۵ سو مجیدی پیاسٹر کی تھیلیون یعنے ۵-۵ ترکی لیرون مین تیار کیے جاتے ہین۔ ایک ترکی تھیلی انگریزی سکہ کے ساڑھے چار پونڈون کے برابر ہوتی ہے۔ طلائی لیرہ

وزن مین ۷ ۲۲/۱۲۵ گرام اور ۹۱۶/۱۰۰۰ حصہ یعنے ۶ ۷۳۲/۱۰۰۰ گرام اوس مین خالص سونا ہوتا ہے۔ چاندی کے ۲۰ پیاستر والے سکّے کا وزن ۲۴ ۱/۴ گرام ہوتا ہے۔ اور اوس مین ۹ ۹۶۵/۱۰۰۰ گرام خالص چاندی اور باقی آمیزش ہوتی ہے۔ کھوٹی چاندی کے سکّے بھی بمقدار کثیر رائج ہین مگر یہ بتدریج خزانہ مین لیے جا کر گلائے جا رہے ہین۔ ۱۸۷۶ء اور ۱۸۸۱ء کے درمیان ساٹھ کروڑ پیاستر کی مالیت کے کرنسی نوٹ جاری کیے گئے جن کا نام قایمہ تھا۔ مگر کساد نرخ کے باعث گورنمنٹ نے اون کو خزانہ مین لینے سے انکار کر دیا۔ اور آخر مین اونکی قیمت صرف برائے نام رہ گئی۔ اور باہمی لین دین مین انکا چلن موقوف ہو گیا۔ تانبے کے سکّے بھی کساد نرخ کے باعث ایکطرح سے چلنے بند ہو گئے۔ اور گورنمنٹ نے کاغذی (کرنسی نوٹ) اور تانبے کے سکونکی قیمت مفروضی مالیت سے نصف کر دی۔ اوّل الذکر نوٹ ۱۸۸۹ء مین کلھم خزانہ مین واپس لیے جا کر تلف کر دیئے گئے۔ چاندی ضروریات تجارت سے وافر موجود ہے اور بالعموم ۸ فیصدی گھٹوتی پر بکتی ہے۔ اس کمی کی ایک یہ بھی بڑی وجہ ہے کہ تجارت کا موازنہ ٹرکی کے برخلاف ہے۔ تجارت درآمد برآمد تجارت سے زیادہ اور برآمد اوس سے کم ہے۔ اور تجارت درآمد کے فاضلہ حصہ کی قیمت سونے کے سکہ مین ادا کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ برین بیرونی قرضہ کے سود اور جزو ادائیگی اور نیز جنگی سامان کی قیمت کی بابت ہر سال سونے کی کثیر مقدار ملک سے باہر جاتی ہین*

پُرانے وزن اور پیمانے۔

اوقیہ (وزن کرنے کا بانٹ) = چارسو ڈرام (درہم) = ۲ ۲۹/۱۰۰۰ پونڈ

الم (سیال اشیا ناپنے کا پیمانہ۔ = ۱۵/۱۰۰۰ ۱ گیلن امپیریل۔

کیلہ (غلہ ناپنے کا پیمانہ) = ۹۱۲/۱۰۰۰ بوشل (بوشل = ۶۰ پونڈ = ۳/۴ من)

قنطر یا قنطال = ۴۴۔ اوقیہ = ۱۲۵ پونڈ۔

۹ ۱۱/۲۵ ۳۹۔ اوقیہ .. = ایک ہنڈرڈ ویٹ (ہنڈرڈ ویٹ ۱ ۱/۵ من)

چقی = ۸۰۔ اوقیہ .... = ۱۱۵ ۹/۱۰ پونڈ

قاع = ۲۰۔ اوقیہ ... = ۱۹/۲۵ امپیریل کوارٹر (۸ بشل = ایک کوارٹر)

۱۱۶ کیلہ — .. = ۱۰۰۔ امپیریل کوارٹر (۴ کوارٹر = ایک ہنڈرڈ ویٹ)

اندازہ۔ (کپڑے ناپنے کا پیمانہ)۔ = ۲۷ انچ

عرشین (زمین ناپنے کا پیمانہ)۔ = ۳۰ انچ

دونیم۔ (ایضاً) = ۴۰ مربع قدم

کیلہ غلّہ ناپنے کا عام مروج پیمانہ ہے۔ اس سے چھوٹے پیمانے بجائے پیمانہ ہونے کے زیادہ تر بندھے ہوئے اوزان ہین۔ ایک سو چالیس کیلہ ۱۲۵ء ۱۲۔ انگریزی امپیریل کوارٹر یا ۱۰۶۶ء ۳۵ ہیکٹو لیٹر کے برابر ہوتے ہین۔

مارچ ۱۸۸۲ء سے ترکی پیمانے اور بٹے میٹرک سسٹم (یعنے فرانسیسی پیمانون وغیرہ) کے مساوی کر دیئے گئے ہین مگر اون کے نام وہی پرانے رہنے سے بڑی دھاندلی مچتی ہے۔ اور ابھی تک نئے قاعدہ کا بالعموم رواج بھی نہین ہوا۔ اوقیہ کو کلوگرام کے برابر بنایا گیا ہے۔ تیمن کو دس کیلوگرام کے برابر۔ قنطر = ۱۰۰ کیلوگرام۔ چقی = ۱۰۰۰ کیلوگرام۔ شنق = ڈیکا (۱۰) لیٹر۔ کیلہ = ہکیٹا (۱۰۰) لیٹر (یعنے ۲¾ بشل انگریزی کے)۔ اولق = ایر کے۔ جریل = ہکیٹیر یعنے سو ٹیر کے جو انگریزی ۲½ ایکڑ کے برابر ہے)۔ عرشین = میٹر کے۔ نل = کیلومیٹر (۱۰۰۰ میٹر) کے۔ فرسنگ = ۱۰ کیلومیٹر کے۔ ۱۸۸۹ء مین اجناس خوردنی کیلئے میٹرک سسٹم کے اوزان و بٹے لازمی کر دیئے گئے اور ۱۸۹۲ء مین ہر ایک چیز کے وزن کیلئے اون کو لازمی کر دیا گیا لیکن اس حکم کی ابھی تعمیل نہین کرائی گئی +

ریاستہائے باجگذار

اول بلگیریا حکمران شہزادہ۔ فرڈیننڈ ڈیوک آف سکسنی۔ پرنس آگسٹس مرحوم ڈیوک آف سکسنی اور شہزادی کلنٹائن آف بوربون آرلینز (دختر لوئیس فلپ مرحوم شاہ فرانس) کا سب سے چھوٹا بیٹا۔ ۲۶ فروری ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا۔ بلگیریا کی نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) نے ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو اوسے باتفاق رائے بلگیریا کا شہزادہ منتخب کیا۔ اور اوسنے شہزادہ الیگزینڈر کے بعد جسنے ۷ ستمبر ۱۸۸۶ء کو تخت چھوڑ دیا تھا ۱۴۔ اگست ۱۸۸۷ء کو عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لی۔ پرنس فرڈیننڈ (پاشا) کا انتخاب[1] دول یوروپ اور باب عالی نے اب تک منظور نہین کیا۔ ۲۰ جنوری ۱۸۹۳ء کو

[1] فروری ۱۸۹۶ء مین باب عالی اور دول عظام نے اس انتخاب کو منظور کر لیا۔ زیادہ تشریح کیلئے دیکھو واقعات ۱۸۹۶ء کا حاشیہ متعلق

پرنس الیگزنڈر صوبہ مشرقی رومیلیا کا بھی گورنر مقرر کیا گیا۔ جو صوبہ بہ طرح بلگیریا کے ساتھ ملحق ہو گیا تاہم دول نے اس الحاق کو ہنوز تسلیم نہین کیا۔

بتاریخ ۲۰-اپریل ۱۸۹۳ء فرڈیننڈ (پاشاہ) نے پارما کے ڈیوک رابرٹ کی بڑی لڑکی میری لوئیسا سے جو ۱۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوئی شادی کی۔ اولاد حسب ذیل ہے:- (۱) شہزادہ بورس ۳۰ جنوری ۱۸۹۴ء کو متولد ہوا۔ (۲) شہزادہ سیرل ۱۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوا۔

۱۸۷۹ء کی کانسٹی ٹیوشن (آئین) کے رو سے یہ قرار دیا گیا کہ "پرنس کو لازمی طور پر بالاستقلال ریاست مین رہایش پذیر ہونا پڑے گا" عدم موجودگی کیصورت مین وہ اپنا ایک قایممقام (ریجینٹ) مقرر کرے گا جس کے اختیارات اور فرایض کی تشریح ایک خاص قانون کے ذریعہ کی جاویگی خطاب شہزادگی موروثی ہے۔ کانسٹی ٹیوشن کی ۱۸۸۳ء والی ترمیمات سے بشرط ضرورت نیابتی (قایممقامی۔ نیابت) کے قیام۔ انتظام اور اوس کے اختیارات وغیرہ کی توضیح کیگئی۔ اور ۱۸۹۳ء مین گرینڈ سوبرانجی (مجلس قومی) نے مزید ترمیم کرکے حکمران شہزادہ اور اوس کے ولی عہد کے لیے "رایل ہائی نس" کا خطاب منظور کیا۔ شہزادہ بدستور رومن کیتھولک مذہب کا پابند ہے۔ مگر اوس کا وارث ۱۴ فروری ۱۸۹۶ء کو آرتھوڈاکس گریک چرچ (ٹھیٹھ کلیسائی یونانی) مین داخل کیا گیا۔

آئین و حکومت

عہدنامہ برلن نے جسپر ۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء کو دستخط ہوئے۔ ریاست بلگیریا کو قایم کیا۔ بروئے دفعہ اول حکم دیا گیا کہ "بلگیریا کو ہز امپیریل مجسٹی سلطان المعظم کے ماتحت خود حکومت کرنے والی باجگذار ریاست بنایا جاوے۔ اوسکی حکومت مسیحی ہوگی اور اپنا قومی ملیشیا (ملکی فوج) رکھے گی"۔

دفعہ سوم کا حکم یہ ہے "بلگیریا کے شہزادہ کو ریاست کی آبادی آزادی کیساتھ منتخب کرے گی۔ اور باجازت دول باب عالی اوسکو منظور کرے گا۔ یوروپ کی دول عظام کے حکمران خاندانوں کا کوئی فرد بلگیریا کا شہزادہ منتخب نہین ہوسکے گا۔ عہدہ شہزادگی کے خالی ہونے پر نیا شہزادہ اونہی شرایط اور اونہی قواعد کی پابندی کیساتھ منتخب کیا جاوے گا"۔ ۱۳ جنوری ۱۸۸۶ء کو بلگیریا اور مشرقی رومیلیا ایک ہی گورنمنٹ کی ماتحت کردیئے گئے۔

صوبہ مشرقی رومیلیا جو بلگیریا کے ساتھ ملحق ہونے کی تاریخ سے جنوبی بلگیریا بھی کہلاتا ہے۔ بروئے

عہدنامہ برلن قائم کیا گیا تھا۔ اور اوس کو انتظامی خودمختاری عطا کر کے سلطان المعظم کے براہ راست
پولیٹیکل (ملکی) اور جنگی اقتدار مین رہنے دیا گیا تھا۔

دفعہ ۷ اسکے الفاظ یہ مین "مشرقی رومیلیا کے گورنر جنرل کو منظوری دول ۵ برس کی میعاد کے لیے
باب عالی نامزد کیا کرے گا"۔ ۱۸ ستمبر ۱۸۸۵ء کو بغاوت ہو کر موجودہ حکومت موقوف کر دیگئی۔ گورنر کو معزول
کر کے صوبہ سے نکال دیا گیا۔ اور صوبہ مشرقی رومیلیا کے بلگیریا کے ساتھ ملحق ہو جانے کا اعلان دے دیا گیا
اسپر ۱۸۸۵ء کے آخری مہینون مین عہدنامہ برلن پر دستخط کرنے والی سلطنتون کے تمام مقامون کی ایک
کانفرنس قسطنطنیہ مین منعقد ہوئی۔ اور سلطان المعظم نے بروے فرمان شہنشاہی موخہ ۶ اپریل ۱۸۸۶ء
صوبہ کی حالت مین مندرجہ ذیل تغیرون کو منظور فرمایا۔

(۱) مشرقی رومیلیا کی حکومت شہزادہ بلگیریا کی تحویل مین کر دیجائے (۲) قرجالی اور ریحیس (رہودوپ)
کے اضلاع جن مین مسلمانون کی آبادی زیادہ ہے باب عالی کو واپس دیدیے جاوین۔ (۳) ہر دو صوبون کی بنیادی
قانون کو مقامی ضرورتون اور تقاضاے وقت کے مطابق ترمیم کرنے کی غرض سے پرتالنے کیلئے ایک
کمیشن مقرر کیجائے۔ (۴) وہ کمیشن ساتھ ہی عثمانیہ خزانہ کے اغراض و منافع پر بھی غور کرے یعنی کہ باب عالی
کو ہر دو صوبون سے کسقدر رقم بطور خراج اور کسقدر رقم قومی قرضہ کے حصہ رسدی کی بابت وصول ہو (۵) عہدنامہ
برلن کی باقی شرائط قایم رہین

شرائط و احکام مندرجہ بالا کے مطابق ایک ترکی بلغاری کمیشن نے صوفیا مین اجلاس منعقد کر کے بنیادی
قانون کی ترمیم اور خاصکر محاصل و درآمد و برآمد و خراج کے مسائل کا تصفیہ کرنا شروع کیا۔ مگر اس کمیشن کی
کارروائی کا اون وقعات نے جن نے ۲۰ اگست ۱۸۸۶ء کی رات کو پرنس الیگزنڈر کو تخت سے معزول کر دیا
اچانک خاتمہ کر دیا۔

یہ صوبہ اوس وقت سے سب طرح سے بلگیریا کا جزو اور صوفیا کی حکومت کے ماتحت ہے فلپ پولی (سابق
دارالخلافہ مشرقی رومیلیا) اب فقط ایک ضلع کا صدر مقام ہے۔ اور دونون صوبون کا دارالریاست صوفیا
ہی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

۱۸۷۹ء کی کانسٹی ٹیوشن اور ۱۸۹۳ء مین جو اوسکی ترمیم ہوئی اوس کی رو سے وضع قوانین کا اختیار
ایک ہی چیمبر (سبنت) کو جو بلگیریا کی نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) کہلاتا ہے۔ تفویض کیگئی۔ تمام بالغ مردون کو

اوس کے ممبرون کے انتخاب مین رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ اور آبادی کے ہر بیس ہزار آدمیون کے پیچھے ایک ممبر منتخب ہوتا ہے۔ جو ممبر اوس شہر مین رہائش رکھتے ہون جہان اسمبلی اجلاس کرتی ہے اونکو بدوران اجلاس پندرہ فرینک (بارہ شلنگ) یومیہ کے حساب سے اور دوسرے ممبرون کو ۲۰ فرینک (۱۶ شلنگ) یومیہ او رسفر خرچ ملتا ہے۔ اسمبلی کی میعاد پانچ برس ہے مگر شہزادہ جس وقت چاہے اوس کو توڑ سکتا ہے اور اس صورت مین نیا انتخاب چار مہینون کے اندر ہو جانا لازمی ہے۔ اسمبلی نے ایک دوسرا چیمبر (سینیٹ) قائم کرنے کی تجویز کو ۱۸۹۳ء مین منظور کیا۔

عاملانہ اختیار زیر فرمان شہزادہ مندرجہ ذیل آٹھ وزراء کی کونسل کو حاصل ہے۔

(۱) وزیر صیغہ خارجیہ و عبادت عامہ

(۲)۔ وزیر صیغہ اندرونی۔

(۳) وزیر تعلیم عام

(۴)۔ وزیر مال۔

(۵)۔ وزیر صحت عامہ

(۶)۔ وزیر جنگ۔

(۷)۔ وزیر تجارت و زراعت

(۸)۔ وزیر تعمیرات عامہ

رقبہ و آبادی بلگیریا خاص کی ریاست کا رقبہ اندازاً ۲۴۳۹۰ انگریزی مربع میل اور جنوبی بلگیریا (یعنی مشرقی رومیلیا) کا ۱۳۵۰۰ مربع میل ہے۔ یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو جو مردم شماری کیگئی اوس مین کل ریاست کی آبادی ۳۳۰۹۸۱۶ متحقق ہوئی جن مین سے ۹۹۲۳۸۶ مشرقی رومیلیا کی آبادی تھی۔ بلگیریا کی از سر نو ترتیب ہو کر اوس کو ۲۲ ضلعون مین تقسیم کیا گیا ہے جن مین ۶ حصے مشرقی رومیلیا کے ہین ۱۸۹۳ء کی کل آبادی مین سے ۲۵۰۴۳۳۶ کس بلغر ۵۶۵۷۲۸ ترک ۵۸۰۱۸ یونانی ۵۲۱۳۲ جپسی ۲۸۳۰۷ یہودی ۶۲۶۲۰ جرمنی اور ۱۳۷۹ روسی تھے۔ مذہب وار تفصیل یہ تھی:-

۲۶۰۵۹۰۵ کس آرتھوڈاکس گریک چرچ جو سرکاری مذہب ہے۔ ۶۴۳۲۴۲ مسلمان۔ ۲۲۶۱۷ رومن کیتھولک

ریاست کا موجودہ صدر مقام صوفیہ ہے۔ اوسکی آبادی ۴۷ ہزار ہے۔

دوسرے بڑے بڑے شہر یہ ہین۔ فلپ پولی (رومیلیا کا صدر مقام) آبادی ۳۶۰۳۳ - وارنا آبادی ۲۸۱۷۴۔ شوملا ۲۳۵۱۷ - رسچک ۲۸۱۲۱ - سلیونو ۲۰۳۳۱ - ستارا ذاگورا - ۲۰۰۳۹ - تاتار بازار جیک ۱۵۶۵۹ سسٹووا - ۱۲۴۸۲ - پلیونا ۱۴۳۰۷ - سلسٹریا ۱۱۴۱۴ - ٹرنووا (بلگیریا کا قدیم صدر مقام) ۱۱۳۱۴ - وڈین ۱۴۷۷۲ -

آبادی کا حصہ کثیر زراعت اور اپنے ریوڑون اور گلونکی پیداوار پر گذر کرتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۳۱۶۴۴ شادیان ہوئین ۱۴۱۳۲۰ پیدا اور ۹۲۱۰۰ فوت ہوئے یعنی پیدایش بہ نسبت اموات ۴۹۲۲۰ زیادہ رہی +

تعلیم سنہ ۱۸۹۰ء مین بلگیریا مین ۳۸۱۴ ابتدائی مکاتب تھے جن مین ۱۲۹۷۷۷ لڑکے اور ۴۲۲۰۶ لڑکیان زیر تعلیم تھین سکول جانے کی عمر کے لڑکونکی تعداد ۲۷۵۷۵۹ - اور لڑکیون کی ۲۶۸۹۱۱ ہے تعلیم کے سررشتہ کو سرکاری خزانہ سے ۲۰ لاکھ لیو (لیو = فرانک = ۹ شلنگ کے) کی امداد سالانہ ملتی ہے۔ تعلیم مفت ملتی ہے اور بظاہر چار برس کی میعاد کیلئے کل پر لازمی ہے۔ آبادی کا تقریباً ۱۰ فیصدی حصہ لکھ یا پڑھ نہین سکتا۔

صوفیا مین یونیورسٹی ہے۔ اور بڑے بڑے شہرون مین اعلے مدارس کے ساتھ ورزش گاہین بھی ہین جن مین سے چار لڑکیون کیلئے ہین۔ کئی ادنے درجہ کے درمیانی مدارس بھی ہین۔ صوفیا مین ایک پبلک لائبریری (کتب خانہ عام بھی ہے)۔ جہان کوئی فیس نہین لیجاتی۔

مالی حالت سنہ ۱۸۹۵ء کے بجٹ کی تخمینے یہ تھے۔ آمدنی ۸۹۰۴۹۴۲۲۵ لیو خرچ ۸۹۸۳۰۹۶۹ لیو۔ آمدنی کی بڑی مدات یہ تھین۔ محاصل بالواسطہ (یعنے محصول آبکاری۔ چنگی۔ اسٹامپ وغیرہ یعنی ایسے محصول جن کا بوجہ رعایا پر براہ راست نہ پڑتا ہو) ۳۵۰۳۲۰۰۰ لیو۔ محاصل بلاواسطہ (مالگذاری اور اسی قسم کے دیگر ٹیکس و محصول جنکا بوجہ رعایا پر براہ راست پڑتا ہو) ۳۵۴۷۱۰۰۰ لیو۔ خرچ کی بڑی مدین یہ تھین۔ محکمہ قرضہ قومی ۱۹۲۲۰۲۷۲ لیو۔ محکمہ مال وخزانہ ۵۲۶۰۲۵۵ لیو۔ محکمہ وزیر اندرونی ۷۹۶۰۲۰۰۸۔ تعلیم عامہ ۹۳۴۹۸۴۴۔ صیغہ جنگ ۲۲۴۴۷۰۰۸ لیو۔ قرضہ قومی ایک کروڑ لیو ہے اور اس کے علاوہ دیگر قرضے یہ ہین۔

چار کروڑ ساٹھ لاکھ لیو جو وارنا - رسچک ریلوے کو خرید کرنے کیلئے سنہ ۱۸۸۸ء مین لیا گیا۔ تین کروڑ لیو کا قرضہ جو ۱۸۸۹ء مین لیا گیا۔ اور چودہ کروڑ ۲۰ لاکھ لیو کا قرضہ جو ۱۸۹۲ء مین جاری کیا گیا۔ مگر اسمین سے ابھی تک صرف سات کروڑ بیس لاکھ لیو حاصل ہوئے ہین۔

سالانہ خراج اور ترکی قومی قرضہ کے اوس حصّہ رسدی کے متعلق جو بلگیریا کو ادا کرنا چاہیے۔ عہدنامہ
برلن مین یہ قرار دیا گیا تھا کہ دستخط کنندہ سلطنتین دونون رقمونکی مقدار باہمی قرارداد سے معین کرینگی
مگر اب تک کوئی رقم معین نہین کیگئی ؎

حفاظت

بلگیریا کی شمالی سرحد پر دریاے ڈنیوب ہر۔ جو سواے مشرق یعنے صوبہ ڈوبرڈشا کی سرحد کے بلگیریا کو رومینیا سے جدا کرتا ہے۔ اس سرحد پر وڈین۔ رسچک اور سلسٹریا تین مشہور جنگی قلعے ہین۔ وارنا کا قلعہ بحیرہ اسود پر ہے۔ اور قلعہ شوملا بجانب غرب اندرون ملک ہین۔ بلگیریا کے غرب وجنوب مین ٹرکی خاص واقعہ ہے۔

فوجی خدمت لازمی ہے۔ ۱۸۸۵ء کی بغاوت فلپ پولی کے وقت سے مشرقی رومیلیا کی فوجین بھی بلگیریا کی فوجمین شامل ہوگئی ہین سو وقت کل فوجی طاقت حسب ذیل ہے:۔

۲۴ رجمنٹین فوج پیدل کی۔ ہر رجمنٹ تین پلٹنونکی۔ دو پلٹن صف آرا اور ایک پلٹن ڈیپو (ذخیرہ کا کام دینے والی)۔ ۴ رجمنٹین فوج سوار کی شہزادہ کا ذاتی باڈی گارڈ سوارون کا۔ ۶ رجمنٹین توپخانہ کی۔ ہر رجمنٹ مین چار میدانی باتریان۔ اور ہر باتری مین بوقت صلح چار توپین۔ اور ایک سو بیس آدمی اور بوقت جنگ آٹھ توپین۔ دو ڈپو (گودام۔ ذخیرے) توپخانہ کے اور ایک باتری قلعہ شکن توپون کی۔ ایک رجمنٹ انجنیرون کی جس مین تین پلٹنین ہین۔ اور ایک کمپنی قواعد سکھانے والونکی۔ بوقت صلح چھ رجمنٹین توپخانہ میدانی کی ہر رجمنٹ مین ۶ باتریان اور فی باتری چار توپین اور ایک ڈویژن (دستہ) پہاڑی توپخانہ کا۔ چھ ریزرو رجمنٹین یعنے بوقت صلح ۴۴ میدانی توپونکی ۳۰ باتریان اور بارہ کوہی توپون کے چھ ڈویژن۔ اور بوقت جنگ چھ رجمنٹین چھ چھ باتریونکی۔ فی باتری ۸ میدانی توپین۔ جملہ ۲۸۸ میدانی توپین اور چھ کوہی باتریان چھ چھ توپونکی یعنے جملہ ۳۶ کوہی توپین۔ فوج تین ڈویژنون پر منقسم ہے۔ ہر ایک ڈویژن مین دو بریگیڈ ہین پیدل فوج بہ منیلیچر ری پیٹنگ رائیفل سے مسلح ہے۔ بلگیریا کے پاس جہاز مندرجہ ذیل ہین:۔

(۱) شہزادہ کی تفریحی کشتی موسومہ الیگزینڈر اول وزنی ۸ سو ٹن۔ (۲) دخانی جہاز موسومہ ہجن وزنی چار سو ٹن۔ (۳) دخانی جہاز موسومہ کروم وزنی ۵۰ ٹن۔ (۴) دخانی جہاز موسومہ سیمیون ویلکی وزنی چھ سو ٹن۔ انکے علاوہ سات بہت ہی چھوٹی چھوٹی دخانی کشتیان ہین۔ اور دریاے ڈنیوب کی حفاظت کے لیے دو زرہ پوش اگن بوٹ ہین۔

پیداوار و صنعت و حرفت

بڑی زراعتی پیداوار گندم ہے جو بمقدار کثیر باہر بھیجی جاتی ہے شراب۔ تنباکو اور ریشم بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور عطر گلاب بکثرت تیار کیا جاتا ہے ۱۹۱۲ء مین ۵۳۵۹۹۰۰ ایکڑ اراضی ترددی ۷۷۰۰۹۰۰ ایکڑ چراگاہ ۱۲۰۷۳۲۲ ایکڑ انگورستان ۱۱۱۱۴۰ ایکڑ باغ وغیرہ اور ۳۲۹۱۱۰۰ ایکڑ جنگلات اور لکڑیکے ذخیرے تھے۔ کل مزروعہ رقبہ ۹۷۷۰۰ ایکڑ غیر مزروعہ مگر قابل زراعت (ممکن) رقبہ ۱۳۹۵۱۳۰۰ ایکڑ۔ اور ناقابل زراعت (غیر ممکن) ۱۰۰۹۱۵۰ ایکڑ ہے۔ مالکان اراضی کی تعداد تقریباً چار لاکھ ہے۔ اور غیر مالک دہقانی آبادی شمار مین تقریباً ۳۲۹۹۰۰ ہے ۱۹۱۲ء مین بلگیریا مین ستر لاکھ ساٹھ ہزار تین سو بھیڑین - ۱۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۵ سو بکریان اور چار لاکھ ۴۱ ہزار ۵ سو [illegible] تھے۔

ریاست کی بڑی معدنی پیداوار مین لوہا اور کوئلہ ہین۔ برغاس کی نمکین جھیلون سے ۱۹۱۱ء مین ۲۵ ہزار ٹن نمک حاصل ہوا۔ تقریباً بیس اونی کارخانے جاری ہین۔

تجارت

تجارت کی بڑی جنس گندم ہے۔ دوسری اجناس جو باہر جاتی ہین یہ ہین۔ اون چربی مکھن پنیر کھالین سن اور لکڑی۔

درآمد زیادہ تر پارچات۔ لوہا اور کوئلہ کی ہے ۱۹۱۲ء مین کل ریاست مین ۹ کروڑ ۴ لاکھ ۷۰ ہزار نو سو لیو کا مال باہر سے آیا۔ اور نو کروڑ ۱۴ لاکھ ۳۶ ہزار ۶ سو ۳۵ لیو کا باہر گیا۔

مندرجہ ذیل جدول سے ۱۹۱۲ء مین مختلف ممالک سے جو تجارت ہوئی اوس کی مقدار معلوم ہوجاوے گی:-

نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہان سے آیا	مال جو وہان گیا	نام ملک	[illegible]	جو وہان گیا
سلطنت متحدہ	لیو ۲۰۱۷۳۲۳۶	لیو ۱۲۳۰۲۷۶۵	بلجیم	لیو ۱۶۱۱۰۸۰	لیو ۳۲۵۲۳۰۹
آسٹریا	۳۵۱۰۵۷۸۵	۲۸۸۱۹۰۲	سوئٹزرلینڈ	۱۰۰۰۸۷۸	۳۹۲۹۳
ٹرکی	۱۲۷۸۵۹۰۷	۲۶۷۹۴۸۵۱	سرویا	۱۱۹۰۱۴	۱۳۲۱۲۳
فرانس	۳۷۴۰۴۶۴	۸۷۲۰۴۵۳	صوبجات متحدہ امریکہ	۲۰۰۳۳۵	۔
روس	۴۹۰۶۰۲۲	۴۲۹۲۳	یونان	۵۳۵۳۲۲	۱۶۵۶۸۲
جرمنی	۲۰۹۶۵۵۳	۱۱۹۵۱۹۶۰	دیگر ممالک	۲۱۲۹۵۶	۵۲۹۰۷۱۱

نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہان سے آیا	مال جو وہان گیا	نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہان سے آیا	مال جو وہان گیا
رومینیا	لیو ۱۸۲۸۲۹۶	لیو ۷۲ ۷۳۷۴	میزان	لیو ۹۹۲۲۹۱۹۳	لیو ۷۲۸۵۰۷۷۵
اٹلی	۲۶۹۴۶۴۵	۵۴۸۳۹۹	-	-	-

سنہ ۱۸۹۴ء مین درآمد کی بڑی اجناس یہ تھین :-

پارچات ۳۴۰۳۳۹۹۷۵ لیو کے - نوآبادیہائے کی اجناس ۱۰۴۲۳۸۰۰ لیو کی - دہاتین ۴۳۲۲۶۲۵ لیو کی - مشینری ۵۸ لاکھ ۱۴ ہزار آٹھ سو لیو کی - رنگا ہوا چمڑا ۵۵۶۲۱۰۰ - اسباب آرائشی و لکڑی کا ۵۲ لاکھ ۴۴ ہزار ایک سو لیو کا - اجناس برآمد مین سب سے زیادہ مالیت گندم کی تھی جو ۵۸۷۱۳۰۰ لیو کی انگلستان جرمنی فرانس اور ٹرکی کو گئی - مویشی ۶۱۲۷۴۵۰ لیو کے گئے -

انگلستان کی مجلس تجارت کے نقشون کی رو سے سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۲۶۱۰۲ پونڈ کا مال بلگیریا سے برطانیہ کلان مین آیا - اور ۱۲۰۷۲۱۵ پونڈ کا برطانیہ کلان سے وہان گیا - برطانیہ کلان مین درآمد زیادہ ان اشیا کی ہوئی یعنی ۱۰۵۰۰۵ پونڈ کی اور جو ۱۵۶۸۱ پونڈ کے اور وہان سے بلگیریا کو نسبتاً زیادہ تر یہ چیزین گئین سوتی پارچات ۹۲۳۱۶ پونڈ کے - لوہا تانبا او ٹین ۸۸۴۶۴ پونڈ کی ×

جہازات و جہازرانی

بندرگاہ وارنا مین سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۸۶ جہاز وزنی ۴۴۴۸۸ ٹن (جن مین سے ۱۹ جہاز وزنی ۱۱۰۴۸۹ ٹن انگریزی تھے) داخل ہوئے اور اسی قدر وہان سے روانہ ہوئے بندرگاہ برغاس مین ۹۰ جہاز وزنی ۴۹۱۵۹ ٹن (جن مین سے ۳۴ جہاز وزنی ۱۷۰۵۶ ٹن انگریزی تھے) داخل ہوئے -

بلگیریا اور مشرقی رومیلیا مین سنہ ۱۸۹۵ء مین ۵۰۲ میل ریلوے جاری تھی جن مین سے ۳۱۲ میل بلگیریا خاص مین تھے - ریلوے لائنین اسطرح سے تیار کیگئی ہین کہ صوفیا کو ایک طرف تو قسطنطنیہ سے ملا دیا گیا ہے - اور دوسری طرف بلگیریڈ اور یوروپ کے عام سلسلہ ریلوے سے - سنہ ۱۸۹۲ء مین دونون صوبون مین سرکاری سلسلہ تار برقی کا طول ۳۵۹۲ میل اور تار گھر ۱۴۷ تھے - جہان سے ۱۰۵۶۶۱ پیغام روانہ کیے گئے - سنہ ۱۸۹۳ء مین ۲۴۳ ڈاکخانے تھے جنہون نے ۱۹۷۷۳ ۲۱۵ خطوط اور اخبارات وغیرہ روانہ اور تقسیم کیے - محکمہ تار و ڈاکخانہ سے سنہ ۱۸۹۳ء مین ۸۹۷۹۵ پونڈ آمدنی اور ۱۰۳۱۳۰ پونڈ خرچ ہوا ×

سکے اور ساکھ بلگیریا مین ایک نیشنل بنک ہی جس کا صدر مقام صوفیا مین ہے اور فلیپ پولی رسچک اور وارنا مین اوسکی شاخین ہین۔ اوس کا سرمایہ چار لاکھ پونڈ ہے جو سرکاری خزانہ سے بہم پہنچایا گیا ہے تیس ہزار پونڈ۔ اوس کا ریزرو فنڈ ہے اور سولہ ہزار پونڈ کی مالیت کے اوس کے نوٹ چلتے ہین۔

عثمانیہ بنک کی ایک شاخ فلیپ پولی مین ہے اور ہر ایک ضلع مین گورنمنٹ کے زیر اہتمام ایک ایک زراعتی بنک ہی۔ عام سکے یہ مروج ہین۔ سفید تانبا اور پتیل کے سٹوٹنکی جو امریکن نیٹیم ڈالر کا سوان حصہ) کے برابر ہین چاندی کے سکے یہ ہین ½ - ۱ - ۲ - اور ۵ لیو۔ لیو ایک فرانک کے برابر ہے نیشنل بنک کے نوٹ مساوی قیمت پر چلتے ہین۔

صوفیا مین انگریزی ایجنٹ اور قونصل جنرل مسٹر ایف۔ ای۔ ایچ ایلیٹ ہی۔ اور اس کے علاوہ صوفیا۔ فلیپ پولی۔ رسچک اور وارنا مین نایب قونصل بھی ہین +

دوسری باجگذار ریاست

جزیرہ سموس یہ جزیرہ ایشیا کوچک کے ساحل کے قریب ہی۔ ۱۱ دسمبر ۱۸۳۲ء کو اوسے روس۔ فرانس اور برطانیہ کلان کی زیر ضمانت ٹرکی کے ماتحت ایک ریاست بنایا گیا اس کا رقبہ ۱۸۰ مربع میل اور آبادی ۱۹۱۲ء کی مردم شماری کے مطابق ۶۶۰۸۴۴ ہے۔ انکے علاوہ اس جزیرہ کے ۱۴۵۰۰ باشندے ایشیا کوچک کے ساحل پر آباد ہین۔ اجنبیون کا شمار ۱۰۴ ہے جن مین سے ۵۶۵ یونانی ہین ۱۹۱۳ء مین یہان ۴۲۶ شادیان ہوئین۔ ۱۵۷۷ پیدا ہوے اور ۱۲۴۴ آدمی مرے۔

سوائے ۴۳۶ آدمیونکے کل باشندون کا مذہب گریک آرتھوڈاکس ہی۔

۱۹۱۴-۱۵ء کی آمدنی کا اندازہ ۳۰۲۹۹۰۲ پیاستر اور خرچ کا بھی ہیقدر لگا یا گیا۔ اس ریاست کے ذمہ کوئی قومی قرضہ نہین۔

۱۹۱۲ء مین یہان سے ۱۰۹۱۵۴۳۶۴۲ پیاستر کا مال گیا۔ اور ۳۵۹۴۷۱۵۹۱ پیاستر کا آیا۔ بڑی اجناس برآمد یہ تھین۔ شراب ۳۴۲۵۷۶۳۴۱ پیاستر کی۔ انگور ۸۱۹۱۵۹۶۷ پیاستر کے۔ کھالین یعنے کچا چمڑا ۱۴۲۵۱۴ پیاستر کا۔ تیل ۱۴۲۲۳۰۸ پیاستر کا۔ درآمد کی بڑی اجناس یہ تھین۔ اسپرٹ (روح شراب) ۷۴۳۱۹۰۳ پیاستر کی۔ گئی

۳۷۴۳۳۲۶۳ پیاستر کی۔ زربعنت ۵۶۴۷۱۵ پیاستر کی۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین ۳۳۲۴ جہاز ۲۰۹۵،۷۵ ٹن کے بندرگاہ مین داخل اور وہان سے روانہ ہوئے۔ ان مین سے ۱۴۱۸ جہاز ۳،۷۷۹۲ ٹن کے انگریزی تھے۔ اہالیان جزیرہ ۳۴۲ جہازون کے مالک ہین جن کا وزن ۳۱۲،۱۸ ٹن ہے۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۱۴۲ خطوط اور ۳۰،۹۳۴ مطبوعہ کاغذ ڈاک خانہ سے گذرے۔ پیغامات تار کی تعداد ۹۴۲۷ تھی۔

سفرائے و قونصلین

۱- ٹرکی کے برطانیہ کلان مین

سفیر قسطاقی آفندی انتھوپولوس (عیسائی)۔
مشیرِ سفارت۔ مارل بے۔

سیکرٹری۔ رفعت بے۔

بحری اٹاچی۔ کمانڈر غالب بے۔

قونصل جنرل۔ فریداللہ آفندی

مقامات مندرجہ ذیل مین ترکی قونصل جنرل مامور ہین۔ لورپول۔ بمبئی۔ کیپ آف گڈ ہوپ۔ مالٹا۔

مندرجہ ذیل مقامات مین قونصل یا نائب قونصل تعیین ہین۔ برمنگھم۔ ڈبلن۔ جرسی۔ نیو کیسل آن ٹائین۔ کولمبو (واقع سیلون)۔ جبرالٹر۔ سینٹ لوئیس۔ (واقعہ جزیرہ مارلیشس) پائینٹ ڈی گیل۔ کارڈف۔ گلاسگو۔ ہارٹل پول۔ ہل۔ لیتھ۔ مانچسٹر۔ سوتھمپٹن۔ سنڈرلینڈ۔ سوینسی۔ کراچی و مدراس۔

۲- برطانیہ کلان کے ٹرکی مین

سفیر۔ رائیٹ آنریبل سر فلپ۔ ایچ ڈبلیو کری جی سی بی جو ۱۸۸۵ء سے محکمہ خارجیہ کا مستقل نائب وزیر تھا۔ جنوری سنہ ۱۸۹۴ء مین سفیر ٹرکی مقرر ہوا۔

سیکرٹری۔ آنریبل۔ ایم۔ ایچ ہربرٹ۔ (یہ اٹلی کو تبدیل ہوگیا ہے۔ مؤلف)۔

جنگی اٹاچی۔ کرنیل ایچ سی چرمسائیڈ سی بی سی ایم جی۔

تجارتی سیکرٹری (برائے ایشیائی ٹرکی) ایڈورڈ فٹنر جیرالڈلا۔

تجارتی اٹاچی اور قونصل۔ ڈبلیو ایچ رینچ سی ایم جی سنہ ۱۹۰۷ء مین فوت ہوگیا ہے (مولف)۔

مندرجہ ذیل مقامات مین انگریزی قونصل جنرل مامور ہین۔ بغداد۔ بیروت۔ بوسنا سرای۔ سلونیکا سمرنا۔ طریپولی۔

ان مقامات مین قونصل یا نایب قونصل تعین ہین۔ بنغازی (واقعہ ٹریپولی) اڈریانوپل۔ بصرہ دمشق۔ (جزیرہ) کریٹ۔ جدہ۔ یروشلیم۔ ارض روم۔ سموس۔ طرابزون۔ بروصہ۔ ڈارڈنیلز۔ گیلی پولی۔ سقوطرے۔ اوانا۔ انطاکیہ۔ کینڈیا (واقعہ جزیرہ کریٹ) وان۔ رہوڈس۔ سکالانو آوا۔ خرپوت۔ سلیوین۔ مناسطر۔ دیاربکر۔

تیسری باجگذار ریاست

مصر[1] حکمران خدیو۔ عباس حلمی پاشا۔ پسر محمد توفیق پاشا مرحوم۔ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوا ۷ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو اپنے باپ کی وفات پر تخت نشین ہوا۔ پرنسس اقبال خانم سے شادی کی

---

[1] انگریزی قبضہ مصر کو وہان کی عام رعایا جس نگاہ سے دیکھتی ہے وہ مضمون مندرجہ ذیل سے معلوم ہوجائیگا۔

انگریزی قبضہ مصر کے مسئلہ پر ہم کئی دفعہ بالتفصیل بحث کرکے یہ ظاہر کرچکے ہین کہ معاملات خارجیہ مین انگلستان کو جو مشکلات حادث ہو رہی ہین یا جن کے پیش آنے کا قوی احتمال ہے اون کے زیادہ حصہ کا باعث یہی قبضہ مصر ہے ٹرکی کو اس ناجائز غصب نے سخت برافروختہ کر رکھا ہے۔ اور روس۔ فرانس وجرمنی وغیرہ کو بھی جنہین انگلستان کے مقبوضات مین ہر روز وسعت پیدا ہوتے جانا ہرگز مرغوب نہین انگلستان کے برخلاف عجیب چابین خطرناک اتفاق کرنیکا موقعہ اور بہانہ دیدیا ہوا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہین کہ انگلستان بھی اس معاملہ سے دول یوروپ کی توجہ کو ہٹائے رکھنے کیلئے کچھ کم تدبر وحسن لیاقت ظاہر نہین کر رہا۔ ٹرکی مین آئے دن جھگڑے پیدا کرتے رہنے کا بڑا مدعا یہی ہے جس مدعا کی کامیابی مین سلطنت عثمانیہ کی عیسائی رعایا کی بعض بکھرام جماعتین اوس کو کافی مدد دیتی رہتی ہین۔ مگر بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی۔ اگر انگریزون نے مصر کو نہ چھوڑا تو آخر ایک دن یہ خوفناک واقعہ پیش آرہے گا۔ اس امر کو چند مرتبہ شرح وبسط کے ساتھ بتایا جاچکا ہے کہ اعلیٰ حضرت باوجود طاقت وقابلیت رکھنے کے انگریزون کو کیون نہین مصر سے جبراً نکالدیتے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)۔

جس کے بطن سے ۱۲ فروری ۱۸۹۵ء کو شہزادی امینہ خانم متولد ہوئی۔ خدیو کا ایک چھوٹا بھائی محمد علی ہے جو ۲۸ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوا۔ اور دو بہنین ہین خدیجہ خانم ۲ مئی ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئین۔ اور نعمت خانم ۲۰ نومبر ۱۸۸۱ء کو۔

اوس کا اعادہ نامناسب ہے اور جو لوگ آجکل کے تعلقات بین الاقوام اور ملکی تدبیرون اور چالون کو سمجھتے ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ دول یوروپ کا یک بیک متفق ہوکر انگریزون کو مصر سے نکالنے کیلیے کمربستہ ہوجانا امر غیر اغلب ہے۔ اس مواد کے پکنے کیلیے کچھ عرصہ چاہیئے جس کیلیے کل سامان بتدریج مہیا ہو رہے ہین۔ جب تک یہ مواد پختہ ہو ہم اس بحث کو ترک کرکے معاملہ کے دوسرے رخ کو جسپر اب تک کچھ تحریر نہین ہوا لیتے ہین۔

یوروپین اقوام کو بالعموم اور انگریزی اقوام کو بالخصوص جہان خداوند کریم نے اور قابلیتین اور اوصاف عطا کر رکھے ہین۔ اونکے ساتھ ایک یہ خاص وصف بھی دے رکھا ہے کہ وہ اپنے افعال کو جو از سر تا پا خودغرضی اور ذاتی منفعت پر مبنی ہون کمال جسارت سے خالص بے غرضانہ ظاہر کرتے اور ظاہر کرنے مین اصرار کرنے کی قابلیت رکھتے ہین۔ اینگلو انڈین پارٹی کو جانے دو۔ اس جماعت کے افراد سے شاید ہندوستان کی کمبخت آب و ہوا نے اس وصف کو کسی قدر زائل کر دیا ہے کہ اون مین سے اکثر یہ کہنے سے دریغ نہین کرتے کہ ہمنے ہندوستان کو بزور شمشیر فتح کیا ہے۔ اور بزور شمشیر اسپر حکمران اور قابض ہین۔ لیکن انگلستان کے رہنے والون سے پوچھو تو سو مین سے نوے لاریب یہ جواب دین گے کہ ہم محض ہندیون کے فایدہ اور اون کو تہذیب و آدمیت سکھانے کیلیے ہندوستان پر قابض ہین۔ ہندوستانی آج خود حکومت کرنیکے قابل ہو جائین تو ہم ابھی ہندوستان سے چلے آتے ہین۔ ہماری کوئی ذاتی غرض اس قبضہ سے وابستہ نہین ہے۔ کوئی ان بزرگوارون سے جو یا تو خود بڑے سادہ لوح ہین یا مخاطبین کو نرے بیوقوف سمجھتے ہین یہ پوچھے کہ جب کوئی قوم اس قابل ہو جائے تو وہ دوسری قوم کو اپنے پر حکومت کب کرنے دیتی ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کی قدرتی صبح اور ہندوستانیونکی فطرت ہی کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ ایسا نامراد وقت جس مین ہندوستان انگریزی پر امن حکومت کے فیض و برکت سے محروم ہوسکے کبھی نہین آنے کا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ مختصر بھی بظاہر یہی کہا جاتا ہے کہ ہم فقط مصر اور مصریون کے مفاد کیلیئے قابض ہین۔ دلون کا بھید جاننے والا خدا ہے۔ انسان صرف ظواہر پر حکم لگا سکتا ہے۔ ممکن ہے انگریزون کی اس قبضہ سے نیت کچھ اور ہو مگر ہم صرف اون کے زبانی اظہار کو معرض بحث مین لانیکے مجاز ہین۔ اور اوسی کی نسبت یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کہان تک درست ہے یا غلط۔ انگریز اپنے دعوے کی تائید مین اور اون کے مخالفین فرانس و جرمنی اوسکی تکذیب مین بہت سے ثبوت پیش کرتے ہین۔ بیہ دونو فریق اہل الغرض ہین۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

---

۱۰ جولائی ۱۸۹۶ء مین خدیو کے ہان ایک اور لڑکی متولد ہوئی ہے +

مصر کا موجودہ حکمران محمد علی کے خاندان کا ساتوان فرمانروا ہے۔ محمد علی سنہ ۱۸۰۵ء مین مصر کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اور سنہ ۱۸۱۱ء مین اوسنے جنگی قوت سے اپنے تئین ملک کا مطلق العنان حاکم بنا لیا۔ سلطان محمود ثانی کے زمانہ مین اوسکی یہ روش رہی کہ کبھی سلطان کا تابع فرمانروا رہا۔ اور کبھی باغی ہو گیا حتی کہ

ہمارے خیال مین خود مصریون کی شہادت سے بڑھکر کوئی دوسری شہادت اس بارہ مین معتبر نہین ہو سکتی۔ ہم اوس کو ذیل مین درج کئے دیتے ہین۔ ناظرین اوس کو پڑھکر خود فیصلہ کرین گے کہ انگریز اپنے دعوی مین کہانتک سچے ہین۔ برلن کا اخبار دی پوسٹ مورخہ ۱۴ و ۱۶۔ اکتوبر ایک مصری شاہد کا بیان معہ ضروری تمہید کے حسب ذیل لکھتا ہے:-

"مصطفی کامل مصری برلن مین وارد ہوا ہے۔ یہ نام ہمارے اخبار کے ناظرین سے پوشیدہ نہین ہم اوسکی پولیٹکل (سیاسیہ) رسالون کا جو اوس نے اپنے وطن مصر سے شائع کئے ہین پہلے ذکر کر چکے ہین۔ آج (۱۴۔ اکتوبر) ہمارا نامہ نگار اوس سے ملنے گیا۔ اور عرصہ تک اوس سے گفتگو کرتا رہا۔ اس گفتگو مین جو رائین اوسنے بالا ذیل کے استقبال کے متعلق ظاہر کین اون سے پایا جاتا ہے کہ اس شخص کو اپنے وطن سے صادق محبت ہے۔ اس لیئے ہم مکالمہ مذکور کا کچھ حصہ کسی آیندہ پرچہ مین شائع کرین گے" وہ حصہ بعنوان مصر و انگلینڈ ۱۶۔ اکتوبر کے پرچہ مین حسب ذیل درج ہین:-

"یہ پوشیدہ نہین ہے کہ مسئلہ مصر کا تصفیہ جرمنی کیلئے نہایت ضروری اور فایدہ بخش ہے۔ کیونکہ افریقہ مین ہماری نو آبادیان قائم اور مشرق مین ہماری تجارت کے وسیع ہو جانے سے نہر سویز کا معاملہ ہمارے لئے مہتم بالشان ہو گیا ہے اور ہمارے لیئے یہ نہایت ضروری ہو گیا ہے کہ یہ تری کا رستہ آزاد رہے۔ مگر اس مین کوئی شک نہین کہ انگلستان ایکدن وادی نیل کے مالک ہونیکی سعی کرے گا جس کی مراد دوسرے لفظون مین نہر سویز کی ملکیت ہو گی۔ اسی سبب سے آج مصر پر قبضہ انگریزی کے مسئلہ مین مصروف ہو کر اپنے نفس سے یہ سوال کر رہی ہے۔ کیا تو اس قبضہ پر راضی ہے اور اس کو مدت مدید تک ذلت و خواری کے ساتھ برداشت کرے گا یا اوسکی غلامی کے رشتہ سے آزاد ہونا ہے؟

"یہ طبعی امر تھا کہ وہ تمام لوگ جو اپنے وطن کی موجودہ حالت کو دیکھکر کڑہ رہے تھے۔ دول یوروپ کو اپنی امداد پر اکسا کر اون سے اپنے وطن کی آزادی کی کوشش کرانے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ محب وطن مصریون نے تخلیہ مصر کے متعلق رسالہ اور لکچر شائع کر کے تمام یوروپ مین اپنے خیالات اور ترددات کو مشتہر کر دیا۔ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین کہ ہمنے اسی مسئلہ کے متعلق دو بے نظیر رسالون کا ذکر کیا تھا کہ یہ مشہور مصری نوجوان مصطفے کامل کے قلم سے نکلے ہین جسنے اپنی زندگی اور عمر کا حصہ گرانمایہ اپنے وطن کی خلاصی اور اپنے ملک کو آزاد کرانے پر وقف کر دیا۔

"وہ اپنے کام کی تکمیل کیلئے یوروپ مین سفر کر رہا ہے۔ چنانچہ برلن مین بھی یہان کے ارباب قلم اور مدبرین کو (باقی آگے صفحہ پر)

آخر کار کھلم کھلا بغاوت کر دی جس کا خاتمہ ۱۸۴۱ء مین سلطان عبد المجید کے زمانہ مین اسطرح سے ہوا کہ سلطان نے یورپ کی پانچ دول عظام کی زیر ضمانت ۱۳ فروری ۱۸۴۱ء کو شہنشاہی خط ہمایون صادر فرما کر محمد علی

مصر کی حالت موجودہ سے واقف کر کے انگریزون کو مصر سے خارج کرنے کی ضرورت کا یقین دلانے کے لیئے ایسا ہی وہ دیگر دار الخلافون اور شہرون مین بھی ایسا کر چکا ہے۔

"ہمکو یقین ہے کہ ہمارے ناظرین آزادی مصر کے مسئلہ کے متعلق اس محب وطن مصری کی رائے معلوم کر کے بہت استفادہ حاصل کرین گے یہ مسئلہ ایسا ہے کہ وادی نیل اس مین سے عنقریب حیات تازہ کی جدید فاخرہ پوشاک پہنکر برآمد ہوگی اور کل جہان کی توجہ عنقریب اوسپر مبذول ہوگی۔

"آج ہم مصطفے کامل اور اپنے نامہ نگار کا مکالمہ درج کرتے ہین۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم لوگون کے دلون مین یہ خیال پختگی سے بیٹھا ہوا ہے کہ حامیان آزادی مصلحین مذاہب اور ایسی اغراض کبیرہ کے حصول مین سعی کرنے والے جیسی کہ مصریون کی غرض ہے بزرگان کہن سال ہوتے ہین۔ بنابرین جب مین نے مصطفے کامل مصری کو جو اعیان مصر کے زنجیر غلامی سے اپنی ملک کو آزاد کرانیکے لیئے یورپ مین سیاحت کر رہا ہے نوعمر جوان پایا تو حیرت زدہ رہگیا لیکن اوس کے پاس چند لمحے ٹھہرنے سے ہی مجکو یہ بھول گیا کہ مین ایک جوان کے پاس بیٹھا ہوا ہون بلکہ یہ سمجھنے لگ گیا کہ مین ایک معمر پیر مرد سے گفتگو کر رہا ہون جس کو تجارب دنیا اور عمر درازنے آزمودہ کار بنا دیا ہوا ہے۔ کیونکہ اوس کے ایک ایک لفظ مین حب وطن کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے عجیب وغریب استقلال اوسکی بات سے ٹپکتا ہے۔ اور اوسکی آنکھونکی چمک بتا دیتی ہے کہ وہ اپنے ارادہ پر راسخ القدم ہے۔ مین نے اوس سے پہلا سوال یہ کیا کہ کس پولٹیکل جماعت نے تجھے برلن آنے پر مامور کیا ہے؟ اونہون جواب دیا۔ میرے ملک کی فرائض اور میرے نفس نے۔ کیونکہ جب مین نے اپنی ملک کی دردناک حالت کو دیکھا اور میرے نفس نے مجکو ہوشیار کیا کہ میرے آبا و اجداد کے وطن مالوفہ کے مجہپر حقوق ہین تو اپنے دوستون کے صلاح و مشورہ کے بعد مین نے یورپ کو آنا ضروری سمجھا۔ مجھے یہ کام اختیار کیئے تقریبا دو برس ہوگئے ہین۔ مین انگریزون کے قبضہ کے برخلاف جو صریح قطعی معاہدون اور بالصراحت وعلانیہ حلفی اقرارون کے باوجود ہمارے ملک پر قابض ہین۔ فریاد کرنے مین مصروف ہون اور جہان کہین مین گیا ہون عدل کی طرف اون نے میری تائید کی ہے اور خدا کا شکر ہے کہ ایسے لوگون کی یورپ مین کمی نہین ہے۔ یہی فریاد خواہ اب موثر ہو یا دیر بعد یا اس کا اثر میرے مرنے کے بعد ہو مین جب تک زندہ ہون اپنے وطن کے حقوق ادا کرتا رہونگا۔ اور ہر ایک قوم کے آزادی پسند صاحب ضمیر کے پاس مصر کو آزادی دلانے کیلئے کارروائی کرنے کے واسطے فریاد لیئے جاؤن گا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)۔

مصر کا مستقل والی تسلیم کر لیا اور مصر کی حکومت اوس کے خاندان کو ہمیشہ کیلئے عطا کر کے وراثت تخت کے لیے وہی قانون اور قواعد مقرر کیے جو تخت قسطنطنیہ کے واسطے مقرر ہین - اسمعیل پاشا مرحوم سے پہلے حکمران

دوسرا سوال - کیا انگریزون پر مصریون کو اعتبار نہین رہا - اور تمکو نا امیدی ہو گئی ہے کہ وہ ایفائے وعدہ نہین کرین گے ؟

جواب :- بیشک مصریون کو انگریزون پر اعتبار نہین رہا اور ہم سب کو یقین ہو گیا ہے کہ انگریز بھی خود کسی دن بھی اپنے وعدون کو پورا نہین کرینگے - اوایل قبضہ مین مصریون کو انگریزون پر بڑا اعتبار تہا - ہمکو یہ گمان تک نہین ہو سکتا تہا کہ انگریزون جیسی مہذب اور بزرگ قوم کے لوگ کبھی نقض وعدہ کرین گے اور اپنی عزت اور دیگر اقوام کی عزت کو بھی چپٹ کر جائین گے - اور اونکی عزتون کو مایہ تجارت بنائین گے - یہ لوگ جو مصر مین امن قایم کرنے اور مدت قلیل کے بعد واپس چلے جانیکے لیے داخل ہوئے تھے اب اپنے تئین نیل کے محافظ پکارتے ہین -

:- انگریزون کے ہماری نسبت جو کچھ برے ارادے ہین وہ صاف ظاہر ہین حتی کہ لبرل لوگ بھی جو بظاہر کہتے ہین کہ وہ تخلیہ کے معاملہ مین خبثیت نیت رکھتی ہین - مسٹر گلیڈ اسٹون نے پچھلے برس مجھے لکھا تہا کہ کئی برس ہوئے تخلیہ مصر کا وقت پہونچ گیا تھا یعنی کہ اس وقت انگریزون کو مصر کا خالی کر دینا واجب تھا - اور اب بھی ہے - ایسا تسلی بخش جواب پاکر مین نے مسٹر مارلے کو دو بارا لکھا کہ آپ مسئلہ پر تقریر کر کے گورنمنٹ کو ایفائے وعدہ کی تحریک کیجیے - اور گورنمنٹ ٹرکی کو فقط ایسے عہود کے ایفا پر جو اوس کے بعد اوسکی رعایا کے درمیان ہین مجبور کرنے کی نصیحت کرنے سے پہلے خود اوس کو ایفائے معاہدات کی نصیحت کی جائے - مجھے تو امید تھی کہ مسٹر موصوف میری درخواست کو قبول کرین گے - مگر وہ یہ جواب دیتے ہین کہ مین اس وقت ایک عام حیثیت کا شخص ہون - مجھے مسئلہ مصر مین دخل دینا مناسب نہین مسئلہ آرمینیا مین دخل دینے کے لیے - اور وہ بھی بلا ضرورت - یہ سب عذر غائب ہو گئی پس جب اون لوگون کا یہ حال ہے جو تخلیہ مصر کی ضرورت کی قایل ہین تو دوسرے انگریزونکی نیت خود بخود معلوم ہو سکتی ہے !!

تیسرا سوال - کیا خدیو بھی انگریزونکی نسبت ایسا ہی خیال رکھتے ہین جیسا کہ اونکی قوم ؟

جواب :- بیشک خدیو حب وطن مین کسی مصری سے کم نہین - وہ جب سے مسند نشین ہوئے ہین اونکے خیالات ظاہر کر رہے ہین کہ وہ اس قبضہ سے سخت ناراض ہین - اوسی دن سے محب وطن جماعت کو تقویت و طاقت دن بدن بڑھتی پہنچ رہی ہے جو لوگ اونکے اخلاق و صفات سے واقف ہین وہ جانتے ہین کہ اونکی خاموشی ضعف یا ترک حقوق کی وجہ سے نہین ہے بلکہ یہ کہ وہ صابر ہین اور فرصت موقعہ کے منتظر ہین - اون کو اپنے خاندان کی تاریخ بخوبی یاد ہے اور اونکو معلوم ہے

دلی ہی کہلاتے تھے مگر شاہی فرمان مورخہ ۲ مئی ۱۸۶۶ء کی رو سے ولی کی جگہ خدیو المصر کا خطاب عطا کیا گیا
اور اوسی فرمان کی رو سے مصر کا خراج تین لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی جگہ ۷ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ ہو کر تخت مصر کی

کہ اس عیسوی صدی کے شروع مین جب انگریزون نے اون کے جد امجد محمد علی پاشا سے مصر لینا چاہا تھا تو اوس نے اون کو مار کر باہر نکال دیا تھا۔ عباس پاشا بھی اس عزت کے حصول کے لیئے بیتاب ہو رہا ہے اور وہ اپنے حقوق کی محافظت کے مقابلہ مین جب کہ یہ محافظت حقوق محبت امت اور شرف خاندانی سے بھی مرتبط ہو جان کی کوئی حقیقت نہین سمجھتے

چوتھا سوال۔ کیا انگریزون سے مصریون کو جو نفرت ہے وہ سب یوروپین لوگون کیطرف سے بھی ہے جو مصر مین مقیم ہین؟۔

جواب نہین! محمد علی پاشا کے وقت سے مصری اور یوروپین لوگون مین کمال اتحاد اور موافقت رہی ہے اور قبضہ انگریزی کے بعد تو ہم دونو کی اغراض انگریزون کے برخلاف اور زیادہ متحد ہو گئی ہین۔ ہان اگر یوروپ نے ہماری داد رسی کی اور مسئلہ مصر کا تصفیہ مدت مدید تک نہ کیا گیا تو ہم لوگ خیال کرنے لگ جائینگے کہ کل یوروپ اس قبضہ سے راضی ہے اور وہ کل مسلمانون سے مذہبی بغض رکھتا ہے۔ اس وقت البتہ مصری یوروپین لوگون سے بھی متنفر ہو جائینگے"۔

برلن سے روانہ ہو کر ۱۹۔ اکتوبر کو مصطفے کامل وائینا پہونچے۔ اور اکثر اکابر دولت اور معزز اخبارات کے رپورٹرون سے ملاقات کی۔ بارن شلونکی دار الامراء کے پریسیڈنٹ اور شہنشاہ آسٹریا کے مشیر خاص نے اون سے خاص طور پر ملاقات کی وائینا کا سربرآوردہ اخبار نیو فیرتا جیا۔ مورخہ ۲۲۔ اکتوبر اپنے محرر اور مصطفی کامل کا حسب ذیل مکالمہ درج کرتا ہے

(۱)۔ کیا مصریون کو قبضہ انگریزی سے رنج پہنچ رہا ہے۔؟

جواب۔ ہان۔ دو وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ انگریزی قبضہ سے باعتبار قوم ہماری عزت زائل ہو گئی ہے۔ دوم اس لئے کہ قبضہ سے ہمکو ظاہری اور معنوی نقصان پہنچ رہے ہین۔ انگلستان نے یوروپ سے تخلیہ مصر کا وعدہ کیا اور وزرای انگلستان نے اپنی تقریرون مین کئی دفعہ اس کا اقرار کیا۔ پس یوروپ کو لازم ہے کہ دولت علیہ عثمانیہ سے احترام معاہدات کی درخواست کرنیسے پہلے انگلستان سے ایسا سوال کرے۔

مصریون کو چونکہ صدمہ پہنچا تھا اون کو انگریزی ماتحتی سے نکلنے کا حق حاصل ہو گیا۔ اس غرض کے حصول کے دو طریق تھے طریق بغاوت و طریق امن۔ پہلے طریق کو ہم نے اپنی جبلی امن پسندی اور یوروپین مصالح کی حفاظت کیلیئے پسند نہ کیا۔ اور دوسری سبیل اختیار کر کے یوروپ کے کانون تک اپنی فریاد پہنچانی شروع کی۔ انگلستان کیلئے مناسب تھا کہ وہ اپنے وعدون اور عہود کا ایفا اور تخلیہ مصر سے اپنی انسانی محبت اور عدالت کا ثبوت دیتا نہ کہ ازمیون سے

وراثت ترکی قانون کی بجائے کہ خاندان کا سب سے بڑا رکن وارث ہو نسلاً بعد نسلاً کردیگئی۔

سلطان عبد العزیز نے ۸ جون ۱۸۶۶ء کو فرمان صادر فرما کر خدیو اسمعیل اول کو دول اجنبیہ سے تجارتی

اظہار محبت اور اون کے حال پر شفقت ظاہر کرنیسے۔ ہم ہر طرح سے دیکھ رہے ہین کہ مصر کو انگریزون سے سخت نقصان پہونچا ہے۔

۲۔ سوال۔ کیا انگریز اپنے قبضہ سے مصر مین امن کو قایم نہین رکھ رہے۔؟

جواب۔ ہرگز نہین۔ امن تو مصر مین عرابی پاشا کی قید سے تھوڑے دنون کے بعد ہی قایم ہوگیا تھا۔ اور کیا یہ انگریزون کے لیئے شرم کی بات نہ ہوگی۔ اگر وہ کہین کہ ہم مصر مین چودہ برس تک قابض رہنے کے باوجود بھی امن قایم نہین کرسکے۔

۳۔ سوال۔ تو پھر کیا انگریز اس وقت خدیو کی حکومت کی تقویت کیلئے مصر پر قابض ہین۔؟

جواب ہرگز نہین۔ مصر کے امراء مین سے رعایا مین کوئی امیر عباس پاشا جیسا محبوب نہین ہوا۔ بلکہ انگریز ہی وہ لوگ ہین جو آج اوسکی حکومت کی برخلاف مصر مین عمل کر رہے ہین وہ کوئی شاہی اختیار نہین برت سکتا۔ کل اختیار وزراء کو حاصل ہے جو انگریزون کے مامور کردہ ہوتے ہین۔

قصہ مختصر خدیو انگریزون کے خلاف منشاء کوئی کام نہین کرسکتا۔ بلکہ اوسکی اسقدر بیعزتی کرائی جاتی ہے کہ مصر مین چند اخبار انگریزون نے جاری کر رکھے ہین جن کو رشوتین دیکر خدیو کو برا بھلا لکھوایا جاتا ہے۔ تاکہ اوس کا احترام رعایا کی نگاہ مین کم ہو۔

۴۔ سوال۔ تو پھر کیا انگریز مصریون کی تعلیم و تربیت کے لیئے قابض ہین۔ تاکہ وہ اپنے ملک کا کاروبار چلانے کے قابل ہوجاوین۔

جواب۔ ہرگز نہین۔ اونکی کل اعمال اسکی برعکس ثابت کرتے ہین وہ تو مدرسون کو طالب علمون کیلئے بند کرتے جاتے ہین۔ طبی مدرسہ اس امر کی بین مثال ہے قبضہ سے پہلے اوس کی مشتغلین کی تعداد دو سو سے زاید تھی۔ آج ۲۰ سے زیادہ نہین۔ وہ طالب علمون کے اخلاق فاسد کر رہے ہین۔ اون کو ایسے انگریزی اخبار پڑھنے کیلئے دیئے جاتے ہین جن مین امیر اور وطن المصری پر طعن و تشنیع ہو۔ اور تاریخ کی ایسی کتابین پڑھوائی جاتی ہین جن مین رسول کریم کو سب و شتم اور اسلامی عقیدون پر ہنسی اڑائی گئی ہو۔ الغرض وہ لڑکون کی اسطرح سے تربیت کر رہے ہین کہ قومیت اور وطنیت کا نشان نہ رہجائے۔ اور وہ انگریزون کے غلام اور خادم بنجاوین۔ وزارتون اور انتظامی خدمات کے اعلی عہدون پر

معاہدے کرنے اور فوجین قائم رکھنے کے حقوق بھی جو سوقت تک مصر کے حکمرانون کو نہین دیئے گئے تھے عطا
کر دیئے ۔ ۱۸۷۹ء مین سلطان المکرم عبدالحمید نے فرانس اور انگلستان کے زور دینے پر اسمعیل کو معزول کر دیا

انگریز ماسور کرکے وطنیون کو دور ہٹا دیا گیا ہے ۔ اجنبیون اور ممالک غیر سے آئے ہوئے لوگون کو سرکاری عہدون پر مقرر کیا
جاتا ہے ۔ اور کبھی کبھی کسی خائن اور نا قابل وطنی کو بھی ماسور کر دیا جاتا ہے تاکہ دنیا پر ثابت کیا جاوے کہ مصر اس
قابل نہین کہ خود حکومت کر سکے ۔

سوال ۔ تو پھر کیا انگریز فلاحین (مزارعین) کی بہتری اور رفاہ کیلئے مصر پر قابض ہین ۔؟

جواب ۔ حاشا وکلا ۔ انگریز معاہدون کو بھی تو ایسا حقیر نہین سمجھتے جیسا کہ مصریون کو ۔ مین تمکو اسکی مثال مین
ایک واقعہ سناتا ہون ۔ ایک دن تار گھر کا چپراسی ایک انگریز انجنیر کے پاس تار لیکر گیا ۔ اور جب تار حوالہ کر دی تو رسید
پر دستخط کر دینے کیلئے کہا ۔ انجنیر نے دستخط کرنے سے انکار کیا ۔ چپراسی نے فرض منصبی سے لاچار ہوکر مکرر عرض کیا ۔ اس
کے جواب مین انگریز بہادر نے بندوق اٹھا کر غریب مصری پر چھوڑ دی ۔ جو خون مین لت پت ہو کر بے ہوش زمین پر
گر پڑا ۔ انگریز افسرون نے اس انجنیر کو یہ سزا دی کہ اوسے ہندوستان مین تبدیل کر دیا ۔ محکمہ (عدالت) مخصوص کی
کارروائیان جس مین مصریون اور انگریز سپاہیون و بحریون کے تنازعات فیصل ہوتے ہین اس سے بھی عجیب ہین ۔ وہ
پھانسی تک کا حکم بلا قانون صادر کر دیتا ہے ۔ اور تعمیل حکم کی فوراً کئے جانیکا حکم دیتا ہے ۔ جو فوراً کر دیجاتی ہے ۔
مالی حالت کے لحاظ سے سن لو ۔ انگریز اپنے ذات بھائیون کو بیش قرار مشاہرے دینے کیلئے بیقرار تھے ۔ اونہون نے
تنخواہون کی تعداد بڑھا دی حتیٰ کہ انتظامی محکمہ کا خرچ ستر لاکھ پونڈ ہو گیا ۔ حالانکہ معاہدہ لنڈن کے روسے پچاس لاکھ پونڈ
خرچ کی حد مقرر کیگئی تھی ۔ فلاحین کا قرضہ قبضہ انگریزی سے پہلے ستر لاکھ پونڈ کے قریب تھا ۔ اب ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کے
قریب ہے ۔

سوال ۔ تو پھر کیا انگریز یورپ کی مصلحت و بہتری کیلئے مصر پر قابض ہین ۔؟

جواب ۔ ہرگز نہین ۔ ہرگز نہین ۔ قبضہ مصر سے انگریزون کی پہلی غرض یہ ہے کہ یورپین اقتدار کو توڑ دیا جاوے
اسلئے نہین کہ مصر زمانہ آئندہ مین کامل آزاد ہو ۔ بلکہ کل قوت کو اپنے ہاتھ مین لینے کیلئے ۔ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ وہ مختلطہ
محاکم (عدالتون) کی موقوفی کیلئے جو مصر مین یورپ کے مفاد کیلئے سب سے بڑی ضمانتین ہین ۔ کیسا زور لگا رہے ہین ۔ اور کیا
تمہین معلوم نہین کہ جنگی قانون اور پرمٹ گھرون مین انگریزی تجارتی اسباب کیلئے علیحدہ وزن اور معیار رکھے ہوئے ہین اور
انگریزی تجارت کو خاص رعایتین ملی ہوئی ہین ؟ ......

(باقی اگلے صفحہ پر)

مصر کے خدیوونکی فہرست یہ ہی۔

نام	تولد	وفات	میعاد حکومت
۱۔ محمد علی بانئے خاندان	سنہ ۱۷۶۹ء	سنہ ۱۸۴۹ء	سنہ ۱۸۱۱ء لغایت سنہ ۱۸۴۸ء
۲۔ ابراہیم ولد محمد علی۔	سنہ ۱۷۸۹ء	سنہ ۱۸۴۸ء	جون لغایت نومبر سنہ ۱۸۴۸ء
۳۔ عباس نبیرہ محمد علی۔	سنہ ۱۸۱۳ء	سنہ ۱۸۵۴ء	سنہ ۱۸۴۹ء لغایت سنہ ۱۸۵۴ء
۴۔ سعید۔ بن محمد علی۔	سنہ ۱۸۲۲ء	سنہ ۱۸۶۳ء	سنہ ۱۸۵۴ء لغایت سنہ ۱۸۶۳ء
۵۔ اسمعیل بن ابراہیم۔	سنہ ۱۸۳۰ء	سنہ ۱۸۹۵ء	سنہ ۱۸۶۳ء لغایت سنہ ۱۸۷۹ء
۶۔ محمد توفیق بن اسمعیل۔	سنہ ۱۸۵۲ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۷۹ء لغایت سنہ ۱۸۹۲ء
۷۔ عباس حلمی۔	سنہ ۱۸۷۴ء	زندہ	سنہ ۱۸۹۲ء

موجودہ خدیو کو ذاتی ونج کے خرچ کیلئے ایک لاکھ پونڈ سالانہ ملتا ہے ۔

قصہ مختصر یوروپ پر واجب ہی کہ انگریزون کو بہت جلد ہمارے وطن سے نکلجانے پر آمادہ کرے۔ والسلام "

وائینا ایک دوسرا اخبار الاکسترابلاط مصطفےٰ کامل کی نسبت یہ کلمات لکھتا ہے:

"ہمارے شہر وائینا مین چند دنون سے ایک مہمان عزیز صاحب شہرت وعزت مشہور مصری لیکچرار مصطفےٰ کامل وارد ہے۔ وہ غیور نوجوان ہی۔ اور دو برس سے اوسنے اپنے ملک کو انگریزی تصرف سے آزاد کرانیکا واجب السعی کام اپنے ذمہ لے رکہا ہے۔ اس نوجوان کی عمر ۲۲ برس سے زیادہ نہین مگر اوس کے وطن کی مصیبتون نے اوس کو خبردار اور آزمودہ کار بنا رکہا ہے۔ وہ مصر سے نکلکر یوروپ کے اون تمام شہرون مین پھر رہا ہے جس کے باشندون کو وہ وادی نیل کی حقیقت حال سے آگاہی دے سکتا ہے۔ یوروپ کے تمام نامور فضلاء وعلماء اور مدبرین وزراء سے اوسکی خط وکتابت یا ملاقات ہی۔ اس سال کے شروع مین یہ جوانمرد کمال دلیری سے یوروپ سے وطن مالوفہ کو واپس گیا تھا۔ جہان اوس کو ہموطنون نے اوس کا کمال تزک واحتشام سے استقبال کیا۔ اوس نے اپنے ابنائے وطن کو بھی ایک لیکچر دیا۔ جو بڑی گرمجوشی کے ساتھ سنا گیا انگریزون نے اس جسارت کا بدلہ بڑی کمینہ طرز مین لیا۔ کہ اوس کے بھائی کو جو فوج مین عہدہ دار تھا موقوف کر دیا۔ مگر خدیو نے جو رعیت مین اپنے عدل وانصاف سے بہت محبوب ہی۔ اوس کو پھر بحال کر دیا۔ اس انگریزی انتقام نے مصطفےٰ کامل کو مصریونکی نگاہون مین اور عزیز کر دیا"

وئینا سے رخصت ہوکر مصطفےٰ کامل بعد اپسٹ ہوتا ہوا آستانہ علیہ وارد ہوا۔ جہان سنہ ترکون نے اوسکی کمال تپاک سے

آئین و حکومت

مصر کا انتظام خدیو کے زیر فرمان وزرائے کرتے ہین ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۳ء تک انگلستان اور فرانس کیطرف سے دو کنٹرولر جنرل مقرر رہے جن کو معاملات ملک کے انصرام مین بہت اختیارات حاصل تھے خدیو کی ڈگری مورخہ ۰ انومبر ۱۸۹۰ء جس کے

آؤ بھگت کی۔ بڑے بڑے عہدہ دارون نے ملاقات کی۔ اور آخر کار بارگاہ حضرت خلافت پناہی مین شرف اندوز ملازمت ہوا۔ اعلیحضرت امیر المومنین نے کمال تلطف و مہربانی سے اس نیک نہاد مصری نوجوان کو قبضہ شمشیر مرصع بالماس معہ طوق شریف مرصع بزر و جواہر عنایت کیا جو ایک طلائی مرصع کار صندوقچی مین بند تھا یہ خاص الطاف عطاء تمغہ و امتیاز سے کئی حصہ زیادہ موجب عزت و شوکت ہے۔ آستانہ علیہ سے روانہ ہوکر مصطفےٰ کامل ۱۹ نومبر کو اسکندریہ اور ۲۰ نومبر کو المویدؔ کا مقدمہ سننے کیلئے القاہرہ پہنچگیا۔ اس مقدمہ نے جو گورنمنٹ یعنی انگریزی عمال کیطرف سے اخبار مذکور پر دائر کیا گیا تھا نہ صرف انگریزون کی طرف سے اور زیادہ نفرت مصریون کے دل مین پیدا کردی ہے بلکہ اس سے انگریزی حکام کے طریق عمل کی بھی کچھ کیفیت منکشف ہوجاتی ہے مختصر حالات اور مقدمہ قایم کیئے جانے کے اسباب یہ ہین :-

لارڈ کرومر صاحب انگریزی ایجنٹ کے حالات کسی گذشتہ پرچہ مین بالتفصیل درج ہوچکے ہین۔ اونکو مصر مین اس قدر اقتدار حاصل ہے کہ درحقیقت حکومت وہی کررہے ہین۔ وزراء بھی محض برائے نام ہین اصل مین تمام وزارتین بھی انگریزی سیکرٹریون یا افسرون کے زیر اہتمام ہین۔ مصری فوجی قبضہ ہی سے برافروختہ ہورہے تھے۔ کہ اس اندرونی دخل و تصرف نے اون کو اور زیادہ بھڑکا دیا۔ نوجوان محبانِ وطن کی ایک جماعت قایم ہوگئی۔ اور چند اخبار مصر کی آزادی کو طلب کرنیکے لیئے جاری ہوگئے جن مین سے کئی کسی نہ کسی طرح بند ہوگئے۔ مگر زمانہ کی رفتار کے مطابق ویسے ہی اور بھی پیدا ہوتے رہے۔ المویدؔ بھی انہی آزاد اخبارون مین سے ہے۔ اور دس برس جاری ہوئے اب آٹھوان برس شروع ہوا ہے۔ لارڈ کرومر اور انگریزی حکام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ چند دشمن ملک اور نعدار اخبارون (مقطم وغیرہ) کو رشوت دے کر اونہون نے اپنا طرفدار بنا رکھا ہے۔ اور جو اخبار آزاد روش ہین اون کے درپے آزار رہتی ہین۔

چنانچہ المویدؔ بھی جس نے مہذبانہ پیرایہ مین مگر صریح طور پر قبضہ انگریزی کی مخالفت شروع کردی تھی۔ اونکی آنکھون مین کھٹکنے لگا۔ جس کے بدلہ مین اوسپر یہ مقدمہ قایم کیا گیا۔ الزام یہ لگائے گئے کہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۶ء کو سردار کچنر کیطرف سے قدیر جنگ کو ایک تار موصول ہوئی تھی۔ وہ باوجود مخفی ہونے کے ۲۰ جولائی کے المویدؔ مین شایع ہوگئی۔ اسیطرح انہی دنون مین اخبار مقطم کو ایک تار موصول ہوئی تھی جسے المویدؔ نے بھی اسی وقت بجنسہ چھاپ دیا۔ یہ دونون تارین شیخ علی یوسف ایڈیٹر المویدؔ

روسو اونکی تقریر کی اجازت دیجئی کتاب سیاسیات عہد حکومت کے کی حاشیہ مین درج ہے) ۱۸۸۲ء کے موسم بہار مین عرابی پاشا نے
وزیر جنگ کے بغاوت کر دی پر انگلستان نے مداخلت کی اور بغاوت کو فرو کر کے خدیو کا اقتدار پھر قایم کرا دیا

نے تار گھر کے ملازم توفیق آفندی کبریلس کے ذریعہ حاصل کی ہین۔ توفیق آفندی تار کا افشا کرنے اور شیخ علی یوسف شریک جرم مذکور ہونے کا ملزم بنایا گیا پہلے اس الزام کی پولیس نے تحقیقات کر کے لکھدیا تھا کہ الموید کے ایڈیٹر کے برخلاف کوئی ثبوت نہین۔ مگر پھر خود بخود ہی دونون ملزمون پر مقدمہ دایر کر دیا۔ ۲۰ نومبر کو قاہرہ کے محلہ عابدین کی عدالت فوجداری مین پیش ہوا محمود بک نصرت علی قاضی پانچ تھے۔ سرکار کی طرف سے عطی بک توفیق پیروکار اور ملزمون کیطرف سے ابراہیم بک حلباوی اور سید احمد الحسینی بیرسٹر تھے۔

الموید کل قلمرو مصر مین نہایت مستند اور ہر دل عزیز پرچہ ہے۔ اس کے مقدمہ کا دور و نزدیک شہرہ پہنچ گیا تھا اور صوبجات بعیدہ سے بھی سیکڑون آدمی مقدمہ سننے کے لیے قاہرہ پہنچ گئے تھے۔ مقدمہ تین دن پیش رہا شہادت استغاثہ کے بعد دونون بیرسٹرون نے یکے بعد دیگرے نہایت فصیح و بلیغ تقریرین کر کے ارجاع مقدمہ کے اسباب اور انگریزی عمال کی خصومت کی قرار واقعی قلعی کھولی۔ عدالت نے ۱۹ نومبر کو حکم سنا دیا۔ توفیق آفندی سرکاری تار کے افشا کے جرم مین تین ماہ قید کا سزاوار ہوا اور سرکاری خرچہ کا چوتھا حصہ اوس پر جرمانہ کیا گیا ساتھ ہی پانچ برس کیلئے ممنوع الملازمت کر دیا گیا۔ اخبار مقطم کی تار کے افشا کے جرم سے اوس کو بری کیا گیا۔ شیخ علی یوسف دونون جرمون سے بری کیے گئے۔

عدالت نے جس وقت یہ حکم سنایا چارون طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہو گئے۔ اور شیخ صاحب کے دوست اونکو ہاتھون ہاتھون اٹھا کر کمرہ عدالت سے گاڑی تک لیگئے۔ شیخ علی یوسف کی عمر ۳۵ برس کی ہے۔ اور مصر کے قصبہ جرجہ کے باشندے ہین۔ توفیق آفندی قبطی عیسائی قاہرہ کا باشندہ اور عمر مین ۲۲ سال کا ہے۔ توفیق آفندی نے حکم سزا اور گورنمنٹ نے حکم بریت شیخ علی یوسف کی ناراضگی سے عدالت اپیل مین مرافعہ کیا ہے اس مقدمہ نے انگریزون کیطرف سے مصریون کو ایسا بدظن کر دیا ہے کہ تمام محب ملک اخبارات مین انکی ناجایز کاروائیون کی صاف صاف پردہ دری کی جارہی ہے چنانچہ ایک عربی اخبار نے اپنے مضمون کا عنوان ہی یہ رکھا۔

واذا قیل لهم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون اور پھر اکتفا نہ کر کے انگریز مخاطبین زنا بغیین کے حق مین یہ آیت تحریر کرتا ہے الا انهم هم المفسدون ولکن لا یشعرون

ناظرین کو سطور مندرجہ بالا سے مصریون کی نسبت یہ امر ایسے واضح طور پر معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہماری طرف سے کسی زیادہ تصریح کی ضرورت نہین البتہ یہ سوال کرنے سے باز نہین رہ سکتے کہ ایسی سخت اندرونی و بیرونی مخالفت کے مقابلہ مین انگریزی گورنمنٹ کا قبضہ مصر پر مُصر رہنا کیا اسکے حق مین مضر تو نہین ہوگا؟ + + +

اس مداخلت مین فرانس نے انگلستان کا ساتھ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزون نے ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء کو خدیو سے ایک حکم جاری کرا کر انگلستان اور فرانس کے مشترکہ اقتدار کا خاتمہ کرا دیا۔ اور اسکی جگہہ خدیو نے انگلستان کی سفارش پر ایک انگریز کو مالی مشیر مقرر کیا جسکو متفق الرائے ہونیکے بغیر مالی معاملات کے متعلق کوئی فیصلہ نہین ہو سکتا اس مالی مشیر کو کونسل وزراء مین شامل ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔ مگر وہ عاملانہ اختیار رکھنے والا عہدہ دار نہین ہے۔

مصری وزارت مین اسوقت پانچ وزیر ہین جنکو بتفصیل ذیل محکمے سپرد ہین۔

۱۔ پریسیڈنٹ کونسل وزراء جو وزیر صیغہ اندرونی بھی ہوتا ہے۔

۲۔ وزیر محکمہ مال۔

۳۔ وزیر عدالت عامہ۔

۴۔ وزیر صیغہ جنگ۔

۵۔ وزیر محکمہ جات تعمیرات و تعلیم عامہ

۶۔ وزیر صیغہ خارجیہ۔

یکم مئی ۱۸۸۳ء کو خدیو نے ایک بنیادی قانون نافذ کر کے اپنے ملک کی حکومت کو آئینی طرز پر چلانے کے لیے چند انتخابی مجالس قایم کین۔ اور ہر بالغ مرد کو رائے دینے کا حق عطاء کیا گیا۔ یہ مجالس حسب ذیل ہین لیجسلیٹو کونسل (مجلس وضعان قانون) جنرل اسمبلی (مجلس عام) اور پراونشل بورڈز (صوبہ وار مجلسین)

لیجسلیٹو کونسل وضع قانون کے معاملات مین صلاح دہندہ مجلس ہے۔ تمام قوانین عامہ بغرض پڑتال و امتحان کے لیے پہلے اوس کے روبرو پیش ہوتے ہین۔ مگر گورنمنٹ اوسکی صلاح ماننے پر مجبور نہین۔ اوس مین تیس ممبر ہین جن مین سے نیر رہ قاہرہ مین رہتے ہین ان مین سے ہر ایک کو نوے پونڈ سالانہ کارٹیکے خرچ کیلئے ملتے ہین۔ باقیماندہ پندرہ ممبرون کو جو مفصلات کے شہرون اور صوبون کے منتخب ہوتے ہین۔ قاہرہ مین رہائش رکھنے کے خرچ کی بابت دو سو پچاس پونڈ سالانہ اور مہینہ مین ایک دفعہ قاہرہ کو آنے جانیکا سفر خرچ ملتا ہے۔

دوسری دونو مجالس کے اختیارات بھی محدود قسم کے ہین۔ مگر کوئی نیا بالواسطہ ذاتی یا ارضی ٹیکس جنرل اسمبلی کی منظوری لیے بغیر عاید نہین کیا جا سکتا۔ یہ مجلس ہر دو سال مین ایک دفعہ طلب کی جاتی ہے۔ جب یہ مجلس منعقد ہو تو اوس کے ممبرون کو آٹھ دن کا الاؤنس۔ ایک پونڈ یومیہ کے حساب سے اور ریل کا خرچ ملتا ہے۔

مصر خاص بڑے بڑے شہرون کی پانچ گورنریون اور چودہ مدیریہ یعنے صوبون مین جو پھر آگے قسمون مین منقسم ہین منقسم ہے۔

گورنریان یہ ہین:-

۱-نہر سویز مع تصبات بندر سعید سوئیز و اسمعیلیہ - ۲ قاہرہ - ۳ - اسکندریہ - ۴ روستا - ۵ دمیاط -

مدیریہ یہ ہین:-

(نشیبی مصر) ۱ کلیوبیہ - ۲ منوفیہ - ۳ غربیہ - ۴ شرقیہ - ۵ دقاہلیہ - ۶ بحیرہ - (بالائی مصر) ۱ غزہ - ۲ مینا ۳ بنی سیوف - ۴ فیوم - ۵ اسیوط - ۶ جرجہ - ۷ قینا - ۸ الحدود -

انکے علاوہ بحیرۂ قلزم کے جنوب مغربی ساحل سواکم کی گورنری اور قیصر کی گورنری جو نیز بحیرۂ قلزم مین ہے اور العریش کی گورنری جو شام کی سرحد پر ہے اور جزیرہ نما سینا کی گورنری نہر سویز کے گورنر جنرل کے ماتحت ہین۔ گورنرون اور مدیرون کو بڑے وسیع اختیارات حاصل ہین ؛

رقبہ و آبادی ۱۸۸۳ء سے پہلے خدیو کی حکومت خط استوا تک تھی۔ مگر مہدی سوڈانی کی بغاوت کے باعث عملی طور پر تمام سوڈانی صوبے چھوڑ دیئے گئے۔ گو برائے نام وہ ابھی تک مصری سمجھے جاتے ہین۔ اور مصر کی جنوبی سرحد عارضی طور پر وادی حلفہ کو مقرر کیا گیا جو قاہرہ سے آٹھ سو میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب دریائے نیل پر آباد ہے۔

(مصر نے بصلاح انگلستان اپریل ۱۸۹۶ء مین مہدی کے جانشین خلیفہ عبداللہ التعائشی پر فوجکشی کی۔ اس مہم مین بیان کیا جاتا ہے کہ تمام صوبہ ڈنگولہ پھر فتح کرکے علاقہ مصر مین شامل کر لیا گیا ہے اور اب عارضی طور پر وادی حلفہ کی بجائے مقامات الدبہ اور مروادی کو جو دریائے نیل پر شہر ڈنگولہ سے تخمیناً دو سو میل بجانب جنوب ہین جنوبی سرحد مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی جنوب کیطرف سرحد تقریباً پانچسو میل اور بڑہ گئی ہے۔ یہ مہم سردست اسی صوبہ کی فتح پر ختم کر دیگئی ہے۔ زاید فوجین اور سردار یعنی جنرل کچنر پاشا سپہ سالار افواج مصر (جو انگریز ہے) بمعہ سٹاف ستمبر مین قاہرہ کو واپس آگیا ہے۔ مگر آئندہ برونکا انگلے برس خرطوم پر چڑہائی کرنیکا منشا ہے ۔ مترجم)

اس وقت مصر خاص وادی حلفہ سے لیکر جو عرض البلد شمالی کے ۲۱ درجہ ۴۸ دقیقہ پر واقع ہے بحیرۂ روم

تنگ ہے۔ اور اوس کا رقبہ بمعہ صحرائے لبیان کے نخلستانون۔ دریائے نیل اور بحیرۂ قلزم کے درمیانی علاقہ اور العریش واقع شام کے چار لاکھ مربع میل ہے۔ مگر مزروعہ اور بندوبست شدہ رقبہ یعنی وادئے نیل اور ڈلٹا صرف ۱۲۹۷٦ مربع میل ہین۔ نہرون۔ سڑکون اور نخلستانون کے نیچے ۱۹۰۰ مربع میل زمین ہے اور ۲۸۵۰ مربع میل زمین دریائے نیل۔ دلدلون اور جھیلون کے نیچے ہے۔ اور باقیماندہ صحرا و ریگستان ہے۔ مصر دو بڑے حصّون مین تقسیم ہے۔ مصر البحری یا نشیبی مصر اور مصر الصعید یا بالائی مصر۔

مندرجہ ذیل جدول سے بندوبست شدہ اراضی کا رقبہ اور مئی ۱۸۸۲ء کی مردم شماری کے نتائج معلوم ہو جاوین گے:

صوبہ	رقبہ مربع میلون مین	مصری		اجنبی	میزان	گنجانی کی اوسط فی مربع میل
		مقیم	خانہ بدوش			
اضلاع البحری (گورنریان) (۱) قاہرہ	٦	۳۵۲۴۱٦	۷۷۲	۲۱٦۵۰	۳۷۴۸۳۸	٦۲۴۷۳
(۲)۔ اسکندریہ	۷۰	۱۸۲۰۰	۵۰۳	۴۹٦۹۳	۲۳۱۳۹٦	۳۳۰۵
(۳)۔ دمیاط	۴½	۴۳۵۰۱	۱	۱۱۴	۴۳٦۱٦	۹٦۹۲
(۴)۔ روستا	۲۴½	۱۹۲٦۷	-	۱۱۱	۱۹۳۷۸	۷۹۰
(مدیریہ) (۱) بحیرہ	۹۳۲	۳٦۴۰۵۰	۳۳۱۰۲	۱۷۰۴	۳۹۸۸۵٦	۴۲٦
(۲) شرقیہ	۹۰۵	۴۴۵۳۸۰	۲۷۴۷۱	۱۸۰۴	۴٦۴٦۵۵	۵۱۳
(۳) دقہلیہ	۹۳۱	۵۷۸۱۴۴	٦۲۱۳	۱٦۷٦	۵۸٦۰۳۳	٦۲۹
(۴)۔ غربیہ	۲۳۴۰	۹۰۸۰۴۱	۱۸۹۰۰	۲۵۴۷	۹۲۹۴۸۸	۳۹۷
(۵)۔ قلیوبیہ	۳۵۲	۲۵۴۱۹۸	۱٦۵۹٦	۵۹۷	۲۷۱۳۹۱	۷۷۱
(٦) منوفیہ	٦۳۹	٦۴۲٦۰۹	۲۵۱۲	۸۹۲	٦۴٦۰۱۳	۱۰۱۰
میزان مصر البحری	٦۲۰۴	۳۷۷۸۸۰٦	۱۰٦۰۷۰	۸۰۷۸۸	۳۹٦۵٦٦۴	٦۳۹

نام صوبہ	رقبہ مربع میلوں میں	مصری: مقیم	مصری: خانہ بدوش	اجنبی	میزان	گنجانی کی اوسط فی مربع میل
۲۔ خاکنائے سویز						
(۱) بندر سعید	۰	۱۴۰۶۰	۲۲۶	۷۰۱۰	۲۱۲۹۶	۳۰۹۲
(۲) سویز	۱۰½	۹۹۷۷	۸	۱۱۹۰	۱۱۱۷۵	
میزان خاکنائے	۱۰½	۲۴۰۳۷	۲۳۴	۸۲۰۰	۳۲۴۷۱	۳۰۹۲
۳۔ مصری علاقہ واقع ایشیا (۱)۔ العریش	⅕	۲۶۲۹	۱۲۹۱	۳	۳۹۲۳	۱۹۶۱۵
۴۔ مصر الصعید (۱) قصیر	½	۲۱۹۰	۲۴۰	-	۲۴۳۰	۱۷۰۱۰
(۱)۔ اسیوط	۸۴۰	۵۴۹۷۷۶	۱۱۹۰۶	۴۵۵	۵۶۲۱۳۷	۷۱۲
(۲) بنی سویف	۵۰۱	۱۹۳۳۰۵	۲۶۱۱۹	۱۴۹	۲۱۹۵۷۳	۴۳۸
(۳) فیوم	۴۹۳	۲۰۰۹۶۷	۲۷۳۲۸	۴۱۴	۲۲۸۷۰۹	۴۶۴
(۴) جیزہ	۳۷۰	۲۷۴۴۰۶	۸۴۸۳	۱۹۴	۲۸۳۰۸۳	۷۶۵
(۵) منیا	۷۷۲	۲۹۴۶۵۵	۱۹۸۲۴	۳۳۹	۳۱۴۸۱۸	۴۰۷
(۶) جرجہ	۶۳۱	۵۱۵۹۷۲	۵۳۱۱	۱۳۰	۵۲۱۴۱۳	۸۲۶
(۷) قینا	۵۴۴	۳۸۳۸۱۹	۲۲۸۷۷	۱۶۲	۴۰۶۸۵۸	۹۵۸
(۸) اشنا[1]	۳۳۲	۲۲۱۸۱۳	۱۶۰۹۶	۵۲	۲۳۷۹۶۱	۷۱۷
میزان مصر الصعید	۴۴۸۳½	۲۶۳۶۹۰۳	۱۳۸۱۸۴	۱۸۹۵	۲۷۷۶۹۸۲	۶۱۹
۵۔ نخلستان	نامعلوم	۳۸۲۲۵	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم
میزان آبادی کل مصر و رقبہ مزروعہ	۱۰۶۹۸	۹۴۸۰۶۰۰	۲۴۵۷۷۹	۹۰۸۸۶	۹۸۱۷۲۶۵	۶۳۸

[illegible]

[1] سوہاج پر ایک نیا صوبہ بحدود قایم کیا گیا ہے اور صوبہ اشنا اوس میں شامل کر دیا گیا ہے ۱۳۲۸ھ سے اب اس صوبہ کا وجود نہیں رہا (مؤلف)

کل آبادی مین سے ۹۸۱۴۹۶ ۳۴۰ مرد، اور ۹۷، ۱۵ ۳۴۰ عورتین ہین۔ اگر مندرجہ بالا اعداد کو انتظامی حلقون مین ترتیب دیجاوے تو نتیجہ حسب ذیل ہوگا۔

منقسم انتظامی حلقہ وتعداد	مصری		اجنبی	میزان
	منقیم	خانہ بدوش		
گونربان - (۸)	۶۳۵۲۴۰	۳۰۴۱	۷۹۷۷۱	۷۰۸۰۵۲
مدیریات (۱۴)	۵۸۱۷۱۳۵	۲۴۲۷۳۸	۱۱۱۱۵	۶۰۷۰۹۸۸
نخلستان۔	۳۸۲۲۵	-	-	۳۸۲۲۵
میزان	۶۴۸۰۶۰۰	۲۴۵۷۷۹	۹۰۸۸۶	۶۸۱۷۲۶۵

خاندانون کا شمار ۱۱۷۸۵۶۴ - اور گھرون کا ۸۴۳۴۸۰۱ ہے۔ بلحاظ قومیت اجنبیونکی تفصیل یہ ہے۔ یونانی ۳۷۳۰۱ - اطالین ۱۸۶۶۵ - فرانسیسی ۱۵۷۱۶ - آسٹرین ۷۱۱۷ - انگریز ۶۱۱۸ - جرمن ۹۴۸ دیگر اجنبی اقوام ۱۱۶۱۳ میزان ۹۰۸۸۶۔

انمین سے تقریباً ۹۰ فیصدی مصر زیری مین رہتے ہین (یہ اعداد پرانے ہین۔ اب اجنبیونکی آبادی بہت بڑہگئی ہے۔ لیکن جدید مردم شماری نہ ہونیکی وجہ سے یہی درج کیے گئے ہین)۔

ملک کی آبادیکی ترقی کی رفتار و مقدار مندرجہ ذیل اعداد سے معلوم ہوجاوے گی :-

سنہ ۱۸۰۰ء (فرنسیسیونکا اندازہ) بیس لاکھ
سنہ ۱۸۴۶ء (ابراہیمکی مردم شماری) - ۴۴۶۳۲۴۴
سنہ ۱۸۵۵ء (اندازہ قوجلقی پاشا) ۴۴۰۲۰۱۳
سنہ ۱۸۶۵ء (اندازہ قوجلقی پاشا)۔ ۴۸۴۱۶۷۷
سنہ ۱۸۷۲ء (ڈوی رگنی صاحب)۔ ۵۲۰۳۴۰۵
سنہ ۱۸۷۵ء - (ڈاکٹر روسی بے) ۵۲۵۱۷۵۷
سنہ ۱۸۸۲ء (مردم شماری) ۶۸۰۶۳۸۱
سنہ ۱۸۹۷ء (دوسری مردم شماری)۔ ۹۰ لاکھ

سنہ ۱۸۴۶ء اور سنہ ۱۸۸۲ء کی سرکاری مردم شماریکو باہمی مقابلہ کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی آبادیکی سالانہ اوسط ½ ۱ فیصدی ہے۔ مصر کے بڑے بڑے شہر یہ ہین۔ انکی آبادی سنہ ۱۸۸۲ء کی مردم شماریکے مطابق دیجاتی ہے۔

قاہرہ (۳۶۸۱۰۸)۔ اسکندریہ (۲۰۸۷۵۵)۔ دمیاط (۳۴۰۴۶)۔ طنطا (۳۳۷۲۵) منصورہ (۲۶۷۸۴) زقازیق (۱۹۰۴۶)۔ روستا (۱۶۷۱۰)۔ بندر سعید (۱۶۵۶۰)۔ سویز (۱۰۹۱۳)۔

مذہب اور تعلیم

مصر میں غالب مذہب اسلام ہے۔ اعلیٰ ترین مذہبی اور جوڈیشل (عدالتی) عہدہ دار شیخ الاسلام اور قاضی القضات ہیں۔ اول الذکر کو علماء کبار سے منتخب کرکے خدیو مقرر کرتا ہے اور آخر الذکر کو سلطان معظم اسلامبول کے عالموں سے پسند کرکے نامزد کرتے ہیں۔ سب سے بڑا دار العلوم جامع ازہر اور اوسکی یونیورسٹی ہے۔ اس جامع کو تعمیر او ر یونیورسٹی کو قایم ہوئے تقریباً ایک ہزار برس ہوگئے ہیں۔ مگر جو علوم پڑھائے جاتے اور جس طریقہ سے اونکو پڑھایا جاتا ہے وہ اب تک وہی ہیں جو پہلے دن تھے۔ (مارچ ۱۹۰۸ء میں علوم جدیدہ کو بھی نصاب میں داخل کردیا گیا ہے۔ مترجم)

مصر میں دیسی عیسائی بھی بہت ہیں جو مشرقی کلیساؤن کے پابند ہیں۔ ان عیسائیون میں قبطی لوگ جو پرانے مصریوں کی اولاد اور تعداد میں تقریباً آٹھ لاکھ ہیں شمار میں بھی زیادہ ہیں اور باقتدار بھی ہیں۔ وہ جیکوبائیٹ (یعقوبی) آرتھوڈاکس کلیسا کے تابع ہیں جس کو اونہون نے پہلی صدی عیسوی میں اختیار کیا۔ اس کلیسا کا صدر اسکندریہ کا بطریق ہے جو سینٹ مارک (حواری مرقس) کا جانشین متصور ہوتا ہے۔ مصر میں تین میٹروپالیٹن۔۔ (بڑا بشپ) اور بارہ بشپ حبش میں ایک میٹروپالیٹن اور دو بشپ اس کلیسا کے ہین۔ خرطوم میں بھی اسکا ایک بشپ رہتا تھا۔ انکے علاوہ آرچ پریسٹ (بڑے پادری) ڈیکن۔ اور راہب بھی ہین۔ پادریکے لیئے لازمی ہے کہ وہ منصب پادری گری حاصل کرنے سے پہلے متاہل ہو۔ مگر راہبین اور اعلےٰ عہدہ دارون کیلئے تجرد لازمی ہے۔

۳۳۲ء میں قبطیون نے حبش کو عیسائی بنایا اور مسیحی مذہب کو خط استوا تک پھیلا دیا حبش کی کلیسا کے میٹروپالیٹن اور بشپ مصر کے قبطی مذہب لوگون سے منتخب ہوتے ہین۔ اور جب تک میٹروپالیٹن مسح نہ کرے شاہ حبش کی رسم تاجپوشی اداء نہین ہوسکتی۔ اور اوس صورت مین بھی اسکندریہ کے بطریق سے اجازت حاصل کرنی لازمی ہے قبطی ڈایاکلیٹین (شہید کا) قلندرہ استعمال کرتے ہین جو گریگوریَن (یعنی مروجہ عیسوی قلندرہ) سے ۲۸۴ برس مختلف ہے۔

۱۹۲۶ء مین مصر مین ۹ ہزار مدارس۔ گیارہ ہزار معلم اور ایک لاکھ ۰ ، ہزار متعلم تھے انمین سے ۴/۵ حصہ ابتدائی مکاتب ہین جن مین صرف لکھنا پڑہنا اور ابتدائی حساب سکھایا جاتا ہے۔ سرکار کیطرف سے ۴۲ پرائمری۔ ۳۰ سکینڈری (درمیانی) ۴ زنانہ اور نو اعلےٰ تعلیم (قانون۔ طب۔ انجنیرنگ۔ زراعت۔ آرٹس وسائنیس (علوم وفنون) دایہ گری اور جنگی تعلیم) کے مدارس جاری ہین۔ ۸۰۰ مدارس مختلف پروٹسٹنٹ

اور کیتھولک مشنون نے جاری کیئے ہوئے ہین اور ۳۴ یوروپین پرائیویٹ سکول ہین۔ جامع ازہر مین گیارہ مدارس ۳۰۰ پروفیسر اور بارہ ہزار طلبا رہین۔

قبطی قوم نے ابتدائی تعلیم کیلئے ایک ہزار سکول قائم کیئے ہوئے ہین جن مین سے ایک کالج اور ۲۲ پرائمری سکول لڑکون اور لڑکیون کے لیئے ہین۔ ان مدارس مین قبطی زبانکی تعلیم لازمی ہے۔ طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم دیگر ممالک کی مدارس کے مشابہ ہے۔ قبطی قوم کے مذکر حصہ مین سے نصف لوگ لکھ پڑھ سکتے ہین۔

مدارس مصر کی مندرجہ ذیل جدول اوس نقشہ سے مرتب کیگئی ہے جو وزیر صیغہ اندرونی کے حکم مورخہ ۲۹ - اگست ۱۹۱۲ء بنام جملہ گورنران و مدیران کے مطابق تیار کیا گیا تھا اعداد کی تصیح و ترمیم ۲۱ دسمبر ۱۹۱۳ء تک کیگئی ہے۔

اس جدول کے جو چند اعداد تشریح طلب تھے اونپر ہندسون کو خط وحدانی مین دیکر نشان کر دیا ہے اور جدول کے خاتمہ پر خط وحدانی کے ہندسونکی ترتیب سے تشریح کر دیگئی ہے۔ جن خانونکی اعداد کی توضیح یکسان ہے اون سب پر اوسی ہندسہ کا درج کیا گیا ہے۔

(جدول دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے)

مدارس	سرکاری مدارس (۱۲) تعداد مدارس	تعداد طلبا	تعداد معلمین	مدارس وقف قومی (۱۲) تعداد مدارس	تعداد طلبا	تعداد معلمین	مشن سکول تعداد مدارس	تعداد طلبا	تعداد معلمین	دیگر مدارس تعداد مدارس	تعداد طلبا	تعداد معلمین	میزان تعداد مدارس	تعداد طلبا	تعداد معلمین
تھیولاجیکل (مذہبی الٰہیات)	٠	-	-	-	-	-	(۱) ٢	٣٣	٧	(۲) ١٣	١١٦٦٦	٣٣٧	١٥	١١٦٩٨	٣٤٤
انجینیرنگ	١	١٠	١٠	-	-	-	-	-	-	-	-	-	١	١٠	١٠
میڈیکل (طبی)	١	٥١	١٩	-	-	-	-	-	-	-	-	-	١	٥١	١٩
قانونی	١	١١٦	١٣	-	-	-	-	-	-	١	٦٢	٨	٢	١٧٨	٢١
زرعی	١	٥٧	١٠	-	-	-	-	-	-	-	-	-	١	٥٧	١٠
نارمل	٣	١٣٦	٢٥	-	-	-	-	-	-	-	-	-	٣	١٣٦	٢٥
جنگی	١	١٩٢	١٦	-	-	-	-	-	-	-	-	-	١	١٩٢	١٦
میزان مدارس اعلیٰ تعلیم	٨	٥٦٢	٩٣	-	-	-	٢	٣٢	٧	١٤	١١٨٢٨	٣٤٥	٢٤	١٢٤٢٢	٤٤٥
ادب	-	-	-	-	-	-	٥	٣٨٠	١٣	٠	-	-	٥	٣٨٠	١٣
علوم و ادبیات	٣	٦٢٢	٦٠	-	-	-	١٩	٣٣٦١	١٢٩	١	٣٠	٧	٢٣	٤٠١٣	١٩٦
میزان مدارس تعلیم درمیانی	(۳) ٣	٦٢٢	٦٠	-	-	-	(۳) ٢٤	٣٧٤١	١٤٢	(۵) ١	٣٠	٧	٢٨	٤٣٩٣	٢٠٩
ٹیکنیکل (صنعتی)	٢	٣٠٢	٢٢	-	-	-	-	-	-	-	-	-	٢	٣٠٢	٢٢
ادبیہ	٩	٢٣٣٤	١٣٦	٣٣	٥١٦٢	٢٥٥	١٠٨	٧١٣٣	٢٨٣	(۶) ٨٤١٢	١٥١٣٨٣	١٠٥٨١	٨٥٦٢	١٦٦٠١٢	١١٢٥٥
تجارتی	-	-	-	-	-	-	-	-	-	(۷) ١	٣٦	٧	١	٣٦	٧
میزان مدارس ابتدائی تعلیم	١١	٢٦٣٦	١٥٨	٣٣	٥١٦٢	٢٥٥	١٠٨	٧١٣٣	٢٨٣	٨٤١٣	١٥١٤٦٦	١٠٥٨٨	٨٥٦٥	١٦٦٣٣٠	١١٢٨٦
میزان مدارس مردانہ	٢٢	٣٨٢٠	٣١١	٣٣	٥١٦٢	٢٥٥	١٣٤	١٠٩٠٦	٤٣٢	٨٦٢٨	١٦٣٣٢٦	١٠٩٤٠	٨٨١٧	١٨٣٢٥٥	١١٦٢٨
دایہ گری	١	١٢	٣	-	-	-	-	-	-	-	-	-	١	١٢	٣
ابتدائی	٢	٢٣٠	٧	-	-	-	٥٣	٩١٨٣	٣٦٠	(۸) ٤٠	٣٠٣٠	١٩٧	٩٥	١٣٤٤٣	٥٦٤
میزان مدارس زنانہ	٣	٢٤٢	١٠	-	-	-	٥٣	٩١٨٣	٣٦٠	٤٠	٣٠٣٠	١٩٧	٩٦	١٣٤٥٥	٥٦٧
میزان کل	٢٥	٤٠٦٢	٣٢١	٣٣	٥١٦٢	٢٥٥	١٨٧	٢٠٠٨٩	٧٩٢	٨٦٦٨	١٩٦٢٩٦	١١١٣٧	٨٩١٣	(۹) ١٩٩٤١٠	(۱۱) ١١٥٠٥

(۱) سلطانوں کے تمام مدارس حال کے قائم ہیں۔ انجینیرنگ کالج ایک محلی گرجا کے ساتھ ہے بس سکول میں سات طلبا الٰہیات پڑھتے ہیں جس مضمون کو پادری پڑھاتے ہیں۔ دوسرے مضامین درمیانی تعلیم کے معلم پڑھاتے ہیں (۲) ان مدارس میں سے ایک میں ۳ طلبا اور چار پروفیسر ہیں اور امریکن مشن سے تعلق رکھتا ہے دوسرا امریکن مشن کا ہے (۳) ان مدارس میں درمیانی اور ابتدائی دونوں طرح کی تعلیم ملتی ہے (۴) ان مدارس میں وہ نصاب پڑھایا جاتا ہے جو مصری گورنمنٹ نے درمیانی تعلیم کیلئے مقرر کیا ہے (۵) یہ مدرسہ قبطی گرجے کے ساتھ ہے (۶) ان مدارس میں سے ۹۰ مختلف یوروپین اقوام کے زیر اہتمام ہیں جن میں طلبا ۸۷۶۹ معلمین ۵۰۸ ہیں (۷) یہ مدرسہ طالین ڈاکٹر ایانوں نے قائم کیا اور جنسی کے نام سے موسوم کیا (۸) ان مدارس میں [illegible] ۵۴۳۲ طلبا اور [illegible] معلمین ہیں (۹) اس تعداد میں [illegible] طلبا مسلمان [illegible] عیسائی [illegible] یہودی ہیں [illegible] سے ۹۶۰۸ مسلمان ۹۱۹۲ عیسائی اور ۲۴۶ یہودی ہیں (۱۱) اس تعداد میں معلمین اور معلمات دونوں شامل ہیں مسلمان ۱۰۹۴۰ عیسائی ۴۸ یہودی ۱۷ ہیں۔ (۱۲) سرکاری، قومی اور مدارس اوقاف یہ سب مصری وزیر سررشتہ تعلیم کے [illegible] تمام میں ہیں۔

معدلتِ عامہ و جرائم — ۱۸۸۱ء سے بعض صوبون کیلئے جنداریہ (جنگی پولیس) کی ایک جماعت اور قاہرہ و اسکندریہ کے لیے پولیس کی فوج تیار کیگئی۔ یکم جنوری ۱۸۸۴ء کو پولیس کا نیا انتظام کیا گیا۔ دونون قسم کی پولیس اور جیلخانے اوس سے پہلے مدیرون کے ماتحت تھی ۱۸۸۴ء سے او پر دو انگریز افسر مقرر کر دیئے گئے۔ اور ان افسرون کو وزیر صیغہ داخلیہ کے ماتحت کر دیا گیا۔

فروری ۱۸۸۴ء کو نیا ضابطہ فوجداری بھی نفاذ پذیر ہوا۔ مدیرون سے مجسٹریٹی اختیار لے لئے گئے۔ اور اس کام کیلئے نئے حکام مقرر کیے گئے جن کا عزل و نصب پروکیور جنرل کے اختیار مین ہے جو وزیر معدلت عامہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پچھلے پانچ برسون مین انگریزونکی زیر نگرانی مختلف اصلاحات رواج پذیر ہوئی ہین جدید دیسی عدالتین قائم کیگئی ہین۔ جیلخانون کے انتظام مین درستی کیگئی ہے۔ بیگار جزوی طور پر موقوف ہو گئی ہے سکہ کے چلن مین اصلاح اور صیغہ ہائے مال و تعمیرات عامہ کے انتظام مین معقول درستی کیگئی ہے جو مقدمات دیسی اور اجنبیون کے درمیان ہون وہ عدالتہائے مختلطہ مین جو یوروپین دول کی زیر سرپرستی قائم کیگئی اور نہایت وسیع اختیارات رکھتی ہین منفصل ہوتے ہین۔

پولیس اور جنداریہ کی کل تعداد سات ہزار ہے۔

مال و خزانہ — ۵ اپریل ۱۸۸۰ء کو خدیو نے ڈگری (حکم) صادر کر کے مصر کی مالی حالت کا امتحان کرنے اور مصر اور اوس کے قرضخواہون کے تعلقاتِ باہمی اور نیز دایرہ ثانیہ و دایرہ خاص اور انکے قرضخواہون کے درمیانی تعلقات کی درستی و ترتیب کیلئے قانون کا مسودہ تیار کرنیکے واسطے تصفیہ حساب و کتاب کی ایک انٹرنیشنل کمیشن مقرر کی۔ اوس کمیشن نے بمشورہ مصری گورنمنٹ ملک کی سالانہ آمدنی کا حسب ذیل اندازہ لگایا۔

آمدنی کسطرح خرچ ہو	سال ۱۸۸۰ء	سال ۱۸۸۲ء اور سالہای مابعد
آمدنی جو قرض پر خرچ ہو	۳۴۶۳۰۳۴ پونڈ مصری	۳۵۱۳۷۳۴ پونڈ مصری
آمدنی جو گورنمنٹ مصر کو ملے	۴۸۹۷۸۸۸ "	۴۸۹۷۸۸۸ "
میزان	۸۳۶۱۹۲۲ "	۸۴۱۱۹۲۲ "
(نوٹ مصری پونڈ ساڑھے بیس شلنگ انگریزی کا ہوتا ہے)		

کمیشن نے (۱) دین مقدم کے سود وغیرہ کیلئے ریل و تار کی آمدنی اور بندر سکندریہ کے محاصل کو علحدہ کیا۔ اور

(۲)۔ مجتمعہ قرضے کے واسطے چار صوبون کے ٹیکسون اور آمدنی محصول درآمد و برآمد کو۔ دین مقدم کیلئے ایک سالانہ رقم مقرر کردیگئی۔ جو ۵ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود ادا کرنیکے اور اسقدر سالانہ جزوی ادائیگی کے لیئے کہ کل قرضہ ۱۹۴۲ء تک بیباق ہو جائے کافی تھی۔ اگر دین مقدم کیلئے علحدہ کیگئی مدات کی آمدنی اس سالانہ رقم کے لیئے کفایت نکرے۔ تو کمی اوس آمدنی سے پوری کی جاوے جو مجتمعہ قرضہ کیلئے مختص کیگئی۔ مجتمعہ قرضہ کا سود چار فیصدی مقرر کیا گیا۔ اور گورنمنٹ مصر نے ذمہ اوٹھایا کہ اگر مکفولہ آمدنی ناکافی ہو تو کمی اپنی گرہ سے پوری کر دیگی۔ اور اگر وہ آمدنی سود کی مقدار سے زیادہ ہو تو فاضل رقم قرضہ کی بیباقی مین صرف کیجاوے جس کے تمسک یا نوٹ نرخ بازاری پر واپس خرید لیئے جاکر تلف کر دیئے جاوین ستمبر ۱۸۸۰ء مین گورنمنٹ نے اس فاضل کا کچھ حصّہ خود لے لیا۔ کمیشن مذکور نے مصر کے اخراجات سالانہ و ذمہ داریونکا اندازہ حسب ذیل کیا:۔

	پونڈ مصری		پونڈ مصری
(۱)۔ گورنمنٹ کے اخراجات			
خراج جو ٹرکی کو دیا جاتا ہے۔	۶۸۱۴۸۶		
مقابلہ کی سالانہ رقم دینے اسمٰعیل پاشا اور دیگر لواحقین کے سالانہ وظیفے) ۔	۱۵۰۰۰۰		
نہر سویز کے حصونکی بابت انگلستان کو سود۔	۱۹۳۸۵۸		
دایرہ خاص کے اخراجات۔	۳۴۰۰۰		
انتظامی اخراجات۔	۳۶۴۱۵۴۴		
اخراجات غیر متفرقہ۔	۱۹۷۰۰۰	میزان	۴۸۹۷۸۸۸
(۲)۔ اخراجات قرضہ۔			
دین مقدم کا سالانہ خرچ	۱۱۵۷۱۱۸		
مجتمعہ دین۔	۲۲۶۳۶۸۶	میزان	۳۴۲۱۴۰۴
		میزان کل	۸۳۱۹۲۹۲

ان ہر دو قرضون کے علاوہ سنہ ۱۸۸۲ء کے اخیر پر غیر تخصیص شدہ اور غیر سود دار قرضہ اسی لاکھ پونڈ مصری تھا۔ مارچ ۱۸۸۵ء مین برطانیہ کلان۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ فرانس۔ اٹلی۔ روس اور ٹرکی کے قائممقامون (سفیرون) نے ایک معاہدہ پر دستخط کیئے جس کے روسے اونہون نے نوے لاکھ پونڈ کے ایک جدید قرضہ کی ضمانت کرنے کا ذمہ اُٹھایا۔ اس قرضہ کا لینا اس لیئے منظور کیا گیا کہ ۱۸۸۲ء کی گولہ باری اسکندریہ سے جو نقصان اہالی شہر کو پہنچا تھا۔ اوس کو اور مندرجہ بالا اسی لاکھ پونڈ مصری کے قرضہ کو ادا کیا جاوے۔ اور باقیماندہ دس لاکھ پونڈ آبپاشی کے کامون پر صرف کیئے جاوین۔

معاہدہ مذکور کی اہم شرائط یہ تھین:۔

اس ضمانتی قرضہ کی شرح سود ۳½ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ اوس کے سود و بیباقی کیلئے تین لاکھ پندرہ ہزار پونڈ کی سالانہ رقم مقرر کی جاوے۔ یہ رقم مدات مکفولہ کی آمدنی سے سب سے اول نکال لیجاوے سود کی ادائیگی کے بعد اس رقم سے جو فاضل بچے۔ وہ بیباقی مین صرف ہو۔ دوسرے مصری قرضون کے سالانہ سود پر ۱۸۸۵ء مین ۵ فیصدی ٹیکس لگایا جاوے۔ ملک کی آمدنی کل اخراجات سے جسقدر زیادہ ہو وہ برابر تقسیم ہو کر نصف گورنمنٹ کو ملے اور نصف بیباقی قرضہ کے فنڈ مین جمع ہو۔

رقم سود پر جو ٹیکس ۱۸۸۵ اور ۱۸۸۶ مین لیا گیا تھا وہ ۱۸۸۸ء مین واپس کر دیا گیا۔ اوس کو آئندہ کیلئے موقوف کر دیا گیا۔ اور ریزرو (محفوظ) فنڈ قایم کیا گیا جس مین اسوقت ۱۷ لاکھ ۶۳ ہزار پونڈ مصری جمع ہین۔ معزول خدیو اسمعیل پاشا اور اوس کے خاندان کے بعض افراد چند املاک کے مالک تھے (جو دائرہ کہلاتے ہین) اونکے ساتھ باہمی قرارداد سے یہ تصفیہ کیا گیا۔ کہ وہ املاک مذکور کو گورنمنٹ کے نام منتقل کر دین اور اس کے عوض ایک خاص میعاد تک گورنمنٹ سے مقررہ سالانہ رقم لیتے رہین۔ اور ان املاک کے ذمہ جو زر رہن ہین وہ بھی گورنمنٹ مصر کے ذمہ سمجھے جاوین۔ اسی سالانہ رقم کا نام رقم مقابلہ ہے۔ بعد مین خدیو معزول اور اوسکے خاندان کے ارکان کو سالانہ پنشنو نکے عوض بھی یکمشت رقم دینا تجویز کیا گیا۔

چنانچہ املاک کے رہنون کے انفکاک اور پنشنون کے عوض یکمشت ادائیگی کیلئے مئی ۱۸۸۸ء مین ۲۳ لاکھ پونڈ مصری کا ایک اور قرضہ جاری کیا گیا جو ۴½ فیصدی سود پر لیا گیا۔ اور اوس کے سود و جزوی بیباقی کیلئے ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ مصری کی سالانہ رقم معین کیگئی۔ مگر اس سالانہ زائد خرچ کے مقابلہ مین خدیو کے صرف خاص اور پنشنون کے خرچ مین معتدبہ تخفیف کر دینے اور املاک کے دین رہن کے سود مین

بہت بڑی کمی ہوجانے سے اسی قدر بچت نکال لیگئی۔ اور مصر کے خزانہ پر اس نئے قرضہ سے کوئی مزید بوجھ نہ پڑا۔ علاوہ بریں اس ۳½ فیصدی سود والے قرضہ کے فنڈ بیباقی میں ہر سال اسقدر رقم جمع ہوتی ہے کہ وہ جلد بیباق ہوجائیگا۔ اور اسطرح سے پنشنوں اور رہن شدہ املاک کے سود کے مدامی بوجھ کیجگہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ کا صرف عارضی بار پڑا ہے۔

خدیو نے ۶ جون ۱۸۹۰ء کو منظوری دی کہ ۵ فیصدی والے دین مقدم۔ قرضہ دائرۂ ثانیہ اور قرضہ املاک کے تبادلہ اور ۱۸۸۵ء کے ۳½ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائے گی کیلئے فرمان نافذ کیا چنانچہ ایک جدید دین مقدم جاری کیا گیا جس میں ۵ فیصدی کا دین مقدم ۳½ فیصدی والا قرضہ اور ۳۳۳۳۳۳ پونڈ کی مزید رقم شامل کیگئی۔ یہ مزید رقم اراضیات جاگیر کے عوض نقد پنشن دینے اور آبپاشی کی نہروں وغیرہ کی تیاری کیلئے لیگئی۔

اس جدید متقدم دین کا سود ۳½ فیصدی ہے اور اوس کا سو پونڈ کا نوٹ یا تمسک ۹۱ پونڈ کو فروخت کیا گیا یعنی سو پونڈ کے نام نہاد سرمایہ پر گورنمنٹ کو ۹۱ پونڈ وصول ہوئے۔ اور دائرۂ ثانیہ کا ایک جدید قرضہ چار فیصدی سود پر مساوی قیمت پر جاری کیا گیا۔

دائرۂ ثانیہ کا پُرانا قرضہ (جو جدید قرضے سے بیباق کیا گیا) بروئے فرمان مورخہ ۶ جون ۱۸۹۰ء اسطرح سے شمار کیا گیا کہ سو پونڈ کے نام نہاد سرمایہ پر ۸۵ پونڈ ادا کیئے گئے۔ قرضہ املاک ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء کو مساوی قیمت پر جدید قرضہ املاک سے بدلا گیا۔ جدید قرضہ کا سود ۳½ فیصدی ہے۔ ان جدید جاری شدہ قرضوں کے لیئے بھی وہی رعایتیں اور ضمانتیں ہیں جو اون قرضوں کے لیئے تھیں جنکی جگہ یہ قایم کیئے گئے ہیں۔

دسمبر ۱۸۹۵ء کے اخیر پر مصری قرضہ کی مقدار حسب ذیل تھی:۔

	پونڈ
(۱) ۳ فیصدی سود والا قرضہ ضمانتی۔	۸۶۹۹۳۰۰
(۲) ۳½ فیصدی سود والا دین متقدم۔	۲۹۳۹۳۵۸۰
(۳) ۴ فیصدی سود والا قرضہ مجتمعہ۔	۵۵۹۷۴۸۴۰
(۴) ۴ فیصدی سود والا قرضہ دائرۂ ثانیہ	۶۴۴۳۶۰
(۵) ۳½ فیصدی سود والا قرضہ املاک۔	۳۹۲۴۸۴۰

میزان ۱۰۲۶۳۴۹۰۰

سنہ ۱۸۹۵ء اور سنہ ۱۸۹۶ء کیلئے آمدنی وخرچ کے جو بجٹ (موازنے) تیار کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

مد آمدنی	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری	مد خرچ	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری
معاملہ زمین ونخلستان وغیرہ	۴۸۰۰۰۰	۴۸۷۰۰۰	قرضۂ قومی کا سود وغیرہ	۴۸۰۲۶۸۳	۳۷۷۸۸۳۸
شہری ٹیکس وغیرہ	۱۳۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	خراج ٹرکی کو	۶۶۵۰۴۱	۶۶۵۰۴۱
محصول تمباکو ودرآمد وبرآمد	۱۶۷۰۰۰۰	۱۶۵۰۰۰۰	خدیو المصر کا صرف خاص	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
محصول چنگی	۲۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	وظائف خاندان خدیویہ	۹۷۹۲۷	۹۷۹۲۷
محصول نمک وشورہ	۱۷۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰	خدیو کا دیوان نج	۵۵۹۳۴	۵۵۹۳۴
محاصل ننکاراہی	۹۰۰۰۰	۹۸۰۰۰	وزارت تعمیرات عامہ	۷۳۶۷۸۹	۷۷۵۶۵۹
محاصل جہازرانی	۷۵۰۰۰	۷۸۰۰۰	وزارت معدلت عامہ	۳۸۷۶۲۶	۳۸۰۱۶۲
آمدنی ریلوے	۱۷۲۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰	انتظام صوبجات	۳۲۸۰۰۷۶	۳۲۰۶۱۹
آمدنی تار برقی	۴۳۰۰۰	۴۲۰۰۰	وزارت صیغہ مال	۸۶۰۲۱	۱۱۹۷۱۵
آمدنی بندرگاہ سکندریہ	۱۲	۱۳۰۰۰۰	وزارت سررشتہ تعلیم	۱۰۵۱۸۰	۱۰۵۰۰۰
آمدنی ڈاک خانجات	۱۰۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	وزارت صیغہ اندرونی	۳۸۴۳۲۲	۱۱۱۷۰۷
محکمہ کشتی ہائے ڈاک	۸۵۰۰۰	۹۴۰۰۰	کونسل وزراء وزارت صیغہ خارجیہ ولیجسلیٹو کونسل	۲۳۳۵۸	۲۳۹۳۰
محاصل مینارہائے روشنی	۷۰۰۰۰	۱۰۳۰۰۰	انتظام وصولی محصول آمد وبرآمد	۱۵۵۸۱۰	۱۴۹۲۲۲
وزارت معدلت عامہ (یعنی اسٹامپ جرمانہ وغیرہ)	۳۸۰۰۰۰	۳۸۰۰۰۰	خرچ وصولی محصول چنگی	۳۴۵۰۴	۳۳۳۲۷
بدل عسکریہ	۹۵۰۰۰	۹۰۰۰۰	ایضاً نمک وشورہ	۴۴۷۲۶	۴۴۲۷۸
سرکاری جائداد کا لگان وکرایہ	۹۰۰۰۰	۸۶۰۰۰	ایضاً ننکاراہی	۱۰۰۰۰	۹۳۷۶
ضلع سواکن	۱۵۰۰۰	۱۵۰۰۰	ایضاً جہازرانی	۳۰۵۸	۳۰۵۸

مد آمدنی	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری	مد خرچ	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری
پنشن فنڈ	۵۰۰۰۰	۵۵۰۰۰	خرچ ریلوے	۸۴۰۸۸۸	۹۳۱۴۶۵
متفرق مدات (جن کی تصریح ہوگئی)۔	۲۷۵۰۰۰	۲۶۹۰۰۰	خرچ تار برقی	۴۱۰۰۰	۴۰۲۰۰
			خرچ وصولی محاصل بندر اسکندریہ و مرت۔	۲۸۰۰۰	۲۳۰۰۰
			ڈاک خانجات	۹۷۵۲۵	۹۵۷۴۳
			کشتی ہائے ڈاک	۰۵۷۰۷	۸۴۶۵۷
			روشنی کے مینار	۲۶۹۳۴	۲۶۸۵۰
			صیغہ جنگ و خرچ انگریزی فوج قابض کا۔	۴۸۱۳۱۳	۷۵۰۸۴۳
			سواکن	۱۲۰۳۵۷	۱۱۹۷۹۲
			پنشین	۴۳۰۰۰۰	۴۳۰۰۰۰
			موقوفی بیگار	۲۵۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰
			وزراء کے مختلف خرچ	۱۳۱۳۳۹	۱۰۹۶۵۸
			قاہرہ کی صفائی	۴۰۰۰۰	۴۰۰۰۰
			اخراجات غیر مترقبہ	۳۰۰۰۰	۳۰۰۰۰
میزان	۱۰۲۶۰۰۰۰	۱۲۶۰۰۰۰	میزان	۹۶۳۰۰۰۰	۹۶۰۰۰۰۰

سنہ ۱۸۹۶ء مین تمام قرضون کی بابت جو رقم خزانہ سے دیجاوے گی۔ اوس کا اندازہ حسب ذیل کیا گیا ہے:-

	پونڈ
قرضہ ضمانتی سود ۳½ فیصدی۔ سالانہ مقررہ رقم۔	۳۱۵۰۰۰
قرضہ مقدم۔ سود ۳½ فیصدی۔	۱۰۲۹۰۰۰

	پونڈ
قرضه مجتمعه - سود ۴ فیصدی -	۲۲۳۹۰۰۰
قرضه دایره ثانی - سود ۴ فیصدی - — — —	۲۲۶۰۰۰
قرضه املاک - سود ۴½ فیصدی - —	۱۸۲۰۰۰
دایره خاصه - قرضه دایرهٔ ثانیه کے کمشنرون کو سالانه رقم یه دیجاتی ہے -	۳۵۰۰۰
مقابله کی رقم سالانه جو ۱۹۳۰ء تک ادا کیجاوے گی - -	۱۵۴۰۰۰
میزان	۴۲۲۰۰۰

دایره اور املاک کے قرضون مین دایره اور املاک کی محال مکفول ہین - اور قرضخواہونکی طرف سے کمشنر اونکا انتظام کرتے ہین - ان اراضیات کی آمدنی اگر قرضون کے سود کی ادایگی کے لیئے ناکافی ہو تو کمی پوری کرنی گورنمنٹ کا ذمه ہے -

۱۸۹۴ء مین واقعی آمدنی و خرچ بتفصیل ذیل ہوا -

آمدنی ۱۰۳۲۱۵۲۳ پونڈ مصری خرچ ۹۶۰۱۲۵۸ پونڈ مصری - فاضله ۷۲۰۲۶۵ پونڈ مصری

اس فاضله مین سے ۲۵۶۹۴ پونڈ مصری کمیشن انتظام قرضه کے ریزرونڈ مین داخل ہوکر ۳۴۸۸۱۱ پونڈ مصری - گورنمنٹ مصر کے خاص ریزرونڈ مین جمع کیئے گئے - اور ۳۴۴۷۵ پونڈ مصری جو جمع شده رقوم کے تبادلون کی پس انداز ہوئی کمیشن انتظام قرضه کو دیگئی ۱۸۹۵ء کے شروع مین مختلف ریزرونڈون مین مندرجه ذیل رقمین جمع تھین -

کمیشن اہتمام قرضه کا ریزرونڈ ۱۴۷۹۹۴ پونڈ مصری - مصری گورنمنٹ کا ریزرونڈ ۱۶۹۱۱۷۲ پونڈ مصری - تبادله قرضه سے بچت ۱۰۸۱۴۰۱ پونڈ مصری -

میزان کل ریزرونڈکی ۳۸۸۷۰۰۸ پونڈ مصری -

حفاظت ملک - فوج ۱۹ ستمبر ۱۸۸۲ء کو حسب الحکم خدیو تمام مصری فوج موقوف کردیگئی - اور اوسی سال کے دسمبر مین نئی فوجکی ترتیب و تکمیل کا کام ایک انگریزی فوج کے جرنیل کی سپرد کیا گیا - اور اوسے سردار کا خطاب دیا گیا -

موجوده سردار بریگیڈیر ایچ ایچ جنرل ہربرٹ کچنر کے سی - ایم - جی - سی بی - اے ڈی سی ہے اور اس وقت تقریباً ۷۰ انگریز افسر مصری فوج مین کام کرتے ہین - فوج تعداد مین ۱۵۱۵۳ ہے

سنہ ۱۸۸۲ء کی بغاوت کے وقت سے ایک انگریزی فوج قابض مصر مین مقیم ہے۔ اوسکی تعداد تین ہزار سے متجاوز ہے۔ مصر کے پاس سوقت کوئی کارآمد جنگی جہاز نہین ہے۔

پیداوار و صنعت و حرفت

مصر کا کل رقبہ خشک و زیرآب اسی لاکھ فدان ہے زمین مین سے پچاس لاکھ ۲۲ ہزار فدان سنہ ۱۸۹۱ء مین زیر کاشت تھی فدان ۱۰۳۸/۱۰۰۰ ۱ ایکڑ کے برابر ہوتا ہے۔ زراعتی آبادی کل آبادی مین ۷۱ فیصدی ہے۔

مصر کے زراعتی سال مین تین فصلین یا موسم ہوتے ہین۔ موسم سرما (یعنے ربیع) کی بڑی اجناس تمام قسم کے خوردنی غلے ہین۔ یہ فصلین نومبر مین بوئی اور رئی و جون مین درو کی جاتی ہین۔ موسم بہار کی مشہور اجناس (یعنے خریف کی) جو مارچ مین بوئی اور اکتوبر و نومبر مین درو ہوتی ہین کپاس نیشکر اور چاول مین۔ موسم خزان (یعنی زاید ربیع) کی فصلین جو جولائی مین کاشت اور ستمبر و اکتوبر مین درو ہوتی ہین۔ چاول مکی اور ترکاریان ہین۔ مصر البحری مین زمین کی آبپاشی نہرون سے ہوتی ہے جو نیل سے نکلکر ڈلٹا کی ہر ایک سمت مین جال کیطرح پھیلی ہوئی ہین۔ مصر الصعید مین نیل کی طغیانی سے آبپاشی ہوتی ہے اسوقت زمین پر پانی بھر جاتا ہے اور تالابون مین جو آبپاشی آئندہ کے لیئے ذخیرہ آب کا کام دیتے ہین پانی بھر جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل جدول سے کپاس کی کاشت کی مقدار معلوم ہوجائے گی:

سال	رقبہ زیر کاشت	پیداوار	اوسط پیداوار فی فدان	سال	رقبہ زیر کاشت	پیداوار	اوسط پیداوار فی فدان
سنہ ۱۸۸۸ء	فدان ۱۰۲۱۲۵۰	قنطر ۲۹۰۰۰۰۰	قنطر ۲ ۲۱/۲۵	سنہ ۱۸۹۱ء	فدان ۸۵۱۰۰۰	قنطر ۴۷۶۵۰۰۰	قنطر ۵ ۱/۲
سنہ ۱۸۸۹ء	۸۵۲۸۲۹	۳۱۵۸۰۰۰	۳ ۷/۱۰	سنہ ۱۸۹۲ء	۸۶۴۰۰۰	۴۹۸۷۵۰۰	۵ ۴/۵
سنہ ۱۸۹۰ء	۸۶۴۴۰۰	۴۱۶۰۰۰۰	۴ ۴/۵	فدان = ۱۰۳۸/۱۰۰۰ ۱ ایکڑ کے۔ قنطر = ۹۹ ۷۹۱/۱۰۰۰ پونڈ یعنے تقریباً ۴۹ ½ سیر کے۔			

مصر مین کل دیہات ۱۸۷۳ ہین سنہ ۱۸۸۸ء مین ان مین سے ۴۴۴۲۔ اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ۲۶۸۵ دیہات نے کپاس کی کاشت کی۔

مندرجہ ذیل جدول مین مصر البحری اور مصر الصعید کے ہر ایک صوبہ کی زراعتی حالت بتلائی گئی ہے۔

نام صوبہ	تعداد دیہات	تعداد مزروعہ فدانون کی	تعداد قطیعہ ان مویشی کی ہر سو فدان پر	تعداد بھیڑ بکری کی ہر سو فدان پر	تعداد پھلدار درختون کی ہر فدان پر	تعداد کھجورون کی ہر سو فدان پر
(۱) مصر البحری						
بحیرہ	۴۰۳	۴۶۷۶۶۲	۱۲	۱۳	۲۳	۲۲
شرقیہ	۴۵۱	۴۳۴۹۸۲	۱۲	۹	۲۴	۱۱۶
دقہلیہ	۴۴۹	۴۶۲۳۶۷	۱۱	۱۳	۱۳	۴۷
غربیہ	۵۵۲	۸۴۰۰۸۹	۱۷	۱۶	۱۶	۲۵
قلیوبیہ	۱۶۶	۱۸۷۱۸۰	۱۷	۱۹	۳۲۵	۷۰
منوفیہ	۳۳۸	۳۵۱۷۱۰	۳۳	۱۸	۴۳	۸
میزان	۲۳۵۹	۲۷۴۳۹۹۰	۱۷	۱۴	۴۲	۴۰
(۲) مصر الصعید						
اسیوط	۲۹۲	۴۱۹۱۰۰	۱۰	۳۰	۳۱	۸۴
بنی سیوف	۱۷۴	۲۳۱۶۱۰	۱۵	۱۶	۸	۴۶
فیوم	۸۷	۲۳۱۰۴۵	۸	۱۳	۵۴	۱۰۵
غزہ	۱۶۸	۱۸۱۱۷۶	۱۹	۳۶	۹	۱۹۵
منیا	۲۶۸	۳۹۷۲۴۰	۶	۹	۱۷	۵۴
اسنا	۱۹۵	۱۵۰۴۵۹	۱۸	۱۱	۷	۳۴۸
جرجہ	۱۱۰	۳۲۵۹۱۵	۱۶	۵۱	۹	۹۶
قینا	۱۲۶	۲۸۰۹۲۷	۱۰	۳۴	۱۰	۹۲
میزان مصر الصعید	۱۴۲۰	۲۲۱۷۴۷۲	۱۳	۲۵	۱۷	۱۰۶
میزان کل مصر	۳۷۷۹	۴۹۶۱۴۶۲	۱۴	۲۰	۱۳	۶۹

خرما کے ایسے درختون کا جن سے پھل یا تخم حاصل ہوتا ہے کل شمار تقریباً ۳۴۵۲۵۰۴ ہے اور

شیر دار غلہ یہ ران مویشی اور اونٹ گھوڑونکی تعداد ۱۶۶۸۰۶ ہے

مندرجہ ذیل جدول سے یہ معلوم ہوجاوے گا کہ سنہ ۱۸۹۰ء و سنہ ۱۸۹۱ء مین فلان فلان جنس اتنے فدانون پر کاشت ہوئی:-

نام جنس	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	نام جنس	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	نام جنس	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء
	فدان	فدان		فدان	فدان		فدان	فدان
گندم	۱۱۶۵۶۷۶	۱۲۱۵۸۴۱	چاول	۴۰۰۹۵	۱۶۷۱۶۴	تمباکو	۸۶۰	۔
مکی اور جوار	۱۵۵۹۹۰۶	۱۵۳۰۹۸۳	حلبی زنبیو گریا	۱۳۳۴۸۴	۱۳۹۵۶۰	مٹر وغیرہ	۸۸۱۹	۷۱۶۹
کلوسا گھاس	۸۷۵۷۹۱	۸۲۰۴۶۳	آلو و ترکاریان	۳۷۲۴۴	۳۴۸۵۴۲	سن چنا و نیل	۶۰۵۰	۵۸۲۹
کپاس	۸۸۴۳۰۲	۸۷۱۲۳۱	نیشکر	۶۵۵۰۵	۶۴۸۳۹	ارنڈ و تیل	۱۳۱۳۳	۹۶۶۴
لوبیا و ماش	۶۶۸۲۱۱	۶۴۳۷۵۱	گھبن	۳۱۲۱۱	۳۸۷۰۲	کل فصل	۶۱۱۲۰۷۰۱	۶۱۴۵۸۴۹
جو	۴۵۹۰۷۵	۴۶۰۴۳۰	خربزہ و تربوز	۴۳۰۱۲	۴۳۱۸۰	رقبہ مزروعہ	۵۰۲۴۷۰۱	۰
مونگی و مسور	۷۷۲۱۶	۷۵۷۵۴	سنگھاڑے	۱۳۱۲۴	۱۷۳۶۵	دوہری فصل	۱۱۰۸۰۰۰	۰

مندرجہ ذیل جدول سے اوس تجارت کی مالیت جو تین برسون مین مصر کی دیگر ممالک سے ہوئی معلوم ہوجاوے گی:-

نام ملک	ممالک مندرجہ ذیل سے مصر مین مال آیا			ان ممالک کو مصر سے گیا		
	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
برطانیہ کلان	۳۰۶۱۴۶۶	۳۶۸۵۵۴۶	۳۱۸۳۲۴۱	۷۸۴۳۹۳۸	۷۴۴۱۴۵۵	۹۵۱۷۹۴۶
انگریزی مقبوضات واقع بحیرہ روم	۱۳۹۲۱۴	۱۱۶۶۰۹	۱۱۳۳۵۸	۲۲۸۵۶	۱۳۲۳۶	۱۲۰۹۰
انگریزی مقبوضات آسٹریلیا وغیرہ	۶۰۹۹۷۴	۵۹۷۵۳۵	۴۹۳۹۳۹	۲۱۹۳۰	۵۲۶۹۳	۵۳۰۷۰
جرمنی	۱۷۹۸۵۸	۱۸۸۲۹۳	۲۲۰۹۴۶	۳۱۱۹۷۰	۳۹۹۷۹۱	۲۵۷۸۵۲

نام ملک	ممالک مندرجہ ذیل سے مصر مین مال آیا۔			ان ممالک کو مصر سے گیا۔		
	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
امریکہ	۳۵۰۹۲	۳۷۵۰۸	۴۹۹۷۰	۱۶۸۲۵۵	۲۴۷۰۳۴	۳۲۷۹۸۱
آسٹریا ہنگری	۷۸۴۵۸۸	۷۲۳۰۸۱	۷۴۷۳۵۳	۵۶۲۵۱۵	۴۶۷۰۳۳	۴۹۶۲۹۲
بلجیم	۳۸۵۹۷۲	۲۳۰۵۵۷	۳۷۵۲۰۱	۱۳۲۰۹۵	۸۵۰۶۴	۱۱۳۳۶۵
چین و جاپان	۸۳۶۲۱	۸۴۷۹۷	۸۷۹۴۹	۷۰۸	۱۲۱۰	۱۷۰۶۰
فرانس	۸۵۵۳۳۵	۸۹۶۹۲۶	۸۸۶۳۵۲	۱۰۷۹۴۰۷	۸۷۶۵۰۴	۸۸۹۲۰۵
فرانسیسی مقبوضات بر ساحل بحیرۂ روم	۲۲۸۴۳	۳۰۵۳۳	۳۲۰۷۲	۱۷۲۸۸	۲۴۵۶۰	۲۱۱۸۱
یونان	۳۴۰۰۴	۵۱۱۳۷	۵۸۹۹۸	۱۰۵۸۱	۱۰۳۷۰	۷۷۲۵
اٹلی	۲۷۷۰۱۱	۳۳۱۲۷۰	۳۳۷۹۶۷	۶۱۱۷۴۶	۵۸۴۲۸۹	۵۸۷۱۴۵
مراکو	۴۰۴۴۸	۳۷۳۸۳	۳۰۱۲۴	۱۷۴۶	۱۲۱۹	۱۱۶۶
ایران	۵۴۸۰۹	۴۵۶۰۳	۷۶	-	-	-
روس	۳۴۷۳۴۶	۳۸۷۰۳۸	۳۷۳۰۲۲	۱۷۳۵۴۸۶	۱۶۸۶۴۰۲	۱۸۲۳۶۷۶
ٹرکی	۱۹۰۰۶۲۱	۱۹۱۷۱۰۲	۱۸۱۲۸۳۷	۴۶۸۱۵۰	۴۵۱۸۰۳۸	۳۴۲۳۹۱
ہسپانیہ	-	-	-	۱۵۷۳۰۰	۲۳۸۸۰۵	۲۴۸۴۰۵
دیگر ممالک	۳۰۵۵۸۱	۳۴۷۲۰۰	۳۷۱۶۲۵	۱۹۰۶۳۸	۳۰۶۹۸۴	۱۷۶۲۴۵
میزان	۹۰۹۱۴۸۱	۸۷۱۸۷۳۵	۹۲۶۶۱۱۶	۱۳۳۴۱۳۱۸	۱۴۷۸۹۶۸۷	۱۱۸۹۲۸۷۵

جدول مندرجہ ذیل سے یہ معلوم ہوگا کہ سالہائے مندرجہ جدول بالا مین مصر کی تجارت درآمد و برآمد کے ایک ایک ہزار پونڈ مصری مین ممالک ذیل نے کتنے کتنے پونڈون کا لین دین کیا یعنی اس سے اوسط تجارت فی ہزار پونڈ ہر ایک ملک کی معلوم ہو جائے گی جو انکو مصر سے کی۔

نام ملک	اوسط مالیت فی ہزار پونڈ اوس مال کی جو ان ممالک سے مصر مین آیا			اوسط اوس مال کی جو مصر سے رون مین گیا۔		
	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
برطانیہ کلان	۳۳۷	۳۰۸	۳۴۴	۵۸۸	۵۶۶	۵۴۸
انگریزی مقبوضات واقع بحیرہ روم	۱۵	۱۵	۱۲	۲	۱	۱
آسٹریلیا وغیرہ	۶۷	۶۹	۵۳	۲	۴	۴
جرمنی	۲۰	۲۱	۲۵	۲۳	۳۱	۲۲
امریکہ	۴	۴	۵	۱۳	۱۹	۲۷
آسٹریا ہنگری	۸۶	۸۳	۸۱	۴۲	۳۶	۴۲
بلجیم	۳۹	۲۶	۴۰	۱۰	۷	۱۰
چین وجاپان	۹	۱۰	۹	۱¼	۱/۱۰	۱¼
فرانس	۹۴	۱۰۳	۹۶	۸۱	۶۹	۷۵
فرانسیسی مقبوضات واقعہ بحیرہ روم (یعنی الجیریا۔ کارسیکا ٹیونس وغیرہ)	۲	۴	۴	۱	۲	۲
یونان	۴	۶	۶	۱	۱	۱
اٹلی	۳۰	۳۸	۳۶	۴۶	۴۶	۴۹
مراکو	۴	۴	۴	½	۱/۱۰	۱/۱۰
ایران	۶	۵	۸	—	—	—
روس	۳۸	۴۴	۴۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۳
ٹرکی	۲۰۹	۲۲۰	۱۹۶	۳۵	۳۵	۲۹
ہسپانیہ	—	—	—	۱۲	۱۹	۲۱
دیگر ممالک	۳۴	۴۰	۴۱	۱۴	۲۴	۱۵
.	.	.	.	.	.	.

پچھلے تین برسوں میں مصر کی تجارت درآمد و برآمد کی بڑی بڑی اشیاء کی بابت حسب ذیل تھی:-

اشیاء جو باہر گئیں

نام جنس	سنہ ۱۸۹۲ء (پونڈ مصری)	سنہ ۱۸۹۳ء (پونڈ مصری)	سنہ ۱۸۹۴ء (پونڈ مصری)
کپاس	۸۸۳۸۰۳۴	۸۵۲۵۹۷۴	۸۱۸۱۱۷۰
بنولے	۱۹۲۳۷۰۰	۱۸۴۰۳۵۷	۱۴۵۷۷۲۹
قند	۶۸۶۵۰۰	۷۶۰۷۹۳	۶۴۹۲۹۳
لوبیا وغیرہ	۶۹۳۰۰۰	۶۸۷۹۵۸	۶۸۱۰۴۶
گندم	۲۳۸۹۰۰	۸۳۹۵۲	۱۱۰۹۳۶
چاول	۱۳۷۱۰۰	۱۷۱۳۸۷	۹۶۳۰۷
مکی	۱۱۹۰۰	۵۸۲۰	۶۶۰۲۶
کچا چمڑا و کھالیں	۸۹۱۰۰	۹۳۷۹۳	۸۲۵۲۶
پیاز	۱۱۴۱۵۰	۱۴۶۰۶۸	۱۶۰۶۶۸
ادن	۳۴۱۵۰	۴۸۱۵۰	۴۷۸۴۵
سوجی و چوکر	۱۳۷۰۰	۲۲۹۰	۸۲۴۴
سوٹھ سونگی	۴۳۴۰۰	۲۳۷۲۶	۱۷۵۹۵
گوند	۵۶۶	۱۱۷	۲۰۱۸

جو باہر سے آئیں

نام جنس	سنہ ۱۸۹۲ء (پونڈ مصری)	سنہ ۱۸۹۳ء (پونڈ مصری)	سنہ ۱۸۹۴ء (پونڈ مصری)
سوتی پارچات	۱۵۴۱۶۰۰	۱۳۲۰۸۳۸	۱۴۸۴۶۶۵
ریشمی و اونی پارچات اور ململین کپڑا وغیرہ	۱۳۰۳۷۰۰	۱۱۵۰۱۲۵	۱۱۷۷۹۸
کوئلہ	۶۱۷۵۰۰	۴۰۴۸۴۷	۳۹۲۱۰۳
جرابیں ... وغیرہ	۳۷۶۵۰۰	۳۵۶۹۰۳	۳۷۱۸۶۱
لکڑی	۶۸۸۳۰۰	۴۳۹۴۰۲	۵۰۷۷۹۳
قہوہ	۲۸۶۱۵۰	۲۹۳۱۴۱۸	۲۷۳۴۶۲
شراب بیئر وغیرہ	۲۹۳۸۵۰	۳۰۹۶۹۷	۲۸۳۲۳۲
تمباکو و سگار	۳۴۹۵۰۰	۴۲۴۱۷۷	۴۹۸۸۸۳
مٹی کا اور دوسرے تیل	۳۲۴۲۵۰	۴۴۳۶۴	۲۸۹۹۶۰
کلین	۲۷۲۵۰۰	۱۵۲۰۶۵	۲۸۷۲۵۸
فولادی و آہنی ...	۶۳۷۵۰۰	۳۴۲۹۰۷	۴۶۲۹۴۱
نیل	۲۴۹۹۰۰	۲۰۸۴۲۷	۲۰۰۹۵۹
تازہ و خشک پھل	۲۷۳۰۰۰	۲۴۲۰۱۰	۲۴۱۲۳۴
حیوانات	۲۴۱۹۰۰	۱۸۷۶۹۲	۱۸۰۹۱۵
گنٹھ تم سوجی	۲۰۴۶۰۰	۳۳۷۸۱۵	۱۷۸۱۹۵
چاول	۱۵۲۱۱۲	۱۲۴۵۲۵	۱۰۲۶۹۷
قند مصفیٰ	۳۰۶۰۰	۲۵۶۲۳	۲۸۵۹۷

محصول تمباکو سے سنہ ۱۸۹۲ء مین ۶۵۵۲۹۷ پونڈ مصری سنہ ۱۸۹۳ء مین ۸۶۶۰۰ مہ پونڈ مصری اور سنہ ۱۸۹۴ء مین ۹۳۲۷۴۹ پونڈ مصری وصول ہوئے۔

جو اسباب تجارتی مصر مین داخل ہو مبصر مین اوسکی پڑتال کرکے مالیت مقرر کرتے ہین۔ مالیت کا اندازہ دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ ایک تو بیجکون سے وہ قیمت معلوم کی جاتی ہے جتنی پر وہ اپنے اصلی ملک مین خرید اگیا۔ اور اس قیمت پر کرایۂ ڈھوئی اور بیمہ کی اُجرت وغیرہ کل اخراجات ایزاد کرلیئے جاتے ہین دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ جس بندرگاہ مین اسباب اُترے۔ اوس بندرگاہ مین تھوک فروشی کے نرخ سے اُسکی جو قیمت ہو اوس مین سے دس فیصدی کم کردیجاتی ہے۔ تاہم وصولی محصول درآمد و برآمد مین سہولیت پیدا کرنے کی غرض سے حکّام محکمہ متعلقہ سوداگرون سے گفتگو کرکے مندرجہ بالا طریقون مین سے کسی ایک طریقہ کی بناء پر بڑی بڑی اجناس درآمد مثلاً پارچات سوتی نیل۔ کوئلہ۔ چاول۔ مٹی کا تیل۔ دہاتین قند وغیرہ کے لیئے میعادی شرح محصول مقرر کردیتے ہین۔

مندرجہ بالا جدولون مین جو پرمٹ خانون کے نقشون سے مرتب کیگئی ہین۔ اندازہ کیگئی قیمتونکے مطابق مالیت درج کیگئی ہے۔ اور اوس مین محصول کی مقدار جو مالیت پر ۸ فیصدی کے حساب سے لیا جاتا ہے شامل نہین کیگئی۔ برآمد کی تقریباً تمام اجناس کیلیئے بھی محصول مقرر ہے جو بعض پر ماہواری شرحون اور بعض پر سہ ماہی وار شرحون کے مطابق جو شرحین محصول درآمد کیطرح معین کیجاتی ہین لیا جاتا ہے۔

اجناس کی مقدار سوداگرون کے بیان پر درج کی جاتی ہین اور محکمہ پرمٹ خانہ اونکی پڑتال کرتا ہے۔ باہر سے لانے والے یا باہر کو لے جانے والے سوداگر مال کے آنیکا ملک اور جس ملک کو وہ لیجایا جائیگا بتلاتے ہین۔ اور پرمٹ خانہ کے مخبر او تلاشی کنندگان حتّے الوسع اونکے بیانونکی تصدیق کرتے ہین پرمٹ خانہ کے نقشون سے صرف عام تجارت کی مقدار معلوم ہوتی ہے۔ اگر اوس درآمد کی مقدار معلوم کرنی ہو جو خاص مصر مین صرف ہوتی ہے تو درج شدہ مقدار اور مالیت سے اون اشیاء اور اسباب کی مالیت وضع کرنی چاہیے۔ جو پھر باہر چلی جاتی ہین مگر ایسے اسباب کی مالیت کوئی بہت بڑی نہین۔ اور بہ مشکل ۳ یا ۴ لاکھ پونڈ ہوتی ہے۔ جن مین سے نصف رقم کا تو وہ تمباکو ہوتا ہے جو مصر مین داخل ہوکر پھر سگرٹون اور چرٹونکی شکل مین باہر چلا جاتا ہے۔ جو اسباب مصر کے رستہ دیگر ممالک کو جانے کے لیئے اوس مین داخل ہوتا ہے اوسکی زیادہ سے زیادہ مالیت چھ لاکھ پونڈ سے زیادہ نہین ہوسکتی۔ جس مین ۲/۱ حصّہ

تو اوس کوئلہ کی مالیت ہوتی ہے جو بندر سعید مین داخل ہو کر ایک فیصدی محصول در آمد ادا کرنے کے بعد پھر باہر چلا جاتا ہے۔ جو اسباب عارضی طور پر بندرگاہون مین امانت رکھا جائے یا پھر جہاز پر لادا جاوے وہ ایسی اسباب مین شمار نہین ہوتا جیسے ٹرانزٹ یعنے ملک مین سے گذرنیوالا کہا جاتا ہو۔ درست حساب رکھنے اور صحت کی تکمیل کے لیئے حکام پرمٹ جد و جہد کرتے ہین وہ اور تعین مالیت کا طریقہ ایسا عمدہ ہے کہ مصر کے تجارتی نقشون کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ حتی الامکان درست ہین۔

مصر اور برطانیہ کلان کے درمیان پچھلے پانچ برسون مین جو تجارت باہمی ہوئی اوسکی سالوار مالیت نقشہ ذیل سے منکشف ہو جائے گی جو انگلستان کی مجلس تجارت کے نقشون سے مرتب کیا گیا ہے۔

-	سنہ ۱۸۹۰ع	سنہ ۱۸۹۱ع	سنہ ۱۸۹۲ع	سنہ ۱۸۹۳ع	سنہ ۱۸۹۴ع
مصر سے برطانیہ کلان	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
کو گیا۔	۸۳۶۸۸۵۱	۱۰۶۵۸۴۸۸	۱۰۵۲۵۲۳۰	۸۸۴۵۴۴۶	۹۲۸۴۸۰۱
برطانیہ کلان سے مصر کو آیا	۳۳۱۸۴۲۰	۳۷۸۹۲۳۸	۳۱۹۲۵۹۲	۳۳۶۳۷۸۵	۳۹۹۵۳۹۰

نقشہ ذیل سے اون بڑی بڑی اشیا و اجناس کی مالیت معلوم ہوگی جو مندرجہ بالا سنین مین مصر سے برطانیہ کلان کو گئین اور وہان سے آئین۔

سال	مصر سے برطانیہ کلان کو گئین				برطانیہ کلان سے مصر کو آئین			
	کپاس	بنولے	قند	لوبیا ماش وغیرہ	سوتی پارچہ	کوئلہ	لوہا	کلین
سنہ ۱۸۹۰ع	۴۳۴۹۳۶	۱۰۰۵۸۰۱	۱۰۴۹۹۰	۵۹۹۸۶۷	۱۵۳۲۵۷۶	۴۴۶۵۲۳	۱۵۲۷۱۲	۱۱۸۲۸۲
سنہ ۱۸۹۱ع	۷۶۸۹۸۵	۱۸۸۳۲۶۸	۱۵۸۶۷۴	۸۰۰۸۷۴	۱۷۴۵۶۶۹	۱۰۷۴۲۳۸	۲۱۶۹۲۰	۱۳۴۲۹۶
سنہ ۱۸۹۲ع	۶۷۰۰۲۴۰	۲۱۰۹۷۸۶	۲۰۱۵۴۰	۶۶۴۷۶۳	۱۴۹۹۹۳	۹۵۲۵۷۷	۱۶۷۶۳۴	۱۱۸۶۴۲
سنہ ۱۸۹۳ع	۵۳۶۴۸۱۷	۲۰۴۳۷۲۵	۲۵۵۴۳۸۱	۵۷۱۰۰۷	۱۵۶۹۱۷۶	۷۵۵۲۳۷	۱۷۴۴۰۳	۱۴۱۸۸۰
سنہ ۱۸۹۴ع	۵۷۸۵۵۴۸	۱۸۳۳۷۲۵	۱۹۰۳۸۲	۷۴۹۹۲۸	۱۷۷۳۴۹	۹۴۵۸۵۴	۱۶۱۰۳۴	۱۵۸۱۶۷

سنہ ۱۸۹۱ع مین ۳۵۲۰۰۵ پونڈ کی گندم مصر سے برطانیہ کلان کو گئی اور سنہ ۱۸۹۴ع مین صرف ۴۰ پونڈ کی ٭

جہازات و جہازرانی

بندرگاہ اسکندریہ مین جس قدر جہاز پچھلے پانچ برسون مین داخل ور وہان سے روانہ ہوئے اونکی تعداد۔ وزن مجموعی اور قومیت مندرجہ

ذیل دو جدولوں میں ظاہر کر دی گئی ہے۔ بندرگاہ اسکندریہ میں جب سے لنگر گاہیں۔ گھاٹیں اور گودیاں مکمل ہو گئی ہیں۔ گورنمنٹ مصر نے ان کاموں کے علاوہ جہاز رانی کو اور زیادہ آسان کرنے کے لیئے بندرگاہ میں ایک نیا راستہ تین سو فیٹ چوڑا تیار کیا ہے۔ تا کہ جہازات جو طوفانی موسم میں بندرگاہ میں بتوقف داخل ہوتے تھے فوراً بخط مستقیم داخل ہو سکیں۔ یہ نیا راستہ ۲۶ فیٹ عمیق ہے اور جولائی ۱۸۹۴ء میں جہاز رانی کیلئے کھولا گیا تھا۔

جدول۔

سن	تجارتی جہازات جو بندر اسکندریہ میں داخل ہوئے۔		تجارتی جہازات جو بندر مذکور سے روانہ ہوئے	
	تعداد	وزن مجموعی ٹنوں میں	تعداد	وزن مجموعی ٹنوں میں
سنہ ۱۸۹۰ء	۲۰۱۹	۱۶۳۲۲۲۰	۲۰۲۰	۱۶۱۳۸۰۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۱۶۳	۱۸۰۷۷۱۷	۲۱۵۸	۱۷۶۵۷۱۶
سنہ ۱۸۹۲ء	۲۳۱۲	۲۱۱۶۱۲۳	۲۲۹۱	۲۰۷۲۲۱۲
سنہ ۱۸۹۳ء	۲۲۷۱	۲۰۳۳۰۶۰	۲۲۳۳	۲۰۲۵۴۳۳
سنہ ۱۸۹۴ء	۲۳۷۵	۲۲۲۱۱۴۵	۲۳۹۷	۲۲۰۱۸۸۲

جدول دوم۔ تعداد تجارتی جہازات بلحاظ قومیت جو ۱۸۹۴ء میں داخل اور روانہ ہوئے۔

	آمد		روانگی	
قومیت	تعداد جہازات	وزن مجموعی	تعداد جہازات	وزن مجموعی ٹنوں میں
انگریزی	۶۹۸	۹۸۸۸۵۰	۶۹۹	۹۹۸۴۸۵
فرانسیسی	۱۴۱	۲۹۴۲۳۶	۱۴۰	۲۹۰۴۸۷
آسٹریا کے	۱۳۹	۱۹۶۳۰۲	۱۳۳	۱۹۳۹۴۹
عثمانیہ	۹۱۳	۲۳۰۵۱۲	۹۸۲	۲۳۵۴۳۸
روسی	۸۴	۱۵۵۲۸۶	۷۸	۱۴۳۱۲۷
اطالین	۱۳۷	۲۲۰۲۷۵	۱۳۳	۲۱۱۳۴۵

قومیت	آمد		روانگی	
	تعداد جہازات	وزن مجموعی	تعداد جہازات	وزن مجموعی ٹنون مین
سویڈن اور ناروے کے	۴۲	۵۹۰۳۶	۳۹	۵۲۸۸۴
یونانی	۱۵۳	۲۲۳۱۴	۱۳۶	۲۹۴۱۲
جرمن	۲۳	۳۳۴۷۵	۲۳	۳۳۴۷۵
ہسپانیہ کے	۱	۹۰۱	۱	۹۰۱
بلجیم کے	-	-	-	-
ڈنمارک کے	۵	۶۹۳۷	۵	۱۲۲۱
ڈچ یعنے ہالینڈ کے	۱	۱۲۲۱	۱	۱۲۲۱
پرتگیز	-	-	-	-
یروشلیم کا جھنڈا رکھنے والے	۵	۲۱۳	۴	۱۷۶
جزیرہ سموس کے	۲۹	۲۷۱۳	۱۶	۲۳۲۵
مانٹی نیگرو کے	۴	۸۷۴	۷	۱۷۲۳
میزان ۱۸۹۶ء	۲۳۷۵	۲۲۲۱۱۴۵	۲۳۹۷	۲۲۰۱۸۸۵

نہر سویز سنہ ۱۸۹۶ء مین بڑی بڑی قومون کے جو جہاز نہر سویز مین سے گزرے ان کی تعداد اور مجموعی وزن یہ ہین:-

نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین	نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین
برطانیہ کلان	۲۳۸۶	۴۳۲۶۸۲۶	روس	۳۵	۱۱۹۳۶۳
جرمنی	۲۹۶	۸۸۷۳۶۳	ٹرکی	۳۳	۵۷۰۳۸
فرانس	۱۸۵	۷۱۰۹۹۹	یونان	-	-
ہالینڈ	۱۹۱	۴۸۴۵۷۰	بلجیم	-	-
اٹلی	۶۳	۱۸۱۱۴۹	جاپان	۶	۱۷۱۴۸
آسٹریا	۷۸	۲۷۸۷۹۹	چین	-	-

نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین	نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین
ہسپانیہ	۲۸	۱۱۸۲۳۳	مصر	۲	۲۱۷۵
ناروے	۴۱	۹۲۳۲۳	سیام	"	"
پرتگال	۲	۱۲۰۲	امریکہ	۵	۵۴۳۶

پچھلے چھ برسون مین نہر سویز مین سے جو جہاز گذرے انکی تعداد اور مجموعی وزن سالوار اور کمپنی کی آمدنی ذیل مین درج کیجاتی ہے:۔

سنہ	تعداد جہازات	مجموعی وزن ٹنون مین	کمپنی کی سالانہ آمدنی	سنہ	تعداد جہازات	مجموعی وزن ٹنون مین	سالانہ آمدنی
سنہ ۱۸۸۹ء	۳۴۲۵	ٹن ۹۶۰۵۷۴۵	پونڈ ۲۷۳۵۷۶۸	سنہ ۱۸۹۲ء	۳۵۵۹	ٹن ۱۰۸۶۶۴۰۱	پونڈ ۲۹۷۸۰۹۷
سنہ ۱۸۹۰ء	۳۳۸۹	۹۷۴۹۱۲۹	۲۷۷۹۳۶۰	سنہ ۱۸۹۳ء	۳۳۴۱	۱۰۷۵۳۷۹۸	۲۸۲۴۴۹۶
سنہ ۱۸۹۱ء	۴۲۰۷	۱۲۲۱۷۹۸۶	۳۳۳۳۶۸۸۶	سنہ ۱۸۹۴ء	۳۳۵۲	۱۱۲۸۳۸۵۵	۲۹۵۱۰۷۳

سنہ ۱۸۹۴ء مین ۱۸۵۹۹۸ مسافر نہر سویز مین گذرے۔ یہ نہر ۸۷ میل لمبی ہے۔ جن مین سے ۶۶ میل کھدائی ہوئی۔ اور ۲۱ میل قدیم جھیلین ہین۔ یہ بحیرۂ قلزم کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے۔ اور ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۶۹ء کو جہازون کے لیئے کھولی گئی تھی۔

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو کمپنی نہر سویز کے سرمایہ کا حساب کہ اس قدر تمسک قایم اور اس قدر بیباق ہو چکے ہین حسب ذیل تھا:۔

(۱) سرمایہ ۴ لاکھ حصص۔ فی حصہ مالیتی پانسو فرنیک ۔ ۔۔۔ { ۳۹۲۳۱۷ حصص قایم = ۱۹۶۱۵۸۵۰۰ فرنیک / ۷۶۸۳ حصص بیباق کیگئے = ۳۸۴۱۵۰۰ } فرنیک ۲۰۰۰۰۰۰۰۰

(۲) بغیر سود دہی کی بابت تمسک ۴۰۰۰۰۰ فی تمسک مالیتی ۵۰ فرنیک ۔ { ۳۳۸۹۵۳ تمسک قایم = ۳۳۶۴۵۸۰۵ / ۱۶۷۴ تمسک بیباق کیگئے = ۳۵۴۱۹۵ ۔ } ۲۴۰۰۰۰۰۰

(۳) قرضہ (سنہ ۱۸۶۷ء) ۳۳۳۳۳۳ تمسک فی تمسک مالیتی تین سو فرنیک ۔۔۔۔ { ۲۵۰۰۶۴ تمسک قایم = ۷۵۰۱۹۲۰۰ / ۸۳۲۶۹ تمسک بیباق = ۲۴۹۸۰۸۰۰ } ۹۹۹۹۹۹۰۰

(۴) قرضہ (سنہ ۱۸۸۰ء) ایک لاکھ ۲۰ ہزار تمسک میعادی ۳۰ برس فی تمسک مالیتی سو فرنیک .. { ۵۰۰۵۲ تمسک قایم = ۵۰۰۵۲۰۰ / ۶۹۹۴۸ تمسک بیباق = ۶۹۹۴۸۰۰ } ۱۲۰۰۰۰۰۰

		فرنیک
(۵)۔ قرضہ (سنہ ۱۸۸۸ء) ۴۳۰۲۶ تمسک ۳ فیصدی سود کے مالیت مختلف۔	۲۴۰۷ تمسک فک کردیئے گئے	۲۶۹۹۹۹۶۲
(۶)۔ قرضہ (سنہ ۱۸۸۷ء) ۱۹۵۰۰۰ تمسک تین فیصدی سود کے	۸۸۳ تمسک فک کرائے گئے	۸۵۱۲۷۸۲۰
		۴۵۸۱۲۷۶۸۲

اس سرمایہ کے علاوہ بانیان نہر کے ایک لاکھ حصص ہین جن حصون کو بپابندی چند شرائط فاضلہ منافع مین سے حصہ پانے کا استحقاق حاصل ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین بانیون کے حصون کو فاضلہ رقم منافع سے ۲۳۲۷۶۳۰۴ فرنیک ملے۔

مندرجہ بالا چار لاکھ حصون مین سے ۱۷۶۶۰۲ حصے پہلے خدیو مصر کی ملکیت تھے۔ جو انگریزی گورنمنٹ نے نومبر سنہ ۱۸۷۵ء مین ۳۹۷۶۵۸۲ پونڈ کو اوس سے خرید لیئے۔ مگر خدیو نے کمپنی کے چند دعاوی اور تنازعہ فیہ حساب کتاب کے تصفیہ مین اپنے ۱۷۶۶۰۲ حصص کے تمام منافع بروئے معاہدہ سنہ ۱۸۶۹ء سنہ ۱۸۹۴ء تک کمپنی نہر سویز کے حوالہ کر دیئے ہوئے تھے (چنانچہ انگلستان کو مندرجہ بالا رقم کے عوض جو اوسنے حصون کی قیمت کی بابت ادا کی سنہ ۱۸۹۴ء تک منافعون کے عوض مصری گورنمنٹ ۱۹۳۸۵۰ پونڈ مصری سالانہ بطور سود ادا کرتی رہی)۔

کمپنی نے ان ۱۷۶۶۰۲ حصص کے جمیع منافعون کی کفالت پر ایک لاکھ بیس ہزار تمسک جاری کئے کہ ان حصون سے جو منافعہ ملے وہ اس قرضہ کے تمسک دارون یعنے قرضخواہون کو دیا جاوے مگر بقدر منافع مین سے اسقدر رقم سالانہ فنڈ بے باقی کے لیئے وضع کر لی جایا کرے کہ سنہ ۱۸۹۴ء تک وہ قرضہ یعنے تمسک بیباق ہو جاوین۔

کمپنی نہر سویز کے بنیادی قوانین کے رو سے قرار دیا گیا ہے کہ سرمایہ کا خالص منافعہ اگر پانچ فیصدی سے زیادہ ہو تو فاضلہ رقم اسطرح تقسیم کی جاوے۔ (۱) فاضلہ کا ۱۵ فیصدی مصری گورنمنٹ کو (۲) ۱۰ فیصدی بانیون کے حصص کو (۳) ۲ فیصدی ملازمون کمپنی کو (۴) ۷۱ فیصدی ۳۹۴۰۰۰ حصص کو (۵) ۲ فیصدی مینیجنگ ڈائرکٹرون (مہتممون) کو۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین خالص منافعہ ۴۲۳۲۷۶۳۰۴ فرنیک ہوا۔

وسائل آمد و رفت و خط و کتابت یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ء کو مصر مین ۱۹۰۸ میل کا سرکاری

اور ۲۷۰ میل کمپنیونکی کل ۱۱۷۰ میل ریل جاری تھی جن مین ۶۹۰ میل ڈلٹا (مصر البحری) مین تھی اور ۴۱۰ میل مصر الصعید مین- انکے علاوہ ۱۳۷ میل زیر تعمیر تھے۔

مندرجہ ذیل جدول سے پچھلے ۵ برسون مین سرکاری ریلون کی جسقدر لمبائی تھی اور دیگر مراتب معلوم ہو جائینگے۔

سنہ	لمبائی لین کے	تعداد مسافران	مقدار مال جو ڈھویا گیا	خالص بچت
	میل		ٹن	پونڈ مصری
۱۸۹۰ء	۹۶۱	۴۶۹۶۲۸۶	۱۷۲۱۴۹۲	۷۹۸۴۱۸
۱۸۹۱ء	۹۹۲	۵۶۱۲۲۵۶	۲۱۴۷۲۵۸	۹۲۵۰۰۹
۱۸۹۲ء	۹۹۹	۷۰۴۷۲۹۵	۲۲۵۶۵۵۶	۹۵۱۹۲۲
۱۸۹۳ء	۱۰۸۰	۹۳۰۱۰۸۱	۲۱۱۳۰۰۲	۹۱۸۵۸۷
۱۸۹۴ء	۱۰۸۷	۹۸۲۷۸۱۳	۲۳۹۱۸۶۸	۱۰۰۷۰۷۰

۱۸۹۴ء مین کل آمدنی ریلوے سے ۱۷۷۳۸۳۲ پونڈ مصری- اور خرچ ۷۷۶۵۳۳ پونڈ مصری یعنے آمدنی سے تقریباً ۴۳ فیصدی ہوا۔

۱۸۹۴ء کے اخیر پر سرکاری تار برقی کی لمبائی ۲۲۶۹ میل- اور اونکی تارونکی ۷۱۶۴ میل تھی گورنمنٹ نے ایک ٹیلیفون کمپنی کو شہرون مین ٹیلیفونکی تارین پھیلانے کا اجارہ دیا ہے- ایسٹرن (مشرقی) ٹیلیگراف کمپنی کو بھی اسکندریہ سے براہِ قاہرہ سویز تک- اور بندر سعید سے سویز تک تار پھیلانے اور نیز اپنے سلسلہ ہائے تار برقی کو انگلستان اور ہندوستان کے سلسلون سے ملانے کی اجارے عطا ہوئے ہین ۱۸۹۴ء مین ۱۹۸۸۷۶۵ اور سالِ ماسبق مین ۱۷۲۱۸۷۴ پیغام سرکاری تار برقیون ذریعہ روانہ کیے- کمپنی کے پیغام علیحدہ ہین۔

مصر کے شہرون مین ۲۵۲ ڈاک خانے ہین اور انکے علاوہ ۴۵ سفری اور ۳۸۳ دیہاتی ڈاکخانجات ہین مصر کے ڈاک خانون مین اب وہ تمام کام ہوتے ہین جو کہ دیگر مہذب ممالک کے ڈاکخانہ کرتے ہین۔ ۱۸۹۴ء مین مصری ڈاک خانون مین جو خطوط- پوسٹ کارڈ اخبارات وغیرہ گذرے اون کی تفصیل یہ ہے:-

میزان	غیر ملکی	ملکی	قسم خطوط
۱۴۱۶۶۵۰۰	۴۱۰۶۵۰۰	۱۰۰۶۰۰۰۰	لفافے۔ پوسٹ کارڈ
۶۹۰۳۵۰۰	۲۴۱۳۵۰۰	۴۴۹۰۰۰۰	اخبارات وغیرہ
۲۱۰۷۰۰۰۰	۶۵۲۰۰۰۰	۱۴۵۵۰۰۰۰	میزان

منی آرڈرونکی تعداد ۴۰۰،۴۲۴ ۔ اور انکی مالیت ایک کروڑ بیالیس لاکھ پونڈ مصری تھی۔ غیر ملکی خط وکتابت مین سے ۳۱ فیصدی برطانیہ کلان کے ساتھ ہوئی +

سکے ۔ اوزان اور پیمانے

سکے پیاسنر طارف = ۱۰ ملیم ۔ پونڈ مصری = ۱۰۰۰ ملیم یا ۱۰۰ پیاسنر طارف کے۔

$\frac{1}{2}$ ۹۷ پیاسنر طارف = ایک پونڈ انگریزی ۔ $\frac{3}{4}$ ۷۷ پیاسنر = ۲۰ فرینک یا طلائی نپولین کے۔

مصری پونڈ کا وزن $\frac{1}{2}$ ۸ گرام ہوتا ہے۔ اوس مین $\frac{875}{1000}$ حصہ خالص سونا یعنی $\frac{4375}{10000}$ ۷ گرام ہوتا ہے

دس پیاسنر کا نقرئی سکہ وزن مین $\frac{1}{2}$ ۱۲ گرام ہوتا ہے۔ اوس مین $\frac{9}{10}$ حصہ یعنی $\frac{1}{4}$ ۱۱ گرام خالص چاندی ہوتی ہے۔ مصر کے نقرئی سکہ مین ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۶ء مین مکمل اصلاح کیگئی۔ اس سے پہلے یوروپ کے تمام ملکون کے سکے عام مروج تھے۔ مگر اب غیر ملکی نقرئی سکے پر بڑا بٹہ لیا جاتا ہے۔ خدیو کے فرمان مورخہ یکم اگست ۱۸۹۱ء کے روسے ۱۸۹۲ء کی یکم جنوری سے مصر مین میٹریکل سسٹم کے پیمانون اور وزنون کو جاری کیے جانیکا حکم دیا گیا۔ اور اس قاعدہ کو پہلے سرکاری اور انتظامی بیوپارون مین لازمی کروا گیا۔

غلے کے پیمانے غلہ کی مقدار پیمانہ اردبہ مین دیجاتی ہے وہ $\frac{2444}{10000}$ ۵ بشلون کے برابر ہوتا ہے۔ اردبہ کے مختلف وزن حسب ذیل ہین:۔

ایک اردبہ گندم = ۳۱۵ رطل ۔ ایک اردبہ لوبیا وغیرہ = ۳۲۰ رطل ۔ جو = ۲۵۰ رطل ۔ مکی = ۳۱۵ رطل ۔ تبولے = ۲۷۰ رطل۔

اوزان اوقیہ = $\frac{3220}{10000}$ ۱ اونس کے ۔ رطل = $\frac{9049}{10000}$ پونڈ کے ۔ اوقی = $\frac{7510}{1000}$ ۲ پونڈ کے

قنطر = ۱۰۰ رطل = ۳۶ اوقی = $\frac{49}{1000}$ ۹۹ پونڈ کے۔

طولانی پیمانے ذرع بلدی = $\frac{385}{1000}$ ۲۲ انچ + ذرع معماری = $\frac{1532}{10000}$ ۲۹ انچ۔

قصابہ = ۱۳۹ انچہ۔

سطحی پیمانے فدان = ۱ ایکڑ کے۔ مربع پق = ۶ مربع فیٹ ۷، انچہ مربع۔ یہ پیمانہ چھوٹے چھوٹے قطعات ارضی اور مکانات وغیرہ کے ناپنے مین مستعمل ہوتا ہے۔

سفرائے و ایلچیان ملکہ انگلستان کیطرف سے قاہرہ مین ایجنٹ اور قونصل جنرل۔ اور خاص ایلچی۔ لارڈ کرومر جی۔ سی بی۔ جی سی۔ ایم جی۔ کے سی ایس آئی۔ سی۔ آئی ای۔

سکرٹری بان۔ رینل راڈ سی ایم جی۔ کونٹ ڈی سالیس۔ اے مجل انینر۔ آنریبل آرتھر سٹانلی۔

قونصل جنرل اور جج بمقام اسکندریہ۔ سر چارلس کگسن۔ کے سی ایم جی۔ سی بی۔

قونصل بمقام قاہرہ۔ ریلیف بارگ سی ایم جی۔

انکی علاوہ طنطہ۔ زجانج۔ دمیاط۔ بندر سعید۔ سویز اور سوالکم مین انگریزی قونصل مامور ہین۔ امپیریل ٹرکش کمشنر بہ مصر۔ ہزایکسلنسی دو تلو غازی مختار پاشا۔

۴۔ بوسنیا و ہرزی گووینا یہ دونون صوبے بروے عہدنامہ برلن ملکی انتظام اور فوجی قبضہ کے لیئے آسٹریا ہنگری کی گورنمنٹ کے سپرد کیئے گئے۔ انکا نظم و نسق مجلس بوسینا کے اختیار مین ہے جس کا پریسیڈنٹ شہنشاہ آسٹریا کے قائمقامی کی حیثیت مین اپنا کام زیر صیغہ مال ہر قصبہ سارا جیوو پراونشل گورنمنٹ کا صدر مقام ہے۔ یہ گورنمنٹ جو خاص صوبہ ہائے مذکورہ بالا مین اعلے اقتدار رکھتی اور آسٹروی زبان مین "لینڈس ریجی رنگ" کہلاتی ہے تین محکمون محکمہ معاملات اندرونی۔ محکمہ مال و محکمہ عدالت عامہ پر مشتمل ہے۔ انتظامی مقاصد کے لیئے یہ صوبے چھ اضلاع (ڈسٹرکٹ) اور ۴۸ تحصیلون (بضیرک) مین تقسیم کیئے گئے ہین۔ پراونشل گورنمنٹ کی امداد کیلئے ایک مجلس مشیران ہے جس مین سارا جیوو کے مذہبی عہدہ داران اعلے اور بارہ قائمقام رعایا کے داخل ہین۔ اسیطرح کی مجلسین ضلاع و تحصیلون کے حکام کی امداد کیلئے مقرر ہین۔

۱۸۹۵ء کی آمدنی کا اندازہ ۴۰،۱۰۷،۳۴ فلورن (فلورن = ۱/۲ ۱ شلنگ کے) اور خرچ کا اندازہ ۹۰۹۴۸۰۳۴ فلورن کیا گیا ہے۔ اور ۱۸۹۶ء کے موازنہ مین ۵۵۹۰۰۰ ۳ فلورن کی ایک غیر معمولی رقم بوسینا و ہرزیگوینا کی فوج کے اخراجات کی بابت درج کیگئی ہے۔

بوسینیا و ہرزی گووینا مین چھ اضلاع (قریہ) ہین ۔ اور انکا رقبہ ۲۳۲۶۲ مربع میل ہے ۔ سنجق نووی بازار پر گو فوجی قبضہ آسٹریا کا ہے ۔ مگر اوس کا ملکی انتظام ٹرکی کرتی ہے ۔ ۱۸۹۵ء مین آبادی ۱۵۶۸۰۹۲ (مذکر ۸۰۱۴۸۴ مؤنث ۷۶۷۳۹۹۲) تھی ۔ مذہب وار تفصیل یہ ہے ۔

گریک اورنیٹل کرسچین (مشرقی عیسائی پابند کلیسا ء یونانی) ۶۷۳۰۱۹۱ ۔ مسلمان ۵۴۸۶۳۲ ۔ رومن کیتھولک عیسائی ۳۳۴۱۴۲ یہودی ۸۲۱۳ دیگر مذاہب ۳۸۹۶ ۔

باشندونکی قومیت سرویین ہے ۔ صرف جنوبی اضلاع مین اننہ ط (البنی) اور تمام علاقہ مین خال خال جپسی پائے جاتے ہین ۔ بڑے آباد شہر یہ ہین ۔

سارا جیوو (صدر مقام) آبادی ۳۸۰۸۳ موسطر ۱۴۳۴۴ بنجالوکا ۱۳۵۶۶ ۔ دولینا تزلہ ۱۰۲۲۷ ۔

ان صوبون مین ایک اعلے کالج ۔ دو معمولی کالج ۔ چار تجارتی سکول ۔ ۴۴۹ مکاتب ابتدائیہ ۔ ایک مذہبی مدرسہ کلیسائی یونانی کے پادریون کا ۔ ایک مدرسہ رومن کیتھولک پادریون کے لیئے ۔ اور ایک ٹریننگ کالج معلمین کیلئے ہے ۔

سارا جیوو مین عدالت عالیہ ہے ۔ اور اضلاع و تحصیلون کی عدالتین ابتدائی عدالتین متصور ہوتی ہین ۔

زمین بڑی زرخیز ہے ۔ مگر طریقہ کاشت نہایت ہی بھدا اور پرانا ہے ۔ ہرزی گووینا کی بڑی مشہور فصل تماکو ہے مکی ۔ گندم ۔ جو پیغمبری جو پیغمبری گندم ۔ جوار ۔ گھونی کنک ۔ آلو ۔ سن اور کتان کی بھی بکثرت کاشت ہوتی ہے ۔ دونون صوبون مین پھل کی بہت افراط ہے ۔

ہرزی گووینا مین انگور کی کاشت ہوتی ہے لیکن اونسے جو شراب تیار ہوتی ہے وہ مقامی صرف کو بھی کفایت نہین کرتی ۔ نیشکر کی بھی کاشت ہوتی ہے ۔ اور دوبوج کے قریب بمقام اسورا ایک سرکاری کارخانہ قندسازی کا ہے ۔

ریشمی کیڑونکی پرورش کو بھی رواج دیا گیا ہے ۔ عام پیشہ اور ذریعہ کسب معاش مویشی پالنا اور چرانا ہے جنگلات کا رقبہ کل رقبہ سے ۵۰ فیصدی ہے ۔

معدنیات بافراط موجود ہین ۔ کانون سے لوہا ۔ تانبا ۔ میگنیشیا ۔ کرند ۔ سرمہ ۔ سیماب ۔ سیسہ ۔ جست ۔ اور کوئلہ نکالا جاتا ہے ۔ بمقام ڈولینا تزلہ نمک کی کانین موجود ہین ۔ ۱۸۹۲ء مین ۲۴ دھات کی کانون ۔

۶ دہات گلا نیگو کارخانون اور دو نمک کی ۴ کانون پر کام جاری تہا۔

۱۸۹۴ء مین پندرہ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ کا مال (جن مین سے دو لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ کی کارخانون کی بنی ہوئی اشیاء اور دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی دہات اور کلین تھین) باہر سے آیا۔ اور ۱۴۱۲۲۵۰ پونڈ کا مال باہر گیا جن مین سے ۱۰ لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ کے مویشی اور مویشی کی پیداوار تھی۔ اڑہائی لاکھ کے خشک کردہ بیر۔ اور ایک لاکھ ۵ ہزار پونڈ کے چوبی تختے تھے محصول درآمد و برآمد کے مقاصد کے متعلق بوسینا و ہرزیگو نیا آسٹریا ہنگری کا علاقہ سمجھے جاتے ہین۔

انمین ہوقت ۷۰۱ میل ریل اور ۱۳۱۵ میل سلسلہ تار برقی موجود ہے ۱۸۹۴ء مین ۶۴۶۹۹۶۶ لفافے اور پوسٹ کارڈ ۔ ۴۴۴۴۴۲ مطبوعہ پیکیٹ و نمونے اور ۹۴۹۲۰۸۹ ۱- اخبارات یہان کے ڈاک خانون سے روانہ اور تقسیم کیئے۔

فوجی خدمت ۲۰ برس سے اوپر عمر والے پر لازمی ہے۔ دیسی فوج مین فوج پیدل کی بارہ پلٹنین (ہر پلٹن چار کمپنی کی) ہین جن مین بوقت امن ۵۱۵۴ آدمی ہوتے ہین۔ آسٹریا ہنگری کی فوج قابض کی تعداد ہوقت ۲۴۰۴۸ ہے۔

۵۔ جزیرہ قبرس

بحیرہ روم مین بلحاظ وسعت یہ تیسرا جزیرہ ہے۔ ایشیاء کوچک کے ساحل سے وہ ساٹھ میل اور شام کے ساحل سے ۶۱ میل ہے۔ ۴ جون ۱۸۷۸ء کے معاہدہ قبرس[۱] کے روسے جو انگلستان اور ٹرکی مین ہوا۔ اس جزیرہ کا قبضہ و انتظام بچندین وجوہات انگلستان کو دیدیا گیا۔ یہان انگریزون کی طرف سے ایک ہائی کمشنر مقرر ہے۔ موجودہ کمشنر سر والٹر جوسف سینڈل کے سی ایم جی ہین۔ جو ۱۸۹۲ء مین مقرر کیئے گئے۔ اونکی تنخواہ تین ہزار پونڈ سالانہ ہے۔ اونکو وہی اختیارات حاصل ہین جو نو آبادیون کے گورنرون کے معمولی اختیارات ہین۔ ہائی کمشنر کی امداد کے لیئے ایک اکزکٹو کونسل (مجلس عامل) مقرر ہے۔ جس مین فوج کا افسر اعلے گورنمنٹ قبرس کا چیف سکرٹری۔ کوئینز ایڈوکیٹ اور ریسیور جنرل شامل ہین۔ لیجسلیٹو کونسل مین ۱۸ ممبر ہین۔ ۶ مندرجہ ذیل سرکاری عہدہ دار۔

چیف سکرٹری۔ کوئینز ایڈوکیٹ۔ ریسیور جنرل۔ ڈایرکٹر محکمہ پیمایش۔ اورنیکوسیا کا کمشنر۔ اور بارہ

[۱] معاہدہ قبرس مفروضہ سلطانم آرمینا مین بالتفصیل درج ہے۔ مولف ۱۲

ممبر (پانچ برس کی میعاد کے لیئے) رعایا منتخب کرتی ہے۔ مسلمان ووٹر تین ممبرون کے لیئے اور غیر مسلم ووٹر نو ممبرون کے لیئے رائے دیتے ہین۔

تمام عثمانلی مرد رعایا و سرکار انگریزی اور اجنبی جو ۲۱ برس سے عمر مین کم نہ ہون۔ جزیرہ مین پانچ برس رہائش رکھ چکے ہون۔ اور ان ٹیکسون مین سے جو "ورغس" کہلاتے ہین۔ کوئی ایک ٹیکس ادا کرتے ہون رائے دینے کا استحقاق رکھتے ہین۔ بڑے بڑے شہرون مین میونسپل کمیٹیان موجود ہین جن کے ممبرون کو سکونت رکھنے والے مالکان مکانات اور محصول ادا کنندگان منتخب کرتے ہین۔ میونسپل کمیٹی کا ممبر وہ شخص ہو سکتا ہے جو ووٹر (رائے دہندہ) ہو اور ایسی جایداد کی بابت محصول دیتا ہو جس کی سالانہ آمدنی بلحاظ آبادی شہر دس پونڈ سے ۴۰ پونڈ تک ہو۔

جزیرہ کا رقبہ ۳۵۰۰ میل مربع۔ آبادی (بروئے مردم شماری سنہ ۱۸۹۱ء) ۲۰۹۲۸۶ ہے جن مین سے ۱۰۶۸۳۸ مرد اور ۱۰۲۴۴۸ عورتین ہین۔ فوج اس آبادی مین شامل نہین۔ آبادی کی گنجانی کی اوسط فی مربع میل ۵۸ ہے۔ مسلمان ۴۷۹۲۶ اور دیگر مذاہب کے جنمین زیادہ تر گریک چرچ کے معتقدین ہین ۱۶۱۳۶۰ ہین۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین حساب لگایا گیا تھا۔ کہ اوسط پیدائش فی ہزار ۳۳ ۱/۲۵۔ اور اوسط اموات فی ہزار ۲۴ ہے۔

بڑے بڑے شہر یہ ہین۔

نیکوسیا جو جزیرہ کا صدر مقام اور گورنمنٹ کا دار الریاست ہے آبادی ۱۲۵۱۵۔ بندرگاہ لارناسہ کا ۷۵۹۳، بندرگاہ لماسول ۷۳۸۸۔ فاماگوسٹا معہ وروشیا ۳۳۳۹۔ پافو معہ قطیمیہ ۲۸۰۱۔ قرینیہ ۱۳۲۲۔

جزیرہ چھ اضلاع پر منقسم ہے۔ جو مندرجہ بالا شہرون کے نام سے پکارے جاتے ہین۔ دو تین برائے نام ہائی سکولون کے ماسوا، باقی تمام مدارس جزیرہ کے ابتدائی ہین۔ معاینہ مدارس کے لیئے سرکاری انسپکٹر مقرر ہے اور گورنمنٹ تعلیم کی امداد کے لیئے ۲۳۳۰ پونڈ سالانہ عطاء کرتی ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء مین ۲۱۰ عیسائی سکول تھے جن کے طلباء کی تعداد ۱۰۶۴۱ تھی۔ اور ۱۷۰ اسلامی مدارس معہ ۳۷۰۵ طلباء کے تھے۔ سرکاری امداد کے علاوہ باقی کل خرچ سررشتہ تعلیم پر ۱۲۵۰۸ پونڈ سالانہ ہے۔ یہ رقم فیسون چندون اور اوقاف سے حاصل ہوتی ہے۔ یہان دس ہفتہ وار اخبار جاری ہین۔ دو انگریزی مین ۴ یونانی اور دو ترکی مین۔ جزیرہ مین کل عدالتین جنکی سنہ ۱۸۸۲ء مین اصلاح ہوئی تھی حسب ذیل ہین:

(۱)۔ ایک عدالت عالیہ جو دیوانی فوجداری اپیلین سماعت کرتی ہے (۲) چھ فوجداری عدالتین جن کو غیر محدود فوجداری اختیار حاصل ہین (۳) چھ عدالتہائے ضلع جنکو فوجداریکی محدود اور دیوانی کے غیر محدود اختیارات حاصل ہین (۴) چھ مجسٹریٹی عدالتین جنکو سرسری تحقیقات کا اختیار ہے (۵) دیہاتی منصفونکی عدالتین۔ عدالت عالیہ کے سوائے اور کل عدالتون مین دیسی (مسلمان وعیسائی) جج شریک ہوتے ہین۔ آبادی کے لحاظ سے جرائم کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ اور باشندے مقدمہ بازی کی شائق ہین۔ پولیس نوجکی مکمل جانشیت تقریباً ۷۰۰ جوان ہین۔

پانچسال گذشتہ کی آمدنی وخرچ حسب ذیل ہی: حسابی سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے۔

—	سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء	سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء	سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء	سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء	سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
آمدنی	۱۹۴۹۳۶	۲۱۷۱۶۲	۱۸۹۹۳۳	۱۷۷۰۵۴	۱۶۷۰۹۳
خرچ	۱۰۷۵۸۹	۱۱۲۷۴۲	۱۱۱۳۹۴	۱۱۷۶۵۴	۱۱۴۷۵۶

آمدنی کی بڑی مدین یہ ہین:۔
پیداوار اراضی کا عشر (جو جنس مین لیا جاتا ہے) جائیداد غیر منقولہ اور تجارتی منافعون کے ٹیکس۔ ٹیکس بدل عسکریہ۔ بھیڑ بکری اور سورون کا ٹیکس۔ محاصل درآمد وبرآمد محصول آبکاری۔ اسٹامپ ورسوم عدالت اور اجارۂ نمک سنہ ۹۴-۹۳ء مین آمدنی پرمٹ ۲۷۲۱ پونڈ ہوئی۔
قومی قرضہ کوئی نہین بروے معاہدہ سنہ ۱۸۷۸ء ۹۲۸۰۰ پونڈ کی سالانہ رقم بطور خراج باب عالی کو ادا کرنی واجب ہی مگر اسے عثمانیہ خزانہ مین براہ راست داخل کرنے کی بجائے سنہ ۱۸۵۵ء سے ترکی قرضہ ضمانتی کے قرضخواہون کو دیدیا جاتا ہے (مترجم)
انگلستان کے شہنشاہی فنڈ سے جزیرۂ قبرس کی گورنمنٹ کو حسب ذیل سالانہ امداد ملی ہے سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء مین ۴۵ ہزار پونڈ سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء مین ۳۵ ہزار پونڈ سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء مین ہزار سنہ ۹۴-۹۳ء مین صفر سنہ ۹۵-۹۴ء مین صفر سنہ ۹۵-۱۸۹۴ء مین ۲۵ ہزار۔
قبرس زرخیز ملک ہی۔ بڑی پیداوارین یہ ہین۔ غلہ۔ کپاس۔ خروب۔ السی۔ زیتون۔ ریشم۔ کشمش۔ پھل ترکاریان۔ پنیر۔ اون۔ کچا چمڑا۔ شراب۔ قابل زراعت رقبہ مین سے ایک تہائی مزروعہ ہے۔ واتین بھی

بافراط ہین سواحل سے ہر سال ۲۰ ہزار سے لیکر ۳۰ ہزار پونڈ تک کا اسفنج - (جو در اصل ایک قسم کا دریائی جانور ہے) پکڑا جاتا ہے -

تجارت در آمد، بر آمد اور جہازات کی آمد و رفت کا نقشہ پنجسالہ یہ ہے تجارت کی مالیت مین نقدی شامل نہین -

	سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
مالیت تجارت در آمد پونڈون مین	۲۷۴۱۲۳	۳۴۴۱۲۵	۳۴۴۶۸۲۱	۳۱۶۸۷۲	۲۵۵۴۳۹
مالیت تجارت بر آمد پونڈون مین	۳۹۹۶۴۸	۴۳۲۴۱۹	۲۹۸۱۶۵	۳۱۶۵۴۳	۲۵۷۹۰۲
وزن جہازات آیندہ و روندہ ٹنون مین -	ٹن ۱۴۴۴۷۴	ٹن ۵۲۳۷۲۹	ٹن ۵۱۵۹۲۲	ٹن ۵۴۹۳۳۲	ٹن ۴۶۳۴۷۴

تجارت در آمد کی مالیت وہ درج کی جاتی ہے جو اوسکی مال اترنے کی بندرگاہ مین ہوتی ہے - اور اس مین ڈھوئی - کرایہ - قیمت خرید اور تمام دیگر اخراجات شامل ہین - تجارت بر آمد کی وہ مالیت درج ہے جو روانگی کے بندر مین جب کہ مال جہاز پر لدنے کو تیار ہو اوسکی ہوتی ہے - مقدار و مالیت اسباب سوداگرون کی بیان پر لکھی جاتی ہے - اور قابل محصول اشیاء کو واقعی وزن کر لیا یا ناپ لیا جاتا ہے جس ملک سے مال آئے یا جہان جائے وہ بھی سوداگرون کے بیان پر لکھے جاتے ہین - اور بیجکون اور جہاز کی بلٹیون سے انکے بیان کی تصدیق کر لیجاتی ہے - جو مال باہر سے آتا ہے وہ قبرس مین ہی کھپتا ہے - اس کے راستہ دوسری جگہ نہین جاتا -

۱۸۹۵ء مین انگلستان سے ۷۴۴۵۰۶ پونڈ کا مال قبرس مین آیا - اور قبرس سے وہان ۹۹۴۴۶ پونڈ کا گیا - قابل محصول تجارت بر آمد ۴۴۴۲۰۹۴ پونڈ - اور محصول سے بری ۹۹۵۷۴ پونڈ تھی - آخر الذکر رقم مین ۱۹۹۷۶ پونڈ مالیت کی نقدی شامل ہین -

اشیاء بر آمد - گندم - جو - خرنوب - شراب - کپاس - کشمش - ریشمی کوئیے - کچے چمڑے اور کھالین - اون - پنیر - مسور - ماش وغیرہ - حیوانات - پھل اور ترکاریان بڑی بڑی اشیاء در آمد سوتی و اونی پارچات - تمباکو - ادویات - چاول - ململ - لوہا - چمڑا - مٹی کا تیل - لکڑی - تمنہ صابن اور سستی برتن -

مروجہ سکے۔ انگریزی۔ ترکی اور فرانسیسی طلائی انگریزی نقرئی سکے۔ قبرسی پیاسٹر۔ نیم پیاسٹر اور چہارم پیاسٹر۔ نو قبرسی پیاسٹر ایک شلنگ کے برابر ہوتے ہین۔ امپیریل عثمانیہ بنک نے جزیرہ مین اکثر جگہ شاخین کھولدی ہین۔ ترکی پیمانے اور وزن مروج ہین۔

جزیرہ مین تقریباً ۰۰ ۴ میل عمدہ سڑکین اور ۴۰ ۴ میل سلسلہ تار برقی ہے جو سکندریہ اور شام سے ملا ہوا ہے۔ ۹۷-۱۸۹۶ء مین جملہ خطوط و پیکیٹ وغیرہ جزیرہ مین حسب ذیل تقسیم کیئے گئے بمقامی ۲۵۰۱۰۵۔ باہر سے آئے ۲۳۷۵۸۴۔ ممالک غیر کو روانہ کئے گئے ۲۶۶۹۹۷۔ ۱۸۹۶ء مین لارنیکا سے تیس میل ریلوی لائین بنانا سرکار نے منظور کیا تھی

۶- ٹیونس[۱]

حکمران بے۔ سید علی بن سیدی احسن بے۔ پندرہ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو متولد ہوا اور ۲۸ اکتوبر ۱۸۸۲ء کو سیدی محمد الصادق اپنے بہائی کے بعد تخت نشین ہوا۔

یہ ملک ۱۵۷۵ء سے سلطنت عثمانیہ کے ماتحت ہے۔ موجودہ حکمران خاندان ابن علی ترکی باشندہ جزیرہ کریٹ کی اولاد سے ہے۔ جو سلاطین عثمانیہ کے زیر فرمان ۱۶۹۱ء مین ٹیونس کا فرمانروا ہوا اس وقت سے حکومت اوس کے خاندان مین چلی آتی ہے۔ سلطان عبد العزیز خان مرحوم نے سیدی احسن بے کی حسن خدمات سے خوش ہوکر بروئے فرمان شہنشاہی مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۷۱ء اوسکو خراج کی ادائگی سے معاف کر دیا۔ مگر اس معافی خراج کے ساتھہ ہی یہہ بالوضاحت قرار دیدیا کہ بے مذکور برابر سلطان کی رعیت اور ملک ٹیونس باب عالی کا زیر فرمان اور ماتحت علاقہ ہے +

گورنمنٹ

فرانس نے ۱۸۸۱ء کے موسم بہار مین ٹیونس پر (غاصبانہ) حملہ کرکے (جو انگلستان کا ایما سے ہوا تھا) اس ملک کو اپنی حفاظت مین لے لیا۔ اور سبارہ مین ۱۲ مئی ۱۸۸۱ء کو قطر السعید مین ہر دو ملکون کے درمیان عہدنامہ تحریر ہوا جسکی تصدیق فرمانروائے ٹیونس نے بروی احکام مجریہ ۴ اپریل ۱۸۸۴ء کردی۔ فرانسیسی نائب فطر ریزیڈنٹ کہلاتا ہے۔ اور دوسکرٹری ٹیونکی امداد سے فرانس کے صیغہ خارجیہ کے زیر احکام ملک پر عملی طور سے وہی حکومت کرتا ہے صیغہ خارجیہ نے معاملات ٹیونس کے انصرام کیلئے پیرس مین ایک خاص محکمہ قائم کر رکھا ہے ۱۸۸۳ء تک ٹیونس مین ممالک غیر کی قونصلیہ عدالتین تھین جنکو یکم جنوری ۱۸۸۴ء سے موقوف کرکے اونکی جگہ فرانسیسی جج مقرر کیئے گئے +

---

[۱] جسطرح مصر پر انگریزون نے قبضہ کیا ہوا ہے اسیطرح ٹرکی کی اس ماتحت ریاست پر فرانس نے فوجی قبضہ اور ملکی تصرف کر رکہا ہے اب بظاہر ٹیونس کا ٹرکی سے کوئی تعلق نہین رہا تاہم سلطان المعظم اسکو برابر اپنا ماتحت علاقہ سمجھتے ہین۔ اور موجودہ صورت کو صرف عارضی جانتے ہین جس کا جلدی یا دیر مین بدل جانا اور پہر سابقہ حالت کا عود کرنا شان ایزدی سے کچھ بعید نہین ہے۔ مولف۔

رقبہ و آبادی موجودہ حدود اربعہ یہ ہین شمال مشرق مین بحیرہ روم مغرب مین فرانسیسی مقبوضہ الجیریا کا دجو نیز کئی صدیون تک عثمانی علاقہ رہچکا ہے اور ۱۸۳۰ء مین فرانس نے دسپر قبضہ کر لیا) ضلع قسطنطین ہے۔ اور جنوب مین صحرائے اعظم و ترکی صوبہ ٹریپولی (طرابلس الغرب) ہے شرقاً غرباً اوسط عرض ایکسو میل ہے۔ اور کل رقبہ تخمیناً ۴ لاکھ ۵۰ ہزار انگریزی مربع میل ہے جسمین صحرا کا وہ حصہ بھی جو بلاد الجرید کے مشرق کدامیز تک چلا گیا ہے شامل ہے۔ آبادی کا اندازہ پندرہ لاکھ کیا گیا ہے جنمین سے ۱۸۹۱ء مین ۳۷۹۹ فرانسیسی تھے۔ آبادی کا جزو اعظم بدو عرب اہل قبائل ہین۔

دار السلطنت کا نام بھی ٹیونس ہے جسکی آبادی بمعہ مضافات ایک لاکھ ۴۵ ہزار ہے انمین سے ۲۴ ہزار یہودی ہین۔ باقی مور عرب حبشی اور یہودی ہین ۱۸۹۳ء مین سمندر سے بندرگاہ ٹیونس تک ایک وسیع و عمیق نہر تیار ہو کر کھولی گئی جسکی راستہ سمندر مین چلنے والے بڑے بڑے جہاز بخط مستقیم ٹیونس پہونچنے کے قابل ہو گئے ہین۔ ۱۸۹۲ء مین ۱۸ سرکاری اور نو غیر سرکاری ابتدائی مدارس تھے جن کے طلبا کی تعداد ۱۵۷۱۲ (منجملہ انکے ۴۱۵۲ لڑکیان تھین) تھی۔

قبضہ فرانس کی تقویت سے قصبہ کارتھیج کو رومن کیتھولک مذہب کے مذہبی علاقہ کا صدر مقام بنایا گیا ہے۔ مذہبی اقتدار اعلے الجیرز کے آرچ بشپ کو حاصل ہے اور وہی اپنے نائبین اور مذہبی عہدہ دار بھی مقرر کرتا ہے کل آبادی باستثناء ذیل مسلمان ہے۔ یہودی ۴۵ ہزار۔ رومن کیتھولک ۳۵ ہزار گریک کیتھولک چار سو۔ پروٹسٹنٹ ۲۵۰

صیغہ مال ۱۸۹۴ء کی آمدنی ۳۲۳۲۴۳۱۰۰۰ فرینک اور خرچ ۲ کروڑ ۳۱ لاکھ ۴۵ ہزار ۸ سو ۵۰ فرینک اندازہ کیا گیا تھا ۱۸۹۵ء کے موازنے یہ ہین :-

مدات آمدنی	فرینک	مدات خرچ	فرینک	مدات آمدنی	فرینک	مدات خرچ	فرینک
محاصل بلاواسطہ	۷۹۳۴۴۰۰	محکمہ مال سود وغیرہ قرضہ	۱۱۳۴۹۰۰	سرکاری املاک	۲۸۷[illegible]	فوج	۶۰۸۷۷۰
محصول پیشہ وغیرہ	۷۵۱۱۰۰۰	انتظامی محکمہ	۳۱۵۲۱۵۲	مختلف	۹۰۲۲۰۰	مختلف	۲۷۶۲۷۰۲
اجارے	۵۱۷۵۸۰۰	تعمیرات عامہ	۴۴۷۹۵۰۰	میزان محصولی آمدنی	۲۲۴۸[illegible]	میزان اخراجات سالی	۲۲۴۳۹۹۲۴

۱۸۸۸ء مین کل قومی قرضون کو ۵۲۰۰۰۷ پونڈ کی ایک رقم مین مجتمع کیا گیا اور اسکو ۵۲۴۰۰۳ اسٹاکون مین تقسیم کر کے ہر ایک اسٹاک کی نامنہاد مالیت پانسو فرینک رکھی گئی اور یہ قرار دیا گیا کہ یہ قرضہ دوامی ہوگا یعنی اصل کبھی ادا نہین کیا جائیگا اور صرف سود سالانہ دیا جاویگا شرح سود ۴ فیصدی مقرر کیگئی اور انکی سالانہ مقدار ۵۲۳۰۰ پونڈ

یا ۲۰۷۵۰۳۰ فرنیک سالانہ ہین کمیٹی نے ۱۸۸۸ء مین اس قرضہ کو دوسری ہیئت مین تبدیل کرکے شرح سود ۴ کی بجائے ۳½ فیصدی کردیگئی۔ اور قرار دیا گیا کہ سالانہ جزوی ادائیگیون سے کل قرضہ ۹۹ برسون مین بیباق کردیا جاوے ۱۸۹۲ء مین اس ۲½ فیصدی سود والی قابل انفکاک قرضہ کو ۳ فیصدی سود کے قرضہ مین تبدیل کردیا گیا ✦

کسب و روزگار عام کسب کاشتکاری ہے ۱۸۹۲ء مین گندم ۳۶۴۰۵۰ ہیکٹیر[1] اور جو ۴۷۲۹۶۰ ہیکٹیر یعنی کل مزروعہ رقبہ کی چھٹے حصہ پر کاشت تھی۔ انگورستانون کا رقبہ ۹۵۰۹۵ ہیکٹیر ہے جن سے ۹۴۸۵۹ ہیکٹو لیٹر[2] پیداوار ہوتی ہے۔ جو زیادہ تر مقامی خرچ پر صرف ہوجاتی ہے ۱۸۹۳ء مین ۹۶ لاکھ ۱ ہزار ہیکٹو لیٹر روغن زیتون پیدا ہوا۔ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۲ء کو تعداد مویشی یہ تھی۔ گھوڑی ۲۴۴۰۱۵ گدھے اور خچرین ۲۰۰۶۱۱۹۔ گائے بیل بھینس ۲۰۲۲۳۳ بھیڑین ۱۸۱۴۳۲۲۳ بکریان ۳۶۴۸۱۹۔ اونٹ ۲۲۹۹۴ ۱۲ سور ۱۰۹۲۳۔

ماہی گاہونکے ٹھیکے بالعموم اطالین لوگون کے ہاتھ مین ہین ۱۸۹۴ء مین مچھلی کا شکار تفصیل ذیل ہوا سارڈین مچھلی ۱۱۱۰۰۵۶ کیلوگرام مالیتی ۱۲۲۷ پونڈ[3]۔ انچووی مچھلی ۴۲۲۹۵۷ کیلوگرام مالیتی ۲۱۶۷۸ پونڈ۔ اسفنج وسیپ ۱۹۹۶۲۰ کیلوگرام مالیتی ۱۲۲۰۹۴ پونڈ ✦

تجارت پچھلے دو برسون مین ٹیونس اور دیگر ممالک مین جو تجارت ہوئی اوسکی مابت ملک وار حسب ذیل ہے۔

ملک	سنہ ۱۸۹۳ء درآمد اس ملک سے	سنہ ۱۸۹۳ء برآمد اس ملک کو	سنہ ۱۸۹۴ء درآمد اوس ملک سے	سنہ ۱۸۹۴ء برآمد اوس ملک کو
فرانس والجیریا	فرنیک ۲۳۳۳۰۸۷۵۰	فرنیک ۱۹۴۱۳۷۲۵	فرنیک ۲۸۸۹۷۰۲۰	فرنیک ۲۵۹۱۲۰۸۸
برطانیہ کلان و مالٹا	۵۲۲۰۰۷۵	۳۰۰۸۴۵۰	۷۶۵۱۶۰۱	۴۶۹۳۰۴۰
اٹلی	۴۱۱۱۸۵۰	۴۵۴۰۳۰۰	۴۱۹۸۷۲۲	۳۱۶۴۴۵۴
آسٹریا	۱۲۴۶۶۰۰	۱۴۷۴۷۵	۴۱۸۰۹۳	۱۹۷۲۳۹
بلجیم	۹۹۸۱۲۵	۴۶۵۸۲۵	۱۴۸۰۷۵۳	۱۲۹۳۶۴۶
دیگر ممالک	۳۴۶۷۸۲۵	۲۰۳۹۵۵۰	۳۲۷۶۵۲۶	۱۶۷۳۲۹۹
میزان	۳۱۳۸۳۲۲۵	۲۹۶۸۵۳۲۵	۴۱۹۲۲۷۱۵	۳۹۹۳۲۷۶۶

۱۸۹۴ء مین بڑی اشیاء درآمد یہ تھین۔ سوتی پارچات ۵۰ لاکھ فرنیک۔ سیمونینا ۴ لاکھ نوسو فرنیک سوتی اشیاء ۲ لاکھ

[1] ہیکٹیر فرانسیسی پیمانہ مسطح جسکا رقبہ ۲.۴۷ ایکڑ کے برابر ہے [2] ہیکٹولیٹر سیال اشیاء ماپنے کا پیمانہ ہے خشک پیمانہ ۲¾ بشلون کے برابر اور سیال اشیاء کا پیمانہ ۲۲ گیلن کے برابر ہے [3] کیلوگرام ۲.۲ پونڈ کے برابر ہوتا ہے ۱۲۔

فرنیک ۔ قند ۸۰ لاکھ فرنیک ۔ گندم ۸۰ لاکھ فرنیک ۔ ملبوسات ۱۲ لاکھ فرنیک ۔ قہوہ دس لاکھ فرنیک ۔ چرمی اشیا
برآمدیہ تھین ۔ گندم ۳۰ لاکھ فرنیک ۔ جو ۹۳ لاکھ فرنیک ۔ روغن زیتون ۶۹ لاکھ فرنیک ۔ مویشی ۲۵ لاکھ ۔ الفا
وغیرہ پندرہ لاکھ ۔ اسفنج بارہ لاکھ فرنیک ۔ زنگنرکی چھال بارہ لاکھ فرنیک ۔ جست ۱۱ لاکھ فرنیک ۔ پچھلے پانچ
برسون مین ٹیونس اور برطانیہ کلان مین بروئے نقشجات مجلس تجارت اسقدر تجارت ہوئی ۔

	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
ٹیونس سے برطانیہ کلان کو جو مال گیا	۱۸۷۶۶۴۲ پونڈ	۱۱۲۴۰۳۰ پونڈ	۸۵۸۱۳۱۱ پونڈ	۷۰۵۸۴۸ پونڈ	۸۸۵۲۸
برطانیہ کلان سے جو ٹیونس مین آیا	۱۶۴۶۱۷	۱۷۴۴۵	۱۱۱۲۸۹	۱۱۲۹۹۹	۲۲۶۶۸۸

سنہ ۱۸۹۴ء مین برطانیہ کلان کو بڑی اجناس یہ گئین ۔ کاغذ بنانیکا دیگر مصالحہ اور اسپرٹو گھاس ۵۱۹۴۵۹ پونڈ مالیت
کا ۔ اور انگلستان سے بڑی جنس سوتی پارچات مالیتی ۳۵۸۹۵۱ پونڈ کے گئے ۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ٹیونس کی بندرگاہون مین
۹۰۸۸ جہاز ۱۰۷۶۸۹۲ ٹن کے داخل ہوئے انمین سے ۴۵۱۵ جہاز ۷۶۹۱۰۹ ٹن کے فرانسیسی ۲۵ جہاز ۳۵۰۵۳۵ ٹن کے
اطالین اور ۱۸۲ جہاز ۲۴۹۶ ٹن کے انگریزی تھے ۔ ریلوی لائنونکی لمبائی ۴۰۰ میل ہے اور کئی نئی لائنین زیر تعمیر ہین ۔ سلسلہ
تار برقی کا طول ۱۵۲۵ میل ہے جسکی تارونکی لمبائی ۴۴۰۳ میل ہے ۔ ۳۳ تار گھر ہین ۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین انہون نے ۵۱۰۳۷۴ پیغام
روانہ کئے ۔ اسی سال ۱۲۲ ڈاکخانہ تھے جنہون نے ۴۶۲۰۴۹۳ ملکی خطوط وغیرہ اور ۲۲ لاکھ سے زیادہ غیر ملکی خطوط وغیرہ روانہ و تقسیم کئے ۔

سکے اوزان اور پیمانے پہلے سکہ پیاستر مروج تھا جو ۶ آنے یا چھ پنس کے برابر ہوتا تھا اب سرکاری سکہ مضروبات فرانسیسی سکون کے مشابہ ہین ۔ اور فرانس مین مضروب
ہوتی ہین ۔ عام مستعمل وزن اونس ہے جو ۳۱.۴۸ گرام کے برابر ہے ۔ رطل مین ۱۶ سے لیکر ۲۴ اونس تک ہوتے ہین ۔

پیمانہ غلہ ۔ قافزی = ۱۶ ویبا = ۱۶ بشل ۔ ایک ویبا = ۱۲ صاع

طولانی پیمانہ جات ۔ پق عربی برائے ململ = ۱۹۶۳. گز کے ۔ پق ترکی برائے ریشم = ۰.۷۰۵ گز کے ۔ پق
اندلسوی برائے پارچات = ۰.۶۹۵ گز کے ۔

انگریزی قونصل جنرل متعینہ ٹیونس ۔ ڈبلیو ایچ ڈی ہیگرڈ ۔

مطبوعہ روز بازار (جنرل لائبریری ایجنسی) امرت سر

ترکی بجٹ ۹۸-۱۸۹۷ء اور مالی حالت

ٹرکی کی مالی حالت گو ایسی اچھی اور عمدہ نہین ہے۔ تاہم جیسا کہ اوس کے دشمنون کا خیال یا آرزو ہے وہ دیوالیہ بھی نہین ہے۔ اسمین کوئی کلام نہین کہ ۱۸۷۶ء مین جب اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسلمین عبدالحمید مسند خلافت پر متمکن ہوئے اوس وقت ترکی مالی صیغہ کی حالت ناگفتہ بہ تھی جو تھوڑے ہی عرصہ بعد جنگ کے شروع ہوجانے اور پھر اوس کے بعد کئی زرخیز صوبون کے قبضہ سے نکلجانے اور ان حوادثات کے لازمی نتائج یعنے بدامنی و بدنسقی کے طفیل اور بھی ابتر ہوگئی۔ مگر جنگ سے فارغ ہوتے ہی جس محکمہ کی اصلاح کیطرف سب سے پہلے حضور ممدوح متوجہ ہوئے وہ صیغہ مال تھا۔ وہ جانتے تھے کہ ملک کی ترقی و خوشحالی زیادہ تر اسی محکمہ کی اصلاح پر مبنی ہے۔

یہ امر بیشک قابل افسوس ہے کہ عیسائی رفیق یا دشمن سلطنتونکی جابیجا دست اندازی اور عیسائی رعایا کی شورہ پشتی اور خودسری کی وجہ سے یا مسلمانون کی کاہلی۔ لاپروائی اور بے فکری سے اعلیٰ حضرت کو اپنی مساعی جمیلہ مین جیسی کہ چاہیئے ویسی کامیابی نہین ہوئی۔ ہر سال اخراجات غیر معمولی کی بھرمار سے جو انہی عیسائیونکی مہربانی سے ضروری اور اٹل ہوگئے ہین۔ آمدنی سے خرچ زیادہ ہوتا رہا ہے مگر یہہ اونھی کی ذاتی کوشش و جانفشانی کا نتیجہ ہے کہ آمدنی کم ہوجانے پر معمولی اخراجات و آمدنی کا موازنہ برابر قایم رکھ سکتے رہے ہین اور غیر معمولی اخراجات کیلئے ممالک غیر سے قرض لینے کی بجائے پرانے قرضون ہی کے رد و بدل سے یا اشد مجبوری کی صورت مین خود اپنے ہی ملک سے قرض لے کر کام چلاتے رہے ہین۔ ارمنیونکی مسلسل دو سال کی بغاوت سے کئی صوبون کی آمدنی مین لازمی طور پر کمی واقعہ ہوئی اور اس کے انطفا اور قیام امن کیلئے کئی لاکھ زائد فوج کئی مہینون تک تیار رکھنی پڑی۔ اور ساتھ ہی مخالف سلطنتون کی دھمکیون کے باعث ملک کی حفاظت اور ضروری مقامات کی مورچہ بندیون وغیرہ کی بھی ضرورت لاحق ہوگئی۔ ان سب پر اسقدر زر خطیر صرف ہوا کہ مخالفین سلطنت عثمانیہ کو پورا یقین تھا کہ سلطان اعظم کو اب بہرحال ممالک غیر سے قرض لینا پڑے گا۔ اور اس ضرورت کی وجہ سے اونپر جو کچھ دباؤ ڈالا جاویگا وہ مجبوری اوسے تسلیم کرینگے۔

یہ امر کہ سلطان المعظم کو قرضہ کی ضرورت تھی یا نہین۔ اور اگر ضرورت تھی تو کیا اونکا ارادہ قرض لینے کا تھا یا نہین انہین کو خود معلوم ہوگا۔ لیکن یہہ امر واقعہ ہے کہ اس سال کے بجٹ کو شایع ہونے سے مخالفین کے

منصوبے خاک مین ملگئے ہین - اور اون کو یقین ہوگیا ہے کہ اعلیحضرت ایسی کارروائی سے حتی الامکان ہمیشہ بچتے رہین گے جس سے غیرون کو اونکی سلطنت مین اور زیادہ مداخلت کرنیکا موقعہ ملنے کا احتمال ہو۔

بجٹ کو درج کرنے سے پہلے ناظرین کو یہ بتادینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلطنتِ عثمانیہ کی آمدنی کو یوروپ کی دولِ عظام کی آمدنیون سے بہت کم پائین گے حتے کہ اٹلی کی آمدنی بھی جو وسعت و زرخیزی مین ٹرکی پر فوقیت نہین رکھتی سلطنت عثمانیہ کی آمدنی سے پانچ گنی زیادہ ہے - اس کے کئی باعث ہین سب سے بڑا یہ کہ ترکون نے اپنے ملک کے قدرتی وسایل اور زرخیزی سے فایدہ اُٹھانے کی کوشش نہین کی - اور اب اگر سلطان اعظم کی جدوجہد سے کسی قدر اس طرف متوجہ بھی ہوے ہین تو اونکو فایدہ اُٹھانے کا موقعہ نہین دیا جاتا - دوم صنعت و حرفت کی کساد بازاری اور علوم و فنون جدیدہ سے ناواقفی سوم دیگر ممالک کی نسبت ٹرکی مین محاصل تھوڑے اور ہلکے ہین پھر اسپر محکمہ دہندگان کی نسبت بری آلہ اور مستثنے املاک و اشخاص کی تعداد زیادہ ہے - چہارم محصول درآمد و برآمد مین ممالک اجنبیہ کے ساتھ بہت رعائت کیگئی ہے - اور دوسرے ملکونکی نسبت شرح محصول عموماً کم رکھی گئی ہے پنجم لگان و معاملہ اراضی کا جنس مین وصول کرنا جس سے عمال کو خیانت کرنے کا بہت موقعہ ملتا ہے ششم عام طور پر حکام کی خود غرضی و لاپروائی -

اس تفصیل کے ساتھ ہی یہ بتا دینا بھی مناسب ہو کہ یہ نقص آجکل کے پیدا شدہ نہین - بلکہ صدیون سے چلے آتے ہین - کئی عالی ہمت سلاطین کو انکی اصلاح کا خیال پیدا ہوا - مگر بدقسمتی سے اندرونی سازشون اور بغاوتون اور بیرونی حملون نے انہین اپنے ارادون مین کامیاب نہ ہونے دیا - اعلیٰ حضرت سلطان **عبد الحمید** باوجود اونہین موانعات کے جو سلطان محمود اور سلطان سلیم کو پیش آئے - ان نقصونکی اصلاح مین بڑی سرگرمی سے مصروف ہین - اور اگر خدا کو منظور ہے تو ضرور ایک دن حصولِ مدعا مین کامیاب ہوجائین گے -

بجٹ کی تیاری کے لیئے اعلیٰ حضرت نے وزیر صیغہ مال کے ساتھ امپیریل عثمانیہ بنک کے ڈائرکٹر جنرل سر ایڈگار و نسنٹ کو بھی شامل ہونے کا حکم دیا تھا -

چنانچہ صاحب موصوف اپنی رپورٹ مین پچھلے سالون کے بجٹون (موازنون) مین یہ نقص نکالتے ہین کہ وہ کسی ایک قاعدہ پر تیار نہین کیئے جاتے رہے ۱۸۹۰ء سے لیکر سلطنت کی سالانہ آمدنی ایک کروڑ چہتر لاکھ پونڈ

ترکی اور معمولی خرچ ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ ترکی سالانہ ہوتے رہے ہین۔ یعنے بالاوسط ہر سال دس لاکھ پونڈ کا خسارہ ہوتا رہا ہے۔

اس تفصیل کے بعد صاحب موصوف آمدنی کے بڑھانے اور خرچ کو کم کرنیکے مسئلہ پر بحث کرتے ہین اونکی رائے مین جنگی محکمہ پر بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ فرانس مین جنگی محکمہ کے خرچ کی نسبت ملکی محکمون کے خرچ سے ۳۴ فیصدی اور روس وجرمنی مین ۴۴ فیصدی ہے۔ مگر ٹرکی مین یہ نسبت ۷۰ فیصدی ہے جو دنیاء کے تمام ملکون سے زیادہ ہے۔ مالی انتظام مین دو اور بڑی قباحتین اون کے نزدیک یہ ہین کہ خیانت کی گرم بازاری ہے اور ملازمونکی تعداد زیادہ ہے۔ اور اون کو باقاعدہ تنخواہ نہین ملتی۔ امر اول کا تدارک اونکی رائے مین عبرتناک سزاؤن اور سخت نگرانی سے کیا جانا چاہیے۔ ملازمون کی خیانت سے جو نقصان سلطنت کو پہنچ رہا ہے اوسکی نظیر مین وہ پیرٹ خانونکی آمدنی کو پیش کرتے ہین جو ۱۸۹۱ء مین ۲۲ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ ترکی تھی۔ مگر سال روان مین ۱۷ لاکھ پونڈ پر آگئی ہے۔

ڈاکخانہ جن مدون کا انتظام کمیشن قرضہ قومی کے سپرد ہے۔ اونکی آمدنی مین دن بدن ترقی ہو رہی ہے مگر وہ ملازمون کو بھی ایک طرح سے معذور سمجھتے ہین۔ جن کی سات سات آٹھ آٹھ مہینونکی تنخواہ بقایا مین ہو اون سے دیانتداری یا جانفشانی کی امید رکھنا فضول ہے۔ اسکا علاج وہ یہ بتاتے ہین کہ ایک خاص کمیشن مقرر کیا جاے اور تمام ملازمون کی تنخواہ کے برابر ایک سالانہ رقم اوس کے لیئے خاص کیجاوے اور اس رقم کا بارہوان حصہ ہر مہینے اوس کو ادا کیا جاوے تاکہ ادنی سے ادنی ملازم کو بھی اوسی باقاعدگی سے تنخواہ ملے جسطرح کہ اعلے عہدہ داران سلطنت کو ملتی ہے۔

اضافہ آمدنی کی ایک تدبیر یہ بتائی گئی ہے کہ تمباکو کے اجارہ کا پورا پورا انتظام کیا جاوے۔ ٹرکی کی تقریبًا کل باشندے یا کم از کم دو کروڑ ترک تمباکو کے سخت عادی ہین مگر اس اجارہ سے صرف گیارہ لاکھ پونڈ ترکی وصول ہوتے ہین۔ حالانکہ مصر مین بھی جس کی آبادی اس سے تیسرا حصہ ہے اسی قدر رقم وصول ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ٹرکی مین اس اجارہ کا ٹھیک انتظام نہین۔ مصر مین معقول انتظام کے طفیل اس کی آمدنی پچھلے آٹھ برسون مین دس گنی بڑھ گئی ہے۔ سر ایڈگار ونسنٹ کی رائے مین شرح محصول درآمد کو بھی جو اس وقت سات فیصدی ہے۔ اور یونان۔ بلگیریا۔ سرویا وغیرہ ممالک متصلہ کی شرح سے بہت کم ہے۔ ممالک غیر سے نئے تجارتی معاہدے کرکے بڑھا دینا چاہیے۔

اسکے بعد صاحب موصوف عثمانیہ ملکی صنعت کا ذکر کرتے ہین اور آخرکار ٹرکی کی مالی مشکلات کی نسبت حکم لگاتے ہین کہ وہ مصر کی مشکلات سے جنمین وہ ۱۸۷۶ء مین مبتلا تھا بدرجہا کم ہین کیونکہ مصر مین خرچ کو کم کرنے اور آمدنی کو بڑھانیکی بڑی گنجایش ہے اگر مصر کی مالی مشکلات کا مسئلہ اسقدر پیچیدہ ہوتا ہے جتنا کہ ٹرکی کا ہے - تو مصر کے دیوالیہ پن کو ہٹانیکی جان توڑ کوششین چند سالونکی بجائے چہہ ہی مہینونمین کامیابی کے ساتھ ختم ہو جاتین - ٹرکی مین آمدنی و خرچ کا موازنہ قایم کرنیکے لئے فقط توجہ اور دیانت داری کی ضرورت ہے خاتمہ پر وہ سلطان المعظم کی خدمت مین مندرجہ ذیل سفارشین کرتے ہین +

(۱) جنگی خرچ کو کم کیا جاوے (۲) خیانت و بددیانتی کی بیخکنی کی جاوے (۳) عہدہ دارون کو عہدہ کے لحاظ سے (اور نہ کسی ذاتی لحاظ سے) مقررہ اندازہ و پیمانہ کے مطابق باقاعدہ تنخواہین تقسیم کیجاوین (۴) انتظامی عملہ مین ملازمونکی تعداد کم کی جاوے (۵) ذمہ وار کارکنونکی تنخواہین بڑہائی جاوین (۶) محاصل بلاواسطہ کو بڑہایا جاوے (۷) آمدنی و خرچ کے ماہواری اور سالانہ نقشے تیار اور شائع کیئے جائین (۸) وزیر صیغہ مال کو بے قاعدہ خرچ کرنے والے کو سزاء دینے اور ایسے غیر معمولی اخراجات کو منظور کرنیسے جن کیلئے باقاعدہ طور پر اجازت نہ دیگئی ہو انکار کرنے کا اختیار دیا جاوے۔

اوس خاص کمیشن نے جو بجٹ کی تیاری کیلئے مقرر ہوئی تھی اوسے اس رپورٹ کے منشاء کے مطابق تیار کرکے اعلیٰحضرت کی خدمت مین پیش کیا تو اونہون نے نہ صرف کمیشن کی سفارشون کو فی الفور منظور فرمایا کر محکمہ پڑتال حسابات کے پریسیڈنٹ توفیق پاشا کو نگرانی و ضبط انتظام کے کامل اختیارات عطاء فرمادیے۔ بلکہ ملک کی بہتری و فلاح اور خوشحالی و بہبودی کو اپنی ذاتی آسائیش پر مقدم رکھنے کے طبعی وصف کے اقتضاء سے جس کی نظیر دوسرے فرمانرواؤن مین ملنی محال ہے - اپنی سول لسٹ (صرف خاص) مین سے ایک تیسری تخفیف یعنی پچاس ہزار پونڈ کم کردیئے - اعلیٰحضرت سے پہلے سلاطین کو خزانہ عامرہ سے ۹۴۴۰۰ پونڈ سالانہ صرف خاص کیلئے ملتے تھے - اس رقم کے علاوہ اون کو غیر معمولی اخراجات کیلئے و دیگر محکمون کی سالانہ بچتین اور فاضلہ رقمین اور نیز ترکی مخصوصیہ کمپنی جہاز رانی - ہرقلیہ کی کوئلہ کی کانون اور شاہی کارخانہ پارچہ بافی و ترکی کلاہ کی آمدنیون مین سے ۲۳۲۵۰۱ پونڈ ترکی سالانہ ملا کرتے تھے - اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہ نے تخت پر بیٹھتے ہی دیگر محکمون کی بچتون اور ۲۳۲۵۰۱ کی سالانہ رقم کا لینا بند کرکے اسے سلطنت کو ضروری خرچون کیلئے خزانہ کے سپرد کردیا - اور بعد ازان دو مختلف موقعون پر سول لسٹ مین سے بھی کئی لاکھ پونڈ کم کردیئے چنانچہ اب نو لاکھ چودہ ہزار چارسو پونڈ کی جگہ پانچ لاکھ ۷۷ ہزار پونڈ رہگئی ہے - اعلیٰحضرت کو اس کے علاوہ شاہی

املاک کے محاصل سے بھی تقریباً چھ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے جس سے اونکی سالانہ آمدنی گیارہ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ کے قریب ہو جاتی ہے۔ اس آمدنی سے محلسرائے کا تمام خرچ ہوتا ہے جس مین پانچھزار سے زیادہ آدمی پرورش پاتے ہین۔ اور تمام عہدہ داران محل ہمایون وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ ادا کی جاتی ہے۔ پھر اسپر کوئی دن ایسا نہین جاتا جس مین خلیفۃ المسلمین جیب خاص سے معقول رقم کسی تعلیمی خیراتی یا امدادی کام کیلئے عطا نہ فرماتے ہون۔ یہ بجٹ سنہ ۱۳۱۰ھ و سنہ ۱۳۱۱ھ (ترکی سال) یعنے سنہ ۱۸۹۲ء لغایت سنہ ۱۸۹۳ء کی آمدنیون کی اوسط پر تیار کیا گیا ہے۔ اسمین کئی رقمین ایسی شامل کیگئی ہین جو سنہ ۱۳۱۳ھ ترکی کے خاتمہ پر وصول ہونگی مگر پھر بھی اسی قدر رقمین جو سنین گذشتہ کا بقایا ہین اس برس مین وصول ہوکر حساب پورا کردینگی۔ اس سال کے تخمینہ آمدنی مین پچھلے تخمینونکی نسبت یہ ترمیم کیگئی ہے کہ عشرات (دہ یکی) مین سے پہلے دس فیصدی حصہ خزانہ عامرہ کے لئے رکھ لیا جاتا تھا۔ اور باقی رقم محکمہ تعلیم عامہ اور زراعتی بنکون کے استعمال کیلئے اون کے سپرد کر دیجاتی تھی۔ اب کی دفعہ وہ حصہ ساڑھے دس فیصدی کر دیا گیا ہے جس سے خزانہ عامرہ کو دو لاکھ ترکی پونڈ وصول ہونگے۔ گورنمنٹ عشور کی جگہ جن کی وصولی مین بہت دقت ہوتی ہے اور جو ہمیشہ کم و بیش ہوتے رہتے ہین نقد معاملہ زمین تشخیص کرنیکے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ سردست بجٹ مین اس مد کی آمدنی ۴۱ لاکھ پونڈ دکھائی گئی ہے۔ یہ رقم کوئی زیادہ نہین ہے کیونکہ کئی ضلعونکی زرعی اور تمدنی حالت مین نئی ریلوے لائنون کے اجرا سے بہت ترقی ہوگئی ہے۔ محصول یا ٹکیس اغنام (بھیڑ بکری) کی سالانہ اوسط پچھلے تین سالون مین جن کی بناء پر بجٹ تیار کیا گیا ہے ۱۷۳،۸۴۹ پونڈ ترکی تھی سنہ ۱۳۱۳ھ (اپریل سنہ ۱۸۹۷ء لغایت مارچ سنہ ۱۸۹۸ء) کے بجٹ مین اسے دو لاکھ پونڈ بڑھا کر ۳۷۳،۸۴۹ پونڈ ترکی دکھایا گیا ہے۔ کیونکہ اس سال سے فی شاخ ۲ پارون کا نیا ٹیکس لگایا جائیگا۔ محصول پیشہ وران کی اوسط سالانہ مندرجہ بالا تین سالون مین ۱۲۴،۳۰۵ پونڈ ترکی تھی۔ مگر چونکہ سال زیر بحث مین یورپین صوبون کیطرح جہان سنہ ۱۳۱۱ھ مین معافی دیگئی تھی ایشیائی صوبون کے زراعت پیشہ لوگون کو اس ٹیکس سے بری کر دیا جاویگا اس کیو ۱۲۴،۳۰۵ پونڈ کم کرکے ۴ لاکھ پونڈ کا اندازہ لگایا گیا ہے اور قانون حفاظت حق ایجاد و اختراع (پیٹنٹ) کے نفاذ سے ایک لاکھ پونڈ ترکی آمدنی ہونیکا اندازہ کیا گیا ہے۔ مگر اس قانون کے نفاذ سے پہلے ابھی ضابطہ کے چند امور کی تکمیل ہو جانی ضروری ہے۔

محصول درآمد و برآمد کی سالانہ اوسط اون سالون مین ۱۲ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ سالانہ تھی مگر سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو تجارت کی بیرونقی رہی اوسے مد نظر رکھکر ۱۲ لاکھ پونڈ ترکی کا اندازہ لگایا گیا ہے پچھلے مہینون مین پرمٹ خانونکی آمدنی

بڑھنی شروع ہوگئی ہے اور سال رواں کی عمدہ فصلوں سے امید ہے کہ اور زیادہ بڑھجاویگی۔

مدات خرچ میں سے قومی قرضہ کے سود و میباقی وغیرہ کے لیئے ۴۰ لاکھ ۹۵ ہزار ۳ سو چند پونڈ ترکی کا بہ تفصیل ذیل اندازہ لگایا گیا ہے:-

	پونڈ ٹرکی
قرضہ مکفول بضمانت خراج مصر	۷۵۰۰۵۹
قرضہ جن کا اہتمام مجلس انتظام قرضہ قومی کے سپرد ہے بمعہ خرچ انتظام۔ ...	۲۶۶۱۹۹۱
دیگر قرضے	۱۲۰۴۸۳۹
فلوٹنگ ڈیبٹ (یعنے سرکاری طرف سے جو کرنسی نوٹ جاری ہیں)	۵۲۳۵۲۳
ضمانتہائے ریلوے	۸۶۸۸۹۴
تاوان جنگ	۴۵۰۰۰۰
	۶۴۵۹۳۰۶

انتظامی محکموں کے اخراجات کو بجٹ میں کم کرکے دکھلانے سے کمیشن نے اون محکموں سے خط وکتابت کرکے یہ اطمینان کر لیا تھا کہ تخفیف خرچ سے سرکاری کاروبار میں کوئی ہرج نہیں ہوگا چنانچہ بجٹ میں جو تخفیفیں دکھائی گئی ہیں اون کو عمل میں لائے جانے کیلئے احکام صادر ہوگئے ہیں خاصکر ردیف فوج کو رخصت کرنے کیلئے وزارت اور گورنران صوبہ کو حکم دیا گیا ہے۔ اسٹیمیٹ کا موازنہ حسب ذیل ہے:-

آمدنی	۱۸۵۱۱۳۲۳ پونڈ ترکی
خرچ	۱۸۴۲۹۴۱۱ ,,
فاضلہ	۸۱۹۱۲ ,,

بجٹ میں غیر معمولی اخراجات کیلئے کوئی اسٹیمیٹ تیار نہیں کیا گیا۔ پس یہ صورت مندرجہ بالا تب ہی قائم رہ سکتی ہے کہ آمدنی کو غیر معمولی خرچ پر صرف کرنے سے محفوظ رکھا جائے۔ مگر ویسے ہی دوسری طرف جدید اجاروں سے جو آمدنی حاصل ہوگی۔ اور نئے تجارتی معاہدوں سے آمدنی محصول درآمد و برآمد میں جو اضافہ ہوجائے گا۔ اون کو حساب میں شامل نہیں کیا گیا اس لیئے یقین کامل ہے کہ ضروری اخراجات غیر معمولی کیلئے یہ بھی آمدنیاں کفایت کرسکیں گی۔ کل بجٹ میں مشتبہ رقم صرف دو ایک لاکھ پونڈ کی ہے جو قانون پیٹنٹ کے نفاذ پر لائسنس ٹیکس سے حاصل ہوگی ÷

بجٹ آمدنی و خرچ سلطنت عثمانیہ

برائے سنہ ۱۳۱۴ ترکی۔

مطابق

(مارچ ۱۸۹۷ء لغائت فروری ۱۸۹۸ء)

آمدنی

صیغہ	سالانہ اوسط سنہ ۱۳۰۸ لغایت سنہ ۱۳۱۲	سنہ ۱۳۱۳ کی آمدنی
۱۔ محاصل بلاواسطہ وعشر وٹیکس۔		
	پونڈ ترکی	پونڈ ترکی
محصول اراضی قسطنطنیہ	۲۷۵۰۲۲	۲۷۵۰۲۲
محصول اراضی دیگر صوبجات	۲۲۳۶۹۰۲	۲۲۳۶۹۰۲
محصول پیشہ وران از صوبجات	۷۴۲۱۳۵	۵۰۰۰۰۰
بدل عسکریہ از صوبجات	۸۸۶۲۱۰	۸۸۶۲۱۰
عشر	۴۲۲۳۲۳۸	۴۱۰۰۰۰۰
ٹیکس اغنام و مویشی	۱۷۳۷۸۴۹	۱۹۳۷۸۴۹
ٹیکس خنازیر	۱۶۲۱۳	۱۶۲۱۳
کرایہ مکانات	۳۵۶۶۷	۳۵۶۶۷
دیگر ٹیکس	۲۶۹۳۹۳	۲۶۹۳۹۳
میزان	۱۰۵۳۱۷۲۹	۱۰۲۵۷۲۵۶

خرچ

صیغہ	خرچ سنہ ۱۳۱۳ میں	تخفیف	خرچ سنہ ۱۳۱۴ میں
۱۔ سول لسٹ	ترکی پونڈ	پونڈ ترکی	پونڈ ترکی
سلطانی سول لسٹ	۶۲۷۱۷۲	۵۰۰۰۰	۵۷۷۱۷۲
وظیفہ شاہزادگان و شاہزادیان	۳۰۵۳۷۸	۰	۳۰۵۳۷۸
میزان	۹۳۲۵۵۰	۵۰۰۰۰	۸۸۲۵۵۰
۲۔ قرضۂ قومی			
قرضہ مجتمعہ و سود وغیرہ	۵۰۶۴۰۸۸	۰	۵۰۶۴۰۸۸
قرضہ روان (سود وغیرہ)	۱۳۹۴۲۱۸	۰	۱۳۹۴۲۱۸
میزان	۶۴۵۹۳۰۶	۰	۶۴۵۹۳۰۶

آمدنی

صیغہ	پونڈ ترکی سالانہ اوسط سنہ ۱۳۰۷ء لغایت سنہ ۱۳۱۰ء	پونڈ ترکی سنہ ۱۳۱۱ء کی آمدنی
۲۔ محاصل بالواسطہ و متفرق آمدنیان		
محصول پوسٹ خانجات	۲۱۶۵۷۸۴	۲۰۰۰۰۰۰
محصول نمک	۷۸۶۱۹۰	۷۸۶۱۹۰
محصول تمباکو	۷۵۴۲۹۵	۷۵۴۲۹۵
محصول سکرات	۲۴۸۵۳۵	۲۴۸۵۳۵
محصول لکڑی	۲۷۷۱۱۰	۲۷۷۱۱۰
محصول ماہی گاہین	۱۰۷۶۱۶	۱۰۷۶۱۶
عشر تمباکو	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
محصول ریشم	۱۰۶۳۸۷	۱۰۶۳۸۷
کمپنی فروخت تمباکو سے منافعہ کا حصہ	۵۵۱۰۰	۵۵۱۰۰
کمپنی مذکور سے ٹیکس بگیر یا سے سعد بلوا کی	۴۰۰۰۰	۴۰۰۰۰
بابت نیز رومیلیا کی زرعی پیداوار کا حصہ	۸۶۴۶۴	۸۶۴۶۴
متفرق	۹۴۴۹	۹۴۴۹
میزان	۴۴۳۶۹۳۰	۴۵۷۱۱۴۶
۳۔ نظامی محکموں کی آمدنیاں جنگی محکمے		
وزارت حربیہ	۳۰۷۵۰۷	۳۰۷۵۰۷

خرچ

صیغہ	پونڈ ترکی خرچ سنہ ۱۳۱۱ء میں	پونڈ ترکی تخفیف	پونڈ ترکی خرچ سنہ ۱۳۱۲ء میں
۲۔ مذہبی مصارف وغیرہ			
اوقاف	۶۵۰۰۰	۹۷۵۰	۵۵۲۵۰
کاروانسرائیں	۴۸۱۲۰	۰	۴۸۱۲۰
شفاخانجات برائے اجانب	۶۱۹۳	۰	۶۱۹۳
جنگی پنشنین	۲۰۰۲۷۳	۲۰۰۲۷	۱۸۰۲۴۶
سول پنشنین	۳۶۸۴۰۰	۳۶۸۴۰	۳۳۱۵۶۰
انعامات تیمارداران ضیافت وغیرہ	۱۲۳۱۱۵	۰	۱۲۳۱۱۵
معافیون کی واگذاری	۵۰۰۰	۰	۵۰۰۰
میزان	۸۱۶۱۰۱	۶۲۶۱۶	۷۴۹۴۸۴
۳۔ جنگی محکمے			
بری فوج	۵۱۹۶۹۵۴	۸۰۷۲۵۶	۴۳۸۹۶۹۸
بحری فوج	۶۵۳۱۷۵	۱۰۶۹۶۱	۵۴۶۲۰۹
توپ خانہ	۵۵۲۱۲۲	۸۹۹۴۵	۴۶۲۱۷۷
جندارمہ	۱۱۹۲۸۷۵	۱۷۸۹۳۱	۱۰۱۳۹۴۴
میزان	۷۶۹۵۱۲۱	۱۱۸۳۰۹۳	۶۵۱۲۰۲۸

آمدنی

صیغہ	سالانہ اوسط سنہ ۱۳۳۰ لغایت سنہ ۱۳۴۰ھ	سنہ ۱۳۴۱ کی آمدنی
وزارت بحریہ	پونڈ ترکی ۱۴۹۸۰۹	پونڈ ترکی ۱۴۹۸۰۹
توپخانہ عامرہ	۷۱۳۲۵	۷۱۳۲۵
فوجی پولیس (جندارمہ)	۴۱۲۵	۴۱۲۵
میزان	۵۳۲۷۹۳	۵۳۲۷۹۳
سول محکمے		
وزارت صیغہ اندرونی	۴۵۲۲۰	۴۵۲۲۰
شیخ الاسلامت	۴۳۰۰۸	۴۳۰۰۸
ڈاک و تار	۴۰۵۱۱۴	۴۰۵۱۱۴
پولیس	۲۹۰۲	۲۹۰۲
معدلت عامہ	۲۳۳۸۸۶	۲۳۳۸۸۶
صیغہ خارجیہ	۳۶۰۱۵	۳۶۰۱۵
تجارت و تعمیرات عامہ	۲۱۹۰۲	۲۱۹۰۲
زراعت جنگلات و معادن	۳۱۰۸۴۶	۳۱۰۸۴۶
سود رقوم جو بنک عثمانیہ مین جمع ہین	۳۸۶۹۲	۳۸۶۹۲
متفرق آمدنیان	۲۴۳۳۷۷	۲۴۳۳۷۷
دفتر خانہ	۲۲۴۲۱	۲۲۴۲۱
محکمہ حفظان صحت	۸۷۸۲۹	۸۷۸۲۹
کونسل عامہ صحت عامہ ملکی	۱۹۷۵	۱۹۷۵
کمپنی مخصوصیہ	۲۰۱۳۱۲	۲۲۷۳۴۶

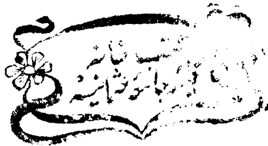
خرچ

صیغہ	خرچ سنہ ۱۳۴۱ مین	تخفیف بحساب پندرہ فیصدی
۵- سول محکمے		
وزارت علمی کونسل محکمہ داخلیہ	پونڈ ترکی ۹۸۹۳۲۲	پونڈ ترکی ۳۴۹۵۸
سنیٹ	۴۱۶۱	۰
محکمہ آڈٹ ٹربیونل	۱۳۷۰۲	۴۶
شیخ الاسلامت	۲۲۱۸۱۶	۶۸۸
کونسل حفظ صحت ملکی	۱۰۴۶۶	۵۹۲
ڈاک و تار	۴۲۲۶۰۹	۱۵۴۶۶
پولیس	۱۹۲۰۵۸	۵۴۶۹
صیغہ خارجیہ	۲۰۶۳۸۸	۳۹۷۳
معدلت	۴۶۱۴۴۱	۷۵۹۶
محکمہ مذہبی	۹۳۶۰	۱۸
سر رشتہ تعلیم	۵۰۰۰۰	۷۵۰۰
تجارت	۳۹۲۰۲	۲۷۵
صیغہ مال	۲۶۸۰۴۱	۳۴۵۵۹
اخراجات مختلف	۳۰۴۲۸۶	۸۳۸۴
دفتر خانہ	۸۶۳۸۶	۵۶۵۹
معادن و جنگلات	۱۲۵۲۴۱	۴۹۷۰

تخفیف بحساب دس فیصدی	۱۹۶۸۷۳
سنہ ۱۳۴۱ کا خرچ	۳۸۲۶۰۴۳

صیغه	آمدنی: سالانہ اوسط سنہ ۱۳۱۱ لغایت سنہ ۱۳۱۵	آمدنی: سنہ ۱۳۱۳ کی آمدنی
معادن ہرقلیه	پونڈ ترکی ۴۱۸۰۰	پونڈ ترکی ۳۹۶۰
میزان	۱۹۳۸۲۰۳	۱۹۶۲۰۳۷
میزان مد ۳	۲۴۷۰۹۹۶	۲۴۹۴۸۳۰
خزانہ عامرہ کا حصہ کمپنی تنباکو کے منافع مین	۵۱۷۷۵	۵۱۷۷۵
۴- خراج (متعدد)	۱۱۳۶۳۱۶	۱۱۳۶۳۱۶
میزان کل آمدنی	۱۸۹۲۷۷۴۶	۱۸۵۱۱۳۲۳

صیغه	خرچ: خرچ ۱۳۱۳ مین	خرچ: تخفیف بحساب پندره فیصدی	[illegible]	خرچ ۱۳۱۳
محکمہ حفظان صحت	پونڈ ترکی ۹۳۸۴۲			
شرکت مخصوصیه	۲۲۶۳۳۴			
معادن ہرقلیه	۲۸۴۱۱			
میزان	۴۱۵۳۰۶۶	میزان کل تخفیف ۳۲۷۰۲۳		۳۸۲۶۰۲۲
میزان کل خرچ و تخفیف	۲۰۰۵۶۱۴۴	۱۲۲۶۷۳۳		۱۸۴۲۹۴۱۱
فاضله				۸۱۹۱۲



محمد انشاء اللہ

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت اور اوسکی باجگزار ریاستیں